فرہنگ سیاحت نامہ

حصّہ دوم

از حضرت شاداںؔ

فرہنگ سیاحت نامۂ ابراہیم بیگ جلد دوم

جسکو

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نصاب ایم۔ اے و منشی فاضل ۱۹۳۵ء میں

اور آئندہ کے لئے داخل کیا ہے

مصنّفہ

استاذالاساتذہ علامۃ العصر مولانا سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی
نقوی بخاری۔ پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔ لیکچرار ایم۔ اے کلاسز۔
اینڈ ممبر و ممتحن پنجاب یونیورسٹی و دیگر یونیورسٹیز

حسب فرمائش

شیخ مبارک علی بک سیلر اندرون لوہاری دروازہ لاہور

۱۹۳۵ء

عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپوا کر شائع کیا

قیمت فی جلد ۸ر

مقدمہ وغیرہ بر سیاحت نامہ

مولّف سیاحت نامۂ ابراہیم بیگ

حاجی زین العابدین آقا تاجر مراغہ مصنّف سیاحت نامہ اصلاً ساؤجبلاق کے خوانین اکراد میں سے تھے۔ اور اباً عن جدٍّ ایک مدّت سے مراغہ میں تجارت کیا کرتے تھے۔ اہلِ مراغہ میں اُن کا خاندان متموّل شمار کیا جاتا تھا۔ آٹھ ۸ برس کی عمر میں ایک مدرسہ میں داخل کئے گئے۔ اور سولہ ۱۶ برس کی عمر میں اپنے باپ کے کاروبارِ تجارت میں ہاتھ بٹانے لگے۔ ظاہر ہے، کہ اِس آٹھ سال کی مدّت میں کتنی تعلیم ہوئی ہوگی۔ بیس ۲۰ برس کی عمر میں تجارت کیلئے اردبیل بھیج دیئے گئے۔ وہاں امیرانہ ٹھاٹ کے ساتھ زندگی بسر کرنا شروع کی۔ رفتہ رفتہ تجارت ماند پڑتی گئی۔ اور تنگیٔ معاش لاحق حال ہوئی۔ باپ کے مرنے اور تجارت کے بگڑنے پر مجبوراً اپنے بھائی کے ساتھ قفقاز پہنچے۔ اور شہر کتابس میں قیام کیا۔ اور یہاں پھر تجارت شروع کی۔ بدقسمتی سے دوبارہ تجارت میں گھاٹا ہُوا۔ لہٰذا وہاں سے کریمیا پہنچے۔ کبھی کبھی اسلامبول (قسطنطنیہ) سے مال لاکر پھیری میں بیچا کرتے تھے۔ جب اِس طرح کچھ رقم ہاتھ لگی تو یالٹا میں جاکر ایک دوکان کھولی۔ اور سچائی میں آپکا نام مشہور ہُوا۔ یہاں تک ترقی کی، کہ شاہی خاندان کے لوگ اور اراکینِ سلطنت اُن کی طرف بہت توجہ کرتے تھے۔

یالٹا میں رُوس کی رعیّت بنے۔ اور عزّت وشان کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ چند سال کے بعد قسطنطنیہ آکر شادی کی، اور بیوی کو ساتھ لیکر یالٹا پلٹ آئے۔ پندرہ برس تک یہیں تجارت کرتے رہے۔ پھر یالٹا کو

خیر باد کہہ کے قسطنطنیہ چلے گئے۔ اور وہاں سے حج بیت اللہ کا قصد کیا۔ حج سے پلٹنے کے بعد ۱۹۰۴ء میں بڑی کوشش سے رُوس کی رعیت ہونے کو ترک کر کے پھر ایرانی رعایا ہونا قبول کیا۔

حاجی زین العابدین نے اگرچہ کوئی اعلیٰ تعلیم نہیں پائی تھی۔ اور فارسی بھی کوئی اعلیٰ مرتبہ کی نہیں رکھتے تھے۔ مگر تحریر سے عدم معلومات کے آدمی نہیں پائے جاتے ہیں۔ خیالات کا بلند ہونا تو اِس کتاب سے خوب واضح ہوتا ہے۔ سیاسی معلومات خوب رکھتے ہیں۔ حبِ وطن کے جذبے کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ جس نے اِس کتاب کے لکھنے پر آپکو آمادہ کیا۔ اہلِ کمال کی صحبت اور اُن سے خط و کتابت کو بہت عزیز رکھتے تھے۔

۱۸۸۷ء میں ایک فرضی نام سے جلد اوّل سیاحت نامہ ابراہیم بیگ کے مسوّدات مؤیدالاسلام جلال الدین الحسینی مدیر اخبار حبل المتین کلکتہ کی خدمت میں بھیجے۔ تاکہ اصلاح عبارت و معنی کر کے واپس کر دیں۔ ۱۸۸۸ء میں یہ سیاحت نامہ قسطنطنیہ کے مطبع اختر میں چھپا۔ چونکہ یہ سیاحت نامہ بحیثیت شیرینی بیان و راستی گفتار مرغوب طبع اہل ایران واقع ہوا تھا۔ اِس لئے باوجود ممانعت اشاعت سلطنت ایران طبع اوّل کے تمام نسخے تھوڑی سی مدت میں بِک گئے۔

پھر ۱۸۹۰ء میں مطبع حبل المتین کلکتہ میں یہ جلد اوّل چھپی۔ طبع اوّل اور دوم میں سیاسی مصلحت کی بنا پر سنہ اور مقام طبع کا اعلان نہیں کیا گیا ۱۹۰۶ء میں مطبع مظفری بمبئی میں خیالی تصویروں کے ساتھ لیتھو میں چھپا۔ چوتھی مرتبہ پھر ٹائپ میں بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ کی طرف سے چھپکر شائع ہوا ہے۔ یہ بھی مطبع حبل المتین میں چھپا ہے۔

جلد دوم سیاحت نامہ ۱۹۰۶ء میں اور جلد سوم ۱۹۰۹ء میں حضرت مویدالاسلام مرحوم کی تصحیح ضروری کے ساتھ مطبع حبل المتین کلکتہ میں چھپکر شائع ہوئیں - اور حال میں جلد سوم قسطنطنیہ میں بھی چھپی ہے - جو خطوط دفتر اخبار حبل المتین میں موصول ہوئے ہیں - اُن سے ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ علمائے یورپ جلد اوّل کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی میں کر رہے ہیں - تاثیرِ مقال و نفاستِ خیال کیوجہ سے یہ کتاب اِس درجہ مرغوب طبائع واقع ہوئی - کہ ایران کی محترم خواتین اِسکو پڑھ پڑھ کے وجد کرتی ہیں -

اِس کتاب کی تالیف سے اصلی غرض مُولف کی یہ ہے - کہ سلطنت اِستبدادیّت اور اس کے عیوب اور طرزِ ناپسندیدہ حکومت اسکو دکھا کر اِصلاح کی تمنّا کی جائے - اور قوم ایرانی میں بیداری پیدا کر کے طلبِ حقوق میں اُسے اُبھارا جائے - اِس کتاب سے نتیجہ مطلوب ایران میں حسبِ لخواہ پیدا ہوا -

یہ کتاب اگرچہ افسانہ ہے - اور ایک فرضی شخص ابراہیم بیگ کو پہلوانِ داستان (ہیرو) قرار دیا گیا ہے - مگر اس کے بیانات صحت و حقیقت پر مبنی ہیں - اور پولٹیکل باتیں جن کا ذکر اس کتاب میں ضمناً آیا ہے - اس زمانے کی سیاسی ضرورتوں کے موافق ہیں - کاش کہ حاجی زین العابدین مؤلف سیاحت نامہ اور فرضی ابراہیم بیگ اس زمانہ میں ہوتے، تو دیکھ دیکھ کے خوش ہوتے، کہ رضا شاہ پہلوی شہنشاہِ ایران نے اُن کے حسب منشار ایران کی کیسی کایا پلٹ کر دی ہے -

اِس کتاب کے مُولف حاجی زین العابدین نے ۱۹۱۰ء میں قسطنطنیہ

میں بہتّر برس کی عمر میں اِنتقال کیا - اِس حساب سے اُن کا سنِ پیدائش ۱۸۳۸ء قرار پاتا ہے - چونکہ وہ علمی آدمی نہ تھے - اِسلیئے صرف یہی کتاب سیاحت نامہ جس کو سیاست نامہ کہنا زیادہ موزوں و مناسب ہوگا اپنی یادگار چھوڑی ہے -

مصنّف کے حالات جِلد سوم میں درج ہیں - یہ جِلد نہ میرے پاس ہے - اور نہ یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے - اِس لئے آقا محمد کاظم صاحب شیرازی معلم زبان فارسی بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ (حال مقیم دہلی) نے ۱۹۱۰ء میں جِلد اوّل کے شروع جتنا لکھا اُسی پر مجھے بھی اِکتفا کرنا پڑا - فقط

شاداں بلگرامی

لاہور
۲۰ فروری ۱۹۳۵ء

نوٹ - ابھی یہ کتاب چھپنے نہ پائی تھی - کہ تیسری جلد بھی دیکھنے میں آئی حالات مرقومہ پر اسمیں بہت کم اضافہ ہے - اور کوئی اہم بات زیادہ نہیں ہے - اِس جلد تک آتے آتے خزانۂ تخیل ختم ہوگیا - اور زورِ قلم جاتا رہا - اِس جلد میں صرف یہ بیان ہے - کہ یوسف - ابراہیم و محبوبہ کو عالمِ خواب میں اعلیٰ مراتب بہشتی پر فائز دیکھتا ہے - اور خواب ہی میں اُن سے ملتا ہے - لطف کتاب میں شعراء ایران کی ناقص لائف اور انتخاب کلام ہے -

(۱۰ جون ۱۹۳۵ء)

رومانٹک پرسنا (اشخاصِ افسانہ)

۱۔ اِبراہیم بیگ .... ہیرو (پہلوان داستان)

۲۔ یوسف عمو .... اُستادِ ابراہیم بیگ

۳۔ مجوبہ خانم .... چرکس۔ اِبراہیم کی منگیتر

۴۔ حاجیہ خانم .... والدۂ اِبراہیم بیگ

۵۔ سکینہ خانم .... ہمشیرو خواہر حقیقی ابراہیم بیگ

۶۔ مسعود .... خدمت گار

۷۔ قنبر .... باورچی

اِبراہیم بیگ

ابراہیم بیگ اگرچہ ایک فرضی نام ہے۔ مگر یورپ کی تقلید میں اُسکو حقیقی اور وقوعی ثابت کرنے کے لئے اُس کی لائف جلد اوّل میں یُوں بیان کی گئی ہے۔

اِبراہیم بیگ آذربائیجان کے ایک بڑے سوداگر کا بیٹا ہے۔ ابراہیم کا باپ اب سے پچاس برس پہلے بارادۂ تجارت مصر میں آیا۔ اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ دیانت اور امانت کی وجہ سے جو اصلی اسباب ترقی تجارت

ہیں۔ تھوڑی سی مدت میں بہت مالدار ہو گیا۔ صاف باطنی اور خیر خواہیٔ قومی کی وجہ سے توجّہ عمومی اُس کی طرف تھی۔ اگرچہ یہ مرد دیندار درست کار مدّتوں سے مصر میں رہتا تھا۔ لیکن اپنے عادات واطوار قومی کو اُس نے ذرا بھی نہ بدلا تھا۔ چال ڈھال۔ رفتار و گفتار۔ پوشاک و خوراک۔ نشست و برخاست میں جیسا اپنے آباواجداد کو دیکھا تھا۔ اُسی ڈھنگ پر چلتا تھا۔ تعصّبِ قومی میں اِتنا سخت تھا، کہ باوجودیکہ مصر میں برسوں سے رہتا تھا۔ مگر ایک لفظ عربی کا کبھی نہ بولتا تھا۔ بلکہ عربی سیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہر وقت باتیں ایران کی کیا کرتا تھا۔ اور نغمۂ وطن گایا کرتا تھا۔ خود تو مصر میں تھا۔ مگر دھیان ایران میں لگا رہتا تھا۔ مرزا یوسف جو اُس کے بیٹے ابراہیم بیگ کا اُستاد تھا، کتاب ناسخ التواریخ مصنفہ مرزا احمد اللہ مستوفی سے کیخسرو، جمشید، بہمن، شاہپور ذوالکتاف اور نوشیرواں کے حالات اور داستانیں پڑھ پڑھ کے سناتا تھا۔ اور یہ سُن سُن کے پھُولتا اور خوش ہوتا تھا۔

ہر سال ماہ مبارک رمضان میں چار عرب قاری سے قرآن شریف پڑھوا کے اُس کا ثواب رُوحِ پاک حضرت شاہِ عباس صفوی شہنشاہِ ایران ہمعصر اکبر شہنشاہِ ہندوستان کو بخشا کرتا تھا۔ جن کے آثارِ خیر اب تک ایران میں پائے جاتے ہیں اور خود بھی ہر نماز کے بعد فاتحۂ خیر سے اُن کو یاد کیا کرتا تھا۔ تاریخ نادری کے پڑھنے کا ایسا شائق تھا، کہ بار بار اُس کے پڑھنے سے ساری کتاب اُس کو ازبر ہو گئی تھی۔

اُس کے مرنے پر اُس کا ایک خلف الصدق ابراہیم بیگ نام رہا۔ جس سے میں (مؤلّف) مصر میں مِلا ہوں۔ اور وہی اِس کتاب کا ہیرو ہے۔ اُس کے کتاب خانہ میں مَیں نے کئی جلدیں تاریخ نادری کی مختلف مقامات

کی چھپی ہوئی دیکھیں۔ مَیں نے اِبراہیم بیگ سے پُوچھا! کہ یہ متعدد جلدیں ایک ہی کتاب کی کس غرض سے ہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ میرے باپ کی یادگار ہیں۔ اُن کو اِس کتاب سے بہت رغبت تھی۔ اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہوگئی تھی۔ جس کسی کو اِس کتاب کا قلمی یا مطبوعہ نسخہ کہیں سے ہاتھ لگ جاتا تھا۔ وہ میرے باپ کے ہاتھ اچھی قیمت پر بیچ جاتا تھا۔ اِن کے علاوہ اِس کتاب کے چند نسخے اَور بھی تھے۔ جن کو میرے باپ نے وقف کر دیا تھا۔ اور وہ اب یہاں نہیں ہیں۔

اِبراہیم کے والد کا قومی تعصّب اِس حد کا تھا۔ کہ اگر کوئی عمداً یا سہواً ایران کی مذمت اُس کے سامنے بیان کرتا، تو اُس کو بے دِین۔ بے حمیّت اور بے غیرت سمجھ کر عُمر بھر اُس سے بات نہ کرتا۔ مصر میں اَور بھی مالدار تاجر ایرانی ہیں۔ جنہوں نے کارپردازانِ ایرانی کے حرکات سے تنگ آکر رُوس، انگریز یا فرانس کی رعیّت ہونا قبول کر لیا ہے۔ اس کو بھی لوگ از رُوئے خیر خواہی نصیحت کیا کرتے تھے۔ کہ تم بھی ایران کی رعیت ہونے سے نِکل جاؤ۔ تاکہ تمہارا مال تمہارے شرعی وارثوں کو ملے۔ اور ایران کا سفیر ہضم نہ کر جائے۔ باوجودیکہ چند بار اس پر کیسے سیدھے الزامات لگا کے اسکو قید بھی کر دیا تھا۔ اور جرمانہ بھی کیا تھا۔ پھر بھی تحمل اور بُردباری سے کام لیکر یہ ترک تابعیت ایران پر راضی نہ ہوتا تھا۔

اگرچہ اس نے ایک بڑا مضبوط وصیّت نامہ شرعی لکھدیا تھا۔ پھر بھی ایک ہزار پونڈ لئے بغیر حاجی مرزا نجف علی سفیرِ ایران مقیم مصر نے اس کا ترکہ ابراہیم بیگ کو نہ دیا۔ اگر وصیّت نامہ میں ذرا بھی گنجائش ہوتی۔ تو ابراہیم بیگ کو ایک حبّہ بھی نہ مِلتا۔

المختصر جب ابراہیم بیگ بیس سال کا تھا۔ تو اُس کے باپ نے انتقال کیا۔ دمِ واپسیں ابراہیم بیگ کو بُلا کر یوں وصیت کی۔ اے فرزند! مَیں نے اپنا حقِ پدری ادا کیا۔ علاوہ زبان مادری و قومی دُوسری زبانیں بھی جو آجکل ایک اِنسان کیلئے ضروری ہیں تم کو سکھائیں۔ تمہاری قابلیت، عفت، دیانت اور خوش اخلاقی میں ذرا بھی شک نہیں۔ اب مَیں قریب مرگ ہوں۔ چند وصیتیں تم کو کرتا ہوں۔ اُنکو گوشِ دِل سے سنو۔ اور اُن پر کار بند ہو۔ یہ تمہاری آئندہ زندگی میں کام آئیں گی۔

اوّل۔ بعد خدا تمہاری ماں کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ میرے بعد تم کو معلوم ہوگا۔ کہ مَیں نے اور اس نے تمہاری تربیت میں کیا کیا زحمتیں اُٹھائی ہیں۔

دوم۔ چچا مرزا یوسف جو تمہارے معلّم اور مربّی ہیں، اُن سے لطف کیساتھ پیش آنا۔ کیونکہ ماں باپ سے زیادہ اُستاد کا احترام لازم ہے۔ (اِسلیئے کہ والدین ترکیبِ جسمانی کی علت ہوتے ہیں۔ اور اُستاد اصلاحِ نفس کا سبب ہوتا ہے۔) خصوصاً یوسف ایسے شخص کا کہ امین، دیانتدار، نیکوکار اور صداقت شعار آدمی ہیں۔ اور ابتدائے عمر سے ہمارے ساتھ رہے ہیں اُن کو گھر والوں کی طرح سمجھنا۔

سوم۔ عادات و اخلاقِ حمیدۂ قومی کو کبھی نہ چھوڑنا۔ بعض حرامزادے بے غیرت ایرانیوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ بالفرض اگر سچ بھی ہو تب بھی تم اُن کے ہمزبان نہ ہونا۔

چہارم۔ اپنے راز کو سب سے پوشیدہ رکھنا، گر دوست پاک فطرت سے جس کا وجود کمتر پایا جاتا ہے۔

پنجم۔ خوشامدیوں سے بچتے رہنا۔ جو تمہارے سامنے تمہاری تعریف کرتا ہے۔ وہ تمہیں غرور اور خود بینی سکھاتا ہے۔ جو بدترین صفات مذمومہ انسانیہ ہیں۔

ششم۔ تم کہیں نہ جاؤ، لوگ خود ہی تمہارے پاس آئینگے۔

ہفتم۔ نماز اور دیگر فرائض مذہبی کبھی نہ ترک کرنا۔

ہشتم۔ اتنی سخاوت نہ کرنا کہ مشہور ہو جاؤ۔ نہ اتنا بخل کہ لوگ جان جائیں۔ (خیر الامور اوسطہا) کیونکہ سخاوت میں اگر مشہور ہوئے تو سائل بکثرت تمہارے پاس آئینگے۔ سب کی تمنا پورا کرنا محال ہے۔ اور جب تم نہ دوگے تو تمہارے دشمن ہونگے۔ یہ نصیحت فقرأ و مساکین کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ خوشامدی قرضخواہوں کی نسبت ہے۔

نہم۔ جو کوئی کچھ کہے، اگر تمہیں اُس کا یقین نہ ہو، تو اُس سے معارضہ و معاوضہ نہ کرو۔

دہم۔ میں تم سے نہایت تاکید کیساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرے بعد چھ سات سال تک تجارت نہ کرنا، کیونکہ دولت کثیر میں تمہارے لئے چھوڑے جاتا ہوں اس مدت میں جہاں تمہارا دل چاہے سیاحت کیلئے جانا۔ اِس سفر کے لئے ایک ہزار لیرہ مَیں نے علیحدہ رکھ دیا ہے۔ جس کو دوسرے وارثوں سے کوئی تعلق نہیں۔

یازدہم۔ جب سفر میں جانا اور یوسف زندہ ہوں۔ تو اُن کو سفر میں اپنے ساتھ لینا۔ جس ملک میں جانا وہاں کے اخلاق، درآمد و برآمد مال۔ ملک کی سالانہ آمدنی کی تحقیق کرنا۔ اور جس شہر میں پہنچنا وہاں کے روزانہ کے مشاہدات اور تاریخ ورود و صدور نوٹ بک میں لکھ لینا۔

دوازدھم - میرے دوستوں کا مجھ سے زیادہ احترام کرنا - باقی وصایائی شرعیہ میں نے وصیت نامہ میں لکھدیئے ہیں - اب میں تمکو خدا کے سپرد کرتا ہوں -

باپ کی وفات کے بعد ابراہیم بیگ حسن اخلاق، راستگوئی، پاکدامنی میں مشہور دوست و دشمن ہوگیا - تعصب قومی میں جسے اپنے باپ سے وراثۃً پایا تھا، باپ سے بھی دو قدم آگے بڑھ گیا تھا - چنانچہ اُس کے ظریف ہموطن جب اُسکو مشتعل کرنا چاہتے تھے - تو اُس کے سامنے عدم انتظام ایران، فوجی سپاہیوں کا ننگے پاؤں ہونا - رشوت لیکر ٹھیکوں کا دینا - رعایا پر اُلٹے سیدھے الزامات لگا کر اُن کو قید کرنا - اُن پر جرمانہ کرنا - مسجدوں کا گیارہ مہینے تک ویران رہنا - اور ان میں پھلو نکا رکھنا - علماء کا بد معاشوں سے میل جول رکھنا - اِسی طرح کی اور چھوٹی بڑی باتیں اُس کے سامنے بیان کرتے تھے - بیچارہ اِن باتوں کو سُنکر بگڑ جاتا تھا - کسی کو بے دین، کسی کو بے حمیت بتاتا تھا - بعض اوقات گالم گلوچ اور مار پیٹ کی بھی نوبت آجاتی تھی -

اِس کے خلاف جب کبھی اُسکو خوش کرنا چاہتے تھے - تو قہوہ خانہ میں اُسکے منتظر بیٹھتے تھے - جیسے ہی اُسکو دُور سے آتے دیکھتے، ایران کی تعریف کی باتیں شروع کر دیتے - جب ابراہیم اُس صحبت کو حسب دلخواہ پاتا، تو ہمہ تن گوش ہو کر اظہار مسرت خاطر کے لئے ڈبیہ سگرٹ کی جیب سے نکالکر میز پر رکھدیتا - اور حاضرین سے اُسکے پینے کی خواہش کرتا -

موجودین میں سے کوئی کہتا، کہ شاہ ایران نے ہر شہر میں ہائی اسکولوں اور کالجوں کے کھولنے کا حکم دے دیا ہے - اور حکام ولایات کے پاس احکام پہنچے ہیں - کہ رعایا کے ساتھ عدل و داد کیساتھ سلوک کریں - ظل السلطان کے پاس ہر وقت ایک لاکھ فوج سوار اور پیدلوں کی سامان جدیدۂ حرب کے ساتھ

موجود رہتی ہے۔ ایسی باتوں کو سُنکر مارے خوشی کے پھولوں نہ سماتا۔ قہوہ چی کو برابر آواز دیئے جاتا۔ کہ اِن حضرات کیلئے چائے لاؤ، اور حُقّہ لاؤ۔ اور ختم صحبت پر تمام مصارف خود ادا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات سب کو کھانا کھلاتا۔ اور بگھی پر بیٹھ کر سیر کراتا۔ اور سب کے دام خود ادا کرتا۔

حاجی کریم اصفہانی مقیم مصر ایک نقل بیان کرتے تھے۔ کہ ایک وقت میں مجھ پر بڑی مصیبت آپڑی۔ ایک دِن کچھ کھانے کو بھی نہ تھا۔ اور تمام دوست آشناؤں سے قرض لیچکا تھا۔ اب کسی سے ایک پیسہ ملنے کی اُمید نہ تھی۔ مزید برآں چھ مہینے سے مکان کا کرایہ بھی ادا نہ کر سکا تھا۔ ایک عرب کا وہ مکان تھا۔ جو نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر چکا تھا۔ کہ مَیں بارہ ۱۲ اشرفیاں کرایہ کی دیکر مکان خالی کر دوں۔ ہزار منت و سماجت سے دس دِن کی مہلت اُس سے لی۔ اور سوچ میں تھا، کہ کیا کروں۔ یکایک میرے خیال میں آیا، کہ اِس کا چارۂ کار ابراہیم بیگ سے ہو سکے گا۔

اِس مشکل کی حل کیلئے مَیں نے ایک خط لکھکر تیار کیا۔ گویا یہ خط میرے ایک عزیز کا طہران سے آیا ہے۔ پھر حاجی مرزا رفیع تاجر اصفہانی کے پاس جاکر ایک پُرانا لفافہ لے آیا۔ جس پر ڈاکخانہ طہران کی مہر تھی۔ خط کو اُس لفافے میں رکھ کے اُس راستے میں جاکر منتظر بیٹھا۔ جدھر سے روزانہ وقت معین پر ابراہیم گذرتا تھا۔ یہانتک کہ ابراہیم دُور سے آتا دکھائی دیا۔ مَیں نے اُسکو دیکھکر خط نکال کے پڑھنا شروع کیا۔ گویا اُس کو نہیں دیکھا ہے۔ جب میرے پاس پہنچا، تو مَیں نے سر اُٹھا کر اُسے سلام کیا۔ جواب سلام دیکر ابراہیم نے مجھ سے دریافت کیا۔ حاجی! کہاں سے آرہے ہو؟ مَیں نے کہا، کہ ڈاک خانہ سے۔ ایک خط طہران سے میرے نام آیا ہے۔ ابراہیم نے کہا، طہران سے؟ مَیں نے کہا،

جی ہاں! پھر اُس نے پوچھا، کوئی نئی بات ہے؟
مَیں نے کہا، گو ابھی پُورا خط مَیں نے نہیں پڑھا ہے۔ لیکن نام بادشاہ وغیرہ دکھائی دیتا ہے۔ نہایت بےچینی سے کہنے لگا۔ چلو، قہوہ خانے میں چل کے ایک پیالی چائے پئیں۔ اِتنے میں تم خط بھی پڑھ لو، تو دیکھیں کیا خبر ہے۔ مَیں نے کہا، اگرچہ مجھے کام بہت سے ہیں۔ مگر تم اخبار طہران کے سُننے کے بہت مشتاق رہتے ہو، لہٰذا کیا مضائقہ۔ ہم قہوہ خانہ میں داخل ہوئے۔ فوراً قہوہ اور حُقہ کا حکم دیا۔ اور مَیں نے اِبتدا سے اس خط کو پڑھنا شروع کیا۔

مضمونِ خط

برادرِ مکرم! آپ کا خط ملا۔ آپ کی سلامتی سے دل خوش ہوا۔ پچیس اشرفی کی ہُنڈی حاجی عبدالرزاق تاجر اسکوبی کے نام آپ نے بھیجی تھی۔ مبلغ مذکور وصول کر کے بموجب حکم محمد رضا مشہدی کے نام اصفہان میں وہ رقم بھیجدی۔ تاکہ وہ دس اشرفیاں تمہارے گھر میں دے دیں۔ اور پندرہ اشرفیاں قرضے میں دے دیں۔ وہ خود بھی تم کو لکھیں گے۔ اور کوئی بات قابلِ تحریر نہیں۔

چند دِن قبل ایک اہم مسئلہ پیش آیا۔ قریب تھا کہ حکومت ایران سلطنت انگریزی سے اعلانِ جنگ کر دے۔ بلکہ اعلان کر بھی دیا تھا حال ہی میں کچھ فیصلہ ہو کر ذرا اطمینان ہوا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ سیاسی کا جواب وزیر مختار انگریز نے صدرِ اعظم کو بے احترامی سے دیا۔ شہنشاہ ایران نے وزیر خارجہ کو تاکیدی حکم دیا۔ کہ فوراً لندن کو تار دیا جائے۔ کہ سفیر کو ایک ہفتہ کے اندر معزول کر کے لندن بلا لیا جائے۔ ورنہ دوسرے ہفتہ میں ہماری فوج

بعزمِ تسخیرِ ہندوستان ہرات کی طرف سے حرکت کرے گی۔ سفیرِ جرمنی درمیان میں پڑا۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ سفیرِ انگلش صدرِ اعظم سے بالاعلان معافی مانگے۔

اِس خبر کو سُنکے ابراہیم کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔ مارے خوشی کے مُنہ سے بات نہ نکلتی تھی۔ حاجی کریم خط پڑھنے کے بعد جانا چاہتا ہے۔ ابراہیم کہتا ہے۔ بیٹھو! کہاں جاؤ گے۔ کھانے کا وقت ہے۔ کھانا کھالو تو پھر جانا۔ حاجی جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ مجھے بہت سے کام ہیں۔ مَیں رُک نہیں سکتا۔ حاجی چلا جاتا ہے۔

ابراہیم دوسرے دِن عادت کے خلاف گھر سے سویرے نکلتا ہے تاکہ اگر کوئی دوست مِل جائے، تو کل کی خبر اُس سے بیان کرے۔ جب کوئی دوست نہ ملا، تو حاجی کریم کو ڈھونڈھنے لگا۔ حاجی کریم سمجھ چکا تھا۔ کہ میری باتیں ابراہیم پر اثر کر چکی ہیں۔ اور وہ میری تلاش میں ہو گا۔ اُس دِن گھر سے نہ نکلا۔ تاکہ ابراہیم کو اور زیادہ مشتاق بنائے۔ جب ابراہیم کو کوئی نہ ملا، تو مجبوراً مایوسانہ حالت میں واپس گھر واپس آیا۔ اور رات بڑی بے چینی سے کاٹی۔ دوسرے دِن موافق عادت گھر سے نکلا۔ اور ایک بڑے قہوہ خانہ میں جا کر بیٹھا۔ حاجی کریم تو اُسکی تاک ہی میں تھا، دُور سے ابراہیم کو قہوہ خانہ میں بیٹھا دیکھکر چاہتا ہے۔ کہ آگے بڑھ جائے۔ ابراہیم اُسے دیکھکر حاجی حاجی کہکر پکارتا ہے۔ بعد سلام وجواب ابراہیم پوچھتا ہے۔ کہاں جاتے ہو۔ حاجی کہتا ہے۔ کہ مجھے اِدھر کچھ ضروری کام آپڑے ہیں۔ انکے سرانجام کی فکر میں ہوں۔

اِبراہیم کہتا ہے۔ ذرا بیٹھو چائے پیؤ۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ تم کوئی دوکاندار نہیں ہو۔ اور نہ کسی کے نوکر ہو۔ پھر اِتنے نخرے کیوں کرتے ہو۔ حاجی نے کہا یہ سچ ہے مگر ایک غریب حرامزادے کا میں قرضدار ہوں۔ اور اُتنا ہی روپیہ مجھے ایک دوسرے

شخص سے لینا ہے۔ شروع ماہ میں دینے کو کہتا ہے۔ مگر مجھے اپنا قرضہ آج ہی شام کو دینا ہے۔ اور روپیہ میرے پاس نہیں۔ مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں رستہ میں اُس سے مڈھ بھیڑ نہو جائے۔ اور وہ سختی کرے، تو آپ کو بھی شرمندگی ہوگی۔ اور میری رسوائی ہوگی۔

ابراہیم پوچھتا ہے قرضہ کتنا ہے۔ حاجی کہتا ہے۔ صرف پندرہ اشرفیاں۔ ابراہیم کہتا ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ قہوچی سے قلمدان مانگتا ہے۔ اور جیب سے چک بُک نکال کے ایک چک پندرہ اشرفی کی لکھ کر دیدیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جب جی چاہے بنک سے اسے بھنا لینا۔ اور جب تمہارا قرضہ ملجائے، تو ادا کر دینا حاجی اظہارِ تشکر کر کے پرونوٹ لکھ دینا چاہتا ہے۔ ابراہیم کہتا ہے۔ اِس کی ضرورت نہیں۔ اور طہران والا خط حاجی سے مانگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ حرامزادے ایران کے بارے میں کیا کیا جھوٹ بکا کرتے ہیں۔

اِس حکایت سے ابراہیم کا تعصّب قومی اور بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسکندر نے چونکہ ایران کو تباہ کیا۔ اور استخر میں آگ لگادی۔ اور دارا کو قتل کیا۔ اِس لئے اسکندریہ کا کبھی نام نہ لیتا تھا۔ اگر اس کے نام لینے کی ضرورت آپڑے تو بندر بر مصر کہتا۔ ممکن ہے، کہ بعضے کو تہ نظر اُس کی اِس حالت کو حمیّت جہالت اور تعصب بیجا پر محمول کریں۔ مگر ایسا نہیں۔ یہ ہموطن اگرچہ جوان ہے۔ مگر تجربہ کار صحبت یافتہ کامل خردمند۔ ہوشیار۔ وضع زمانہ سے باخبر۔ تربیت یافتہ اور مہذب ہے۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ نام ایران سُنکر بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اور عشق وطن اس پر مستولی ہے۔ اس لئے اپنے معشوق کا نام زشتی کیساتھ نہیں لے سکتا۔ اور یہ خود دلیل اُس کے اخلاقِ حسنہ کی ہے۔ (حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ)

یوسف عمو

یوسف ابن عبداللہ کا مسقط الراس صوبہ تبریز کا دہ خانقان تھا۔
یوسف کا چچا تبریز میں رہا کرتا تھا۔ اس لئے یوسف کا باپ اُس کی نو برس کی عمر میں تبریز میں لے جاکر اُس کے چچا کے سپرد کر آیا۔ اُس کے چچا نے محلہ کے ایک مکتب میں اُسے بٹھا دیا۔ وہاں آٹھ سال تک علومِ دینیہ پڑھتا رہا۔ اور چار سال تک ایک مدرسہ میں صرف و نحو کی تکمیل کی۔ خطِ نستعلیق میں بھی اچھی مہارت پیدا کرلی۔

جب بیس سال کا ہُوا۔ تو اُس کے باپ میں آگے تعلیم دلانے کی استطاعت نہ تھی۔ تبریز آکر اُسے مدرسہ سے اُٹھا لیا۔ اور اپنے ساتھ تفلیس لے گیا۔ ایک سال تفلیس میں قیام کیا۔ اس کے بعد یوسف نے اپنے پدر مرحوم سے خواہش کی، کہ اس کو اسلامبول جانے کی اجازت دے۔ باپ نے اجازت دے دی، اور وہاں پہنچکر یوسف کی ملاقات ایک ہم شہری سے ہوئی۔
حالات پُرسی کے بعد اُس نے کہا، کہ اسلامبول مفلسوں کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ ہم تم مصر چلیں۔ اس کی تجویز پر عمل کرکے یوسف مصر آیا۔ اور دو تین ماہ تک حتی الامکان تحصیلِ معاش میں سعی کرتا رہا، یہاں تک کہ یوسف کو معلوم ہُوا۔ کہ ابراہیم بیگ کے باپ کو ایک محرّر کی ضرورت ہے۔ تو وہ اُس کے پاس گیا۔ بعد امتحان اُسے منظور کرلیا۔ وہ اس کی محرّری کیا کرتا تھا۔ اسوقت تک ابراہیم پیدا نہیں ہوا تھا۔ چند ماہ بعد اللہ نے اُسے ابراہیم بیگ عطا فرمایا
حاجی اُس کے ساتھ اِس قدر محبّت کرتا تھا۔ کہ اُس کو بھائی

[یادداشت - بھائی (ترکی)] کہا کرتا تھا۔ یہانتک کہ ابراہیم بیگ آٹھ سال کا ہوا تو اُسے مکتب میں داخل کیا۔ عربی، فرانسیسی اور انگریزی مدرسہ میں پڑھتا تھا، مگر فارسی اور خوشنویسی کی تعلیم یوسف دیتا تھا۔ پھر نوبت یہ آئی۔ کہ ابراہیم کی تعلیم و تربیت کے سوا اس کے ذمہ کوئی اور کام نہ تھا۔ اور حاجی نے ایک نوکر یوسف کے لئے مخصوص کر دیا۔ ہر طرح کی راحت و آرام یوسف کے لئے مہیا تھی بڑی کوشش اور اصرار کیا، کہ یوسف اپنی شادی کر لے۔ لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ مگر حاجی کے گھر میں مختار کل تھا۔ کسی کو اس سے کچھ مطلب نہ تھا۔ اس کی محبت تربیت ابراہیم پر منحصر تھی۔ یوسف کہتا ہے، کہ میں یہ دعوی نہیں کرتا ہوں۔ کہ ابراہیم کی تربیت میں نے کی، کیونکہ وہ جوان خود از روئے فطرت قابل و مستعد تھا۔ اُس کو خلاق عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے قابل و کامل و با ترتیب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ حسن اخلاق و آداب محاورہ و مکالمہ و شرم و حیا و فروتنی و تواضع میں بے نظیر تھا۔ اور حسن و جمال۔ قد و قامت۔ چشم و ابرو۔ خط و خال رفتار و گفتار۔ ملاحت و صباحت میں اپنے زمانہ کا یوسف تھا۔

وہ تھا ماہرو ساتھ ہی سرو قد فراست کی اُسکی نہ تھی کوئی حد
نجابت میں اور اصل میں بینظیر صفات اُسکے تھے سب کے سب دلپذیر

مصر کی ہزاروں عورتیں اور لڑکیاں زلیخا کیطرح اس عزیز مصر کے جمال بیمثال کی مجنون اور مفتون تھیں۔ لمو تاک لگائے رہتی تھیں کہ اگر موقع ہاتھ لگے، تو اُسکے پیراہن عصمت کو چاک کر ڈالیں، مگر یہ جوان پاک دامن اس قسم کی باتوں سے اصلا خبردار نہ تھا۔

محبوبہ

اس کو چھ برس کی عمر میں بنام چرکس خریدا گیا تھا۔ ترکوں اور عرب میں اس قسم

کی کنیز رکھنا بہت عام ہے۔ کہ چھوٹی عمر میں خرید کر اس کی تربیت کرتے ہیں اور جوان ہونے پر مثل اولاد اسکی شادی کر دیتے ہیں۔ بعضے اپنے ساتھ یا اپنی اولاد کے ساتھ اُسکی شادی کر لیتے ہیں۔ اصلی نام تو اس لڑکی کا معلوم نہیں، لیکن والدۂ ابراہیم نے اُس کا نام محبوبہ خانم رکھا تھا۔ یہ محبوبہ بہت سمجھدار، فرلیس اور ہوشیار تھی، تھوڑی سی مدت میں بہت سے کمالات سیکھ لیئے۔ تعلیم حاصل کر لینے کے بعد اسکو اور چیزوں کی تعلیم دی گئی۔ کھانا پکانا۔ اور امورِ خانہ داری میں بھی کمال حاصل کر لیا۔

پھر والدۂ ابراہیم بیگ نے ایک معلمہ گھر پر رکھ کے اُس کو علمِ موسیقی سکھلوایا۔ جیساکہ اِس زمانہ میں دستور ہے۔ کہ تربیت یافتہ خواتین کے لیئے فنِ موسیقی ایک حد تک لازم اور ضروری ہو گیا ہے۔ محبوبہ کو والدۂ ابراہیم بیگ نے چودہ برس کی عمر میں آزاد کر دیا۔ اور خانم کا خطاب دیا۔ اور گھر کے کل لوگوں کو چاہے وہ اولاد ہو یا نوکر چاکر تاکید کر دی، کہ کوئی بغیر لفظ خانم کے اُس کا نام نہ لے۔ یا خانم کو چک کہے۔ اِن امور سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا ارادہ ابراہیم کے ساتھ اُسکی شادی کرنے کا تھا۔ کیونکہ مصر میں ایسی حسین باکمال کمتر پائی جاتی تھی۔ بلکہ نادرۃ الامثال تھی۔ اگر محبوبہ کی کسی دوسرے کے ساتھ شادی کی جاتی، تو وہ شاہزادگانِ عظام کی ہمسری کے لائق تھی۔

ظاہر ہے۔ کہ مصر و اسلامبول میں اکثر شاہزادوں کی بیویاں تعلیم و تربیت یافتہ دخترانِ چرکس ہی ہیں۔ محبوبہ علاوہ وجاہت اور معرفت کے عورتوں میں محبت اور تعصب ایرانیان کیوجہ سے خاص ممتاز تھی۔ گویا تعصب ابراہیم اُسکے دِل میں سرایت کر گیا تھا۔ کل اہلِ ایران کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتی تھی۔ چنانچہ چھٹپنے میں جب کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا، تو یہ کواڑوں کے پیچھے جا کر ایک

پٹ کو ذرا سا کھولکر دیکھتی، اگر عجمی ہوتا، تو اُسکے لباس اور بات چیت سے معلوم کر کے کہتی بسم اللہ تشریف رکھئیے۔ اُس کو بُلا کر مردانہ کمرے میں بٹھاتی۔ اور زنانہ میں اطلاع کرتی۔ اگر عرب یا ترکی ہوتا، تو دروازہ بند کر کے پوچھتی، تم کون ہو، اور کیا کام ہے۔ جب غرض معلوم کر لیتی، تو اندر آ کے خبر دیتی، چاہے وہ عرب کا گورنر ہی کیوں نہوتا۔ اسکے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی۔ سب اسکے رنگ ڈھنگ پر ہنستے تھے۔ اور طرفداریٔ ایران میں مشہور ہو گئی تھی۔

المختصر سب میں بات مشہور ہو گئی تھی۔ کہ محبوبہ کبھی ابراہیم بیگ کی محبوبہ ہو گی۔ اِس لئے کسی کو منگنی لانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اور محبوبہ بھی اِس بات کو سمجھ چکی تھی۔ لہذا ابراہیم سے عشق کرتی تھی۔ یوسف عمو کہتے ہیں، میں نے کبھی محبوبہ کو نہ دیکھا، کہ وہ ابراہیم بیگ کو دیکھے، اور اس کے رُخسار مثلِ گُل شگفتہ نہ ہو جائیں، لیکن ابراہیم عشق و عاشقی کی باتوں سے بالکل ناآشنا تھا۔ یہ محبوبہ اٹھارہ سال کی تھی، جب ابراہیم بیگ اور یوسف نے ایران کا سفر کیا۔ اور اِس افسانہ کی ہیروائن ہے۔

حاجیہ خانم ابراہیم کی ماں، بہت سلیقہ شعار، مواظب طاعات باشرم و حیا دیندار عصمت مآب اور منتظم عورت ہے۔ خوش خلقی بلند ہمتی اور تہذیب و سخاوت میں بھی اپنی آپ نظیر ہے۔

سکینہ خانم ابراہیم کی بہن، بارہ برس کی لڑکی ہے۔ اپنے بھائی کو بہت چاہتی ہے۔ عشق و عاشقی سے بالکل بے خبر ہے۔

حاجی مسعود حبشی غلام ہے۔ ابراہیم کے باپ نے اسے دس برس کی عمر میں خریدا تھا۔ جب پدر ابراہیم حج کے لئے مکہ معظمہ جا رہا تھا۔ تو اُسے آزاد کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ اِسلئے حاجی مسعود ہو گیا

ایک خدمتگار صادق - کاروان - وفادار - مطیع - بہی خواہ آقا ہے - اس کے علاوہ چند مرد اور عورت خدمتگار تنخواہ دار ہیں - کچھ ان میں سے وقتِ ضرورت بدل بھی جاتے ہیں - اور اُن کو اُن کی پاک فطرتی کے موافق انعام بھی مِلا کرتا ہے اہلِ خانہ میں شمار صرف چھ آدمیوں کا ہے - (۱) حاجیہ خانم - (۲) ابراہیم بیگ (۳) محبوبہ خانم (۴) سکینہ خانم (۵) مرزا یوسف عمو (۶) حاجی مسعود - (قنبر باورچی کا نام ہے)

کتاب سیاحت نامۂ ابراہیم بیگ جلد دوم

اِس سے پہلے اِمتحان ایم اے پنجاب یونیورسٹی میں جلد اوّل اِس سیاحت نامہ کی داخل تھی - ۱۹۳۱ء میں مَیں نے اسکی بھی فرہنگ لکھی تھی - جو چھپ چکی ہے اب پنجاب یونیورسٹی نے اس سیاحت نامہ کی جلد دوم داخلِ نصاب ایم اے - و - منشی فاضل کی ہے - اِس لئے اِس کی بھی فرہنگ مجھ کو لکھنا پڑی - چونکہ اِمتحان میں کریٹیکل کوسچن (سوالاتِ اِنتقادی) بھی ہُوا کرتے ہیں - اِسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے بھی کچھ بحث کی جائے -

جناب آقا محمد کاظم صاحب شیرازی ممبر لورڈ آف اگزامنرس کلکتہ - اور حضرت مویدالاسلام جلال الدین الحسینی مرحوم مدیر اخبار فارسی حبل المتین کلکتہ کی تحریرات سے ظاہر ہے - کہ یہ کتاب صرف ایک افسانہ ہے - جس کو حاجی زین العابدین ساؤجبلاغی تاجر مراغہ نے تصنیف کیا ہے - اور مویدالاسلام سے اس کی تصحیح و ترمیم کرائی گئی ہے - کیونکہ مویدالاسلام بڑے سیاست دان آدمی تھے - اُنھوں نے اِس کتاب میں جابجا مناسب محل پر اخبار حبل المتین کا بھی ذکر کیا ہے -

موضوع اِس قصہ کا یہ ہے۔ کہ سلطنت ایران کی بدانتظامی دکھا کر اسکو اصلاح کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرے۔ تاکہ متنبہ ہو کر قوم حقوق طلبی میں ساعی ہو۔ اگر نتیجہ موافق مقصود برآمد ہو۔ تو بعد اصلاح ایران بھی ایک متمدن ملک ہو کر آزادانہ راحت کی زندگی بسر کرے۔ اور اسباب ترقی ملک و قوم مہیا ہو جائیں۔ اور ایرانیوں کا بھی بیدار قوموں میں شمار ہونے لگے۔ بطور نمونہ زیادہ تر جاپان کو پیش کیا گیا ہے۔

افراد کی طرح اقوام کو بھی عروج و زوال۔ صعود و ہبوط سے چارہ نہیں، ایک زمانہ وہ تھا کہ ایران تمدن و تہذیب کا مرکز تھا۔ یونان، مصر و عرب پر انکی حکومت تھی۔ دوسروں نے ان سے علم مملکت داری اخذ کیا۔ یا اب وہ زمانہ آگیا، کہ اسکے خوابِ غفلت سے دوسری بیدار قومیں اُسکی طرف چشم طمع لگانے لگیں۔ جب کسی قوم کا شعار خود غرضی، نفع شخصی، آرام طلبی ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ قوم پستی میں پڑجاتی ہے۔ اور غیر اقوام کے لوگ اُسکی غفلت سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔

آجکل کے جدید تعلیم یافتہ سیاست دان افراد میں سے اکثر ونکا خیال ہے کہ مذہب ترقی دنیوی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ مطلقاً اِس مسئلہ کو صحیح نہیں کہا جاسکتا چنانچہ ابتدائے اِسلام میں باوجود پابند مذہب ہونے کے مسلمانوں نے اور حال میں جاپانیوں نے دنیاوی ترقی کیسے کی۔ جس ملک میں ایک مذہب کے لوگ ہوں، وہاں مذہب ہرگز مانع ترقی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہوں، تو تصادمِ معتقدات سب کو متحد نہیں ہونے دیتا۔ اور بغیر اتحاد ترقی محال ہے۔ پھر بھی کارکنانِ سلطنت اگر بیدار مغز ہوں۔ اور اصولِ مملکت داری سے واقف تو اپنی قوتِ تدابیر سے وحدتِ فہری کی سلک میں اقوامِ مختلفہ کو منسلک

رکھ سکتے ہیں۔ اِتحادِ قومی۔ وطن پرستی، بہی خواہی ملک بڑے اسبابِ ترقی ملک و ملّت ہیں۔

ہیرو (پہلوانِ داستان) اِس افسانہ کا ابراہیم بیگ کو جو ایک فرضی شخص ہے، قرار دیا گیا ہے۔ جس کو متمدّن، مہذب، تعلیمیافتہ، سیاست دان، ضروریات زمانہ سے واقف اور اعلیٰ درجہ کا وطن پرست جس کا جذبہ وطن پرستی حدِ جنون تک پہنچ گیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ ساتھ ہی۔ متحمل۔ بردبار۔ جفاکش، اور دیندار بھی ہے۔

عبارت و مضمون عبارت سادہ، متین اور سنجیدہ ہے، چونکہ افعال مکروہیدہ کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اِسلئے اگر کوئی اِس طرح کے واقعہ کے بیان کرنیکی ضرورت آپڑی ہے۔ تو عبارت آجکل کی تہذیب سے گر گئی ہے۔ مثلاً بیانِ واقعہ ثاپ شوپ و شلف لف جو حبل المتین ایڈیشن میں موجود ہے۔ اور مبارک علی والے ایڈیشن سے حذف کر دیا گیا۔ کیونکہ آجکل کی تہذیب کے خلاف تھا۔ صنائع و بدائع سے کام نہیں لیا گیا۔ تضمین اشعار و اقوال۔ و اقتباس آیات و ترجمہ نہج البلاغہ سے کتاب کو دلچسپ اور بات کو مستدل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جلد اوّل میں ابراہیم کے سفرِ ایران و اسلامبول کا ذکر ہے۔ حکّامِ ایران کی رشوت ستانی، قوم فروشی، جبّاری، ظلم، تمرّد، فرعونیت، خود غرضی، عیش پرستی اور قوم کی حرکاتِ ناشائستہ کا بیان ہے۔ اور سلطنت کی بد انتظامی کو خوب دِل کھول کر ظاہر کیا گیا ہے۔

جلد دوم میں حاجیہ خانم کے مادرانہ جذبات اور محبوبہ خانم کے عشقیہ جذبات کو نہایت مؤثر طریقے سے ادا کیا گیا ہے۔ جس کے پہلو میں، درد بھرا دِل ہو

نوان بیانات کو پڑھکے بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔
اس کے خاتمے اور لاحقہ میں اصلاح ملک کی صورتیں بھی بیان کی ہیں۔زیادہ تر نمونۂ
جاپان ہی کو پیش کیا گیا ہے تیسری جلد ہمنے نہیں دیکھی لہذا اسکی نسبت کیا اظہار خیال کریں
بیانات سے مصنف اچھا خاصا پڑھا لکھا معلوم ہوتا ہے۔گو اسکی لائف میں
اس کی تعلیم معمولی بتائی گئی ہے۔دوسری سلطنتوں کی سیاسی چالوں سے
بھی خوب واقف معلوم ہوتا ہے۔چونکہ سارا بیان سیاسیات پر مبنی
ہے۔لہذا سیاسی لوگ ایران کے ہی خواہ اس سے زیادہ حظ اٹھا سکتے ہیں
عام طبائع کیلئے زیادہ دلچسپ نہیں۔مفرس کئے ہوئے فرانسیسی الفاظ عبارت
میں اکثر صرف کئے گئے ہیں۔یا قدیم فارسی و عربی کے الفاظ ہیں۔زبان حال
فارسی کا سرمایہ اسمیں بہت کم ہے۔تراکیب جمل البتہ جدید ہیں۔ترکی کی کل نظمیں
اس لاہوری ایڈیشن سے نکالدی گئیں۔
اس زمانہ کے سیاسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے روسی اور انگریزی سیاست کو بھی
اچھی طرح بیان کرکے سلطنت اور قوم ایرانی کو آگاہ کیا ہے۔مختصر یہ ہے، کہ اسکو بجائے
سیاحت نامہ سیاست نامہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔
مصنف نے ایران کی چیزوں میں سے چار چیزیں ابراہیم بیگ کو
پسند کرائی ہیں۔

(۱) روضۂ مطہرہ جناب امام موسےٰ رضا علیہ السلام۔

(۲) کاروان سرا اور بعض سڑکیں شاہ عباس صفوی ہمعصر شہنشاہ اکبر
کی بنوائی ہوئیں۔

(۳) وجود محترم ایک بزرگ ایرانی کا جنکو مقنن اور سیاست دان بتایا گیا ہے
مگر کسی مصلحت سے انکا نام نہیں لیا۔

(۴) دارالفنون ناصری طہران۔

ایم۔اے کے نصاب میں علاوہ سیاحت نامہ زبان حال فارسی کی کتاب حاجی بابا اصفہانی اور نصاب منشی فاضل میں انکے ساتھ وکلائے مرافعہ بھی داخل ہے۔اور امتحان میں موازنہ اور تقابل کے سوالات بھی آجاتے ہیں۔اِس لئے اِن دونوں کتابوں کا ذکر بھی افادۂ طلبہ سے خالی نہ ہوگا۔

سرگذشت حاجی بابا اصفہانی

حاجی بابا بھی ایک افسانہ (رومان) ہے۔لیکن فارسی حاجی بابا کے شروع میں ایک خط لگایا ہے۔جس کو پرسی جیرائن پرسیک سیاح انگلیسی نے ڈاکٹر فندگرومین سفیر سویڈن متعینہ استنبول کے نام لکھا ہے۔اِس میں بیان کیا ہے کہ حاجی بابا استنبول سے پلٹ کے توقات میں پہنچے، تو سخت بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر پرسی جیرائن ایران سے پلٹ کے توقات کے چاپار خانہ میں آکر ٹھہرے۔ حاجی بابا اور ان ڈاکٹر کی ملاقات قسطنطنیہ سے تھی۔مگر حاجی کو اس کا علم نہ تھا۔ کہ وہی ملاقاتی ڈاکٹر ہیں۔بلکہ ایران سے آیا ہوا آدمی سمجھ کر انکو اپنے علاج کے لئے بلایا تھا۔اور ان کے علاج سے صحت ہو جانے پر اپنی لکھی ہوئی سرگذشت ہدیتہً ڈاکٹر کو دے دی۔ڈاکٹر مستشرق تھا۔اور ایشیائی معاشرت کو بطرز یورپ کسی ایشیائی آدمی کی تصنیف کردہ کتاب میں دیکھنے کا بہت دلدادہ تھا۔اِس لئے اِس ہدیہ کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور اپنے ساتھ ۱۸۲۴ء میں لندن لیگیا۔ اِسی سن میں جیمس جسٹیان موریر نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ میرے پاس انگریزی کا حاجی بابا بلیکی اینڈ سن لندن ۱۹۰۴ء کا چھپوایا

ہوا ہے۔ اسمیں یہ خط نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد میں گھڑ کے لگایا گیا ہے۔ علاوہ اسکے اسی کتاب کے شروع میں موریر کی لائف بھی ہے۔ اسمیں حاجی بابا کو مصنّفہ موریر بتایا ہے۔ اور اس کی دوسری تصانیف سے اس کو پسندِ خلائق لکھا ہے۔

جب یہ انگریزی حاجی بابا ایشیا میں پہنچا، اور اس کی شہرت ہوئی تو اس کا ترجمہ شیخ احمد کرمانی بن احمد بن ملا محمد جعفر پیش نماز نے زبان حال فارسی میں کیا۔ جس کو ہندوستان میں پہلے اخبار حبل المتین کلکتہ نے چھاپا۔ یہ نسخہ بالکل معرّیٰ ہے۔ اور بعض الفاظ و شکن کسی فرقہ کے نکال ڈالے۔ اور کچھ الفاظ بدل دیئے ہیں۔ اس کے بعد بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ نے فلٹ صاحب کے انگریزی فٹ نوٹس کیساتھ بلاترمیم و تنقیص اس فارسی ترجمہ کو شائع کیا۔

ایک ترجمہ اسد اللہ شیرازی نے بحالت قیام ہندوستان بمبئی میں ۱۳۲۲ھ میں بزبان فارسی جدید کیا۔ اِس ترجمہ کو مرزا محمد ملک الکتاب نے ۱۳۲۹ھ میں بمبئی سے شائع کیا۔ یہ ترجمہ بھی خوب ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے اوایل کے نصاب میں داخل ہے۔ مگر شیخ احمد کا ترجمہ جتنا شوخ۔ ظرافت سے مملو اور دلچسپ ہے، اتنا اسد اللہ والا نہیں۔ انگریزی سے ترجمہ اُردو مترجمہ مرزا حیرت دہلوی مطبع نولکشور لکھنو میں چھپا ہے۔ اور عطر چند کپور پبلشر لاہور نے ساحل بلگرامی سے ترجمہ فارسی حاجی بابا کا کرا کے دس چھوٹی چھوٹی جلدوں میں ایک سٹ چھاپا ہے۔ مگر یہ بھی فیکٹ کا ترجمہ ہے۔ فارسی حاجی بابا فلٹ ایڈیشن کی فرہنگ میری مؤلفہ معہ سوانح عمری موریر اصل مصنف حاجی بابا و شیخ احمد کرمانی مترجم فارسی کی لائف کے ساتھ شیخ مبارک علی بک سیلر اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے ۱۹۲۴ء میں چھاپی ہے جسکے تین ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

ترجمہ فارسی شیخ احمد کرمانی بالکل روزمرہ کی زبان میں ہے۔ اور بہت خوب ہے۔ دو جگہ بہاریہ عبارت جہانکشائے نادری سے لی گئی ہے۔ جو دلچسپی اِس فارسی ترجمہ میں ہے۔ وہ انگریزی حاجی بابا میں نہیں۔ حال میں حاجی بابا اِن لندن بھی یورپ سے چھپ کے ہندوستان میں آگیا ہے۔ یہ حاجی بابا کی دوسری جلد ہے۔ جسکا وعدہ جلد اوّل کے آخر میں کیا گیا ہے۔

موضوع اِس کتاب کا بھی یہی ہے۔ کہ سلطنت ایران کی بدانتظامی۔ حکام ایران کا ظلم و جور و رشوت ستانی۔ خود غرضی۔ اپنے ذاتی نفع کے لئے سلطنت کی زیان رسانی، مکاری، بے ایمانی، قوم کی جہالت، علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفیت۔ باوجود نادانی تفاخر، بیوفائی، غفلت شعاری، استبداد، عادات و رسومِ مذمومہ کا اظہار کر کے یورپین قوموں کو اُبھارا جائے۔ تاکہ ان کی غفلت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہو سکے، تو رفتہ رفتہ ایران میں قدم جما کے کُل یا جُز ایران پر قابض ہو جائیں۔ ساتھ ہی تضحیک و تہجین قوم ایران بھی مقصود ہے۔ برخلاف مؤلف سیاحت نامہ کہ وہ ہمدردی اور دِلسوزی سے اظہار عیوب کرتا ہے۔ اور اصلاح کا متمنّی ہے۔

موریر بجز اظہار عیوب ایک خوبی بھی کسی ایک شخص میں بھی نہیں بتاتا جب مریم ارمنی عیسائی عورت کا ذکر آتا ہے۔ تو اس کا کیرکٹر نہایت عفت مآبی و عصمت شعاری کا دکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ ہتک ناموس کے موقع پر جان دیدینے پر اُسے آمادہ بلکہ مرتکب دکھاتا ہے۔ برخلاف مصنف سیاحت نامہ اگر اسکو موجودہ طرز حکومت میں کوئی خوبی نہیں دکھائی دیتی ہے۔ تو وہ متقدمین ہی پر فخر کرتا ہے اور ایران کو تمدن و تہذیب کا مرکز قرار دیتا ہے۔ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ دوسری قوموں نے ملک داری ایران سے سیکھی۔ قوم میں استعداد و قابلیت موجود ہے۔

صرف ایک مصلح اور رہبر کی ضرورت ہے۔ فریدوں و جمشید و شاہ عباس صفوی کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے۔ موریر نے ایران کی اک رُخی تصویر کھینچی ہے۔ ہیرو اس کتاب کا ایک ادنیٰ شخص قوم کا نائی ہے۔ سلطنت کے بیڈ ھنگے پن کو دیکھ کر ابتدا سے منصبِ وزارت کا متمنی ہے۔ اور آخر کار اسکو اپنے خیال میں کامیاب بھی دکھایا ہے۔ باوجودیکہ کسی قسم کی قابلیت نہیں رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا دغاباز، مکار، جعلساز اور ابن الوقت بھی ہے۔ ایسے شخص کے ہیرو بنانے سے بھی مصنّف کی غرض تضحیک و تحمیق و توہینِ قومِ ایران ہے۔ سلطنت ایران کی تاریخ میں حاجی بابا نام کا کوئی سفیر یا وزیر نہیں پایا جاتا یہ امر بھی دلیل اس کے افسانہ ہونے کی ہے۔ برخلاف زین العابدین مصنّف سیاحت نامہ کے کہ اس نے اپنی کتاب کا ہیرو جامع صفاتِ حسنہ شخص کو قرار دیا ہے۔

قصہ کا پلاٹ ایسا دلچسپ ہے۔ کہ کتاب کو ہاتھ میں لینے کے بعد بغیر ختم کئے اُسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اشخاص متعلقۂ قصہ کا قیافہ و حلیہ قوم کے اخلاق و عادات و رسوم و طرزِ معاشرت علی الخصوص مترجم فارسی ایسے مضحک اور ظریفانہ انداز سے بیان کرتا ہے۔ کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ رزم و بزم حسن و عشق وغیرہ کی داستانوں میں واقعہ کی ایسی تصویر کھینچتا ہے۔ گویا وہ منظر پیش نظر ہو جاتا ہے۔ کسی واقعہ کی جزئیات کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ سب جھوٹ ہو یا سب سچ۔ کچھ جھوٹ ہو، اور کچھ سچ بہر طور معاشرت ایران کا نہایت دلچسپ پیرایہ میں نقشہ کھینچا ہے۔ شوخی و ظرافت میں اصل کتاب انگریزی سے یہ ترجمہ فارسی کہیں بڑھا ہوا ہے۔

گو ساری کتاب بامحاورہ اور روزمرہ کی بول چال فارسی جدید کے موافق ہے۔ مگر بعض مقامات پر فاضلانہ اور عبارات رنگین سے بھی کام لیا گیا ہے۔

تضمین اشعار نے خوبی عبارت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ الفاظ و محاورات جدید فارسی کی یہ اچھی خاصی فرہنگ ہے۔ چونکہ ہر قسم کے مباحث اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اگر کوئی اس کے الفاظ و محاورات و محل استعمال کو ذہن میں رکھے، تو جدید فارسی کے لکھنے اور بولنے پر اس کے متتبع کو اچھی قدرت حاصل ہو سکتی ہے طلبہ کو ترجمہ فارسی کے لئے اِس کتاب کو اپنا اُستاد اور سرمشق بنانا چاہیئے۔

مختصر حالاتِ زندگی مترجم فارسی حاجی بابا

حاجی بابا فلٹ ایڈیشن کے مترجم شیخ احمد کرمانی بن احمد بن ملا جعفر پیش نماز ہیں۔ انہیں نے جیمس موریر کے انگریزی حاجی بابا سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ میں، مترجم صرف اصل قصہ (فیکٹ) انگریزی سے لیکر اپنی شوخ اور ظریفانہ عبارت میں ترجمہ کرتے ہیں۔ تضمین اشعار و اقوال و رنگینیٔ عبارت و برجستگی محاورات و الفاظ سے بہت کچھ اِس ترجمہ میں اضافہ کر دیا ہے شیخ کا تخلص روحی ہے۔ ۱۸۵۵ء میں غدرِ ہندوستان سے دو سال پیشتر کرمان میں پیدا ہوئے۔

مترجم کے حالاتِ زندگی بہت سادہ اور غم انگیز ہیں۔ عربی پڑھنے کے بعد شیخ احمد کرمان سے اصفہان آئے۔ یہاں مرزا آغا خاں کرمانی سے ملاقات ہوئی۔ شاید انہیں کی صحبت میں بابی مذہب اختیار کیا۔ یہ دونوں مل کے ۱۳۰۵ھ میں قسطنطنیہ میں گئے۔ تاکہ یورپین زبانیں سیکھیں قسطنطنیہ پہنچکر مشرقی زبانوں کی تعلیم دیکر اپنی معاش حاصل کرتے تھے۔ اور خود فرانسیسی و انگریزی و ترکی

عثمانی سیکھتے رہے۔ اس کے بعد بمدد مرزا حبیب شاعر اصفہانی چند تصانیف انگریزی کے تراجم فارسی میں کئے۔ منجملہ ان کے حاجی بابا اور ژیل بلاس مصنفہ لوساج فرانسیسی ہیں۔ جن کو شہرت اور مقبولیت عامہ کا مرتبہ ملا۔ علاوہ ان کے چند کتب حکمیہ کے بھی مصنف ہیں۔ ان کے رفیق آغا خان استنبول میں اخبار اختر کے ایڈیٹر ہوئے۔ یہ اخبار ایران و ہندوستان میں آیا کرتا تھا۔ مگر ناصر الدین شاہ نے اس کی منہ زور تحریروں سے اس کا داخلہ و اشاعت ایران میں بند کر دیا مرزا یحیی شیرازی بابی (جنکا بابی لقب صبح ازل تھا) کی بہن اور بیٹی سے ان دونوں کی شادی ہوئی۔ جب یہ دونوں قسطنطنیہ میں تھے، تو حکومت ایران نے ان دونوں کو بجرم سازش گرفتار کرایا۔ جب سلطان ترکی کے سامنے انکا مقدمہ پیش ہوا۔ تو سلطان نے ان کو بری کر دیا۔ اور برداشت صعوبت کے صلہ میں پانسو تومان انکو انعام دیئے۔

اس کے بعد یہ دونوں سید جمال الدین کے پیرو ہو گئے۔ جو بابی فرقہ کے لیڈر تھے۔ ان دونوں نے بہت سے خطوط مجتہدینِ ایران کو لکھے۔ کہ سنیت اور شیعیت کے تفرقہ کو نظر انداز کر کے ترکی سلطنت سے اتحاد پیدا کیا جائے۔ تاکہ اغیار کے مظالم کو اپنے ملک سے دور کیا جا سکے۔ یہ تحریریں ایرانی عہدہ داروں نے پکڑیں۔ اور بغاوت کا الزام لگا کر سلطان ٹرکی سے ان کو گرفتار کر کے ایران بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ جب یہ ایران لیجائے جا رہے تھے، سلطان ٹرکی نے تار دیا، کہ ان کو ترابزند میں روک لیا جائے۔ اسی اثنا میں منیف پاشا سفیر ٹرکی دربار طہران میں ناصر الدین شاہ ایران کی پنجاہ سالہ جوبلی کی مبارکباد سلطنت ٹرکی کی طرف سے لیکر جانیوالے تھے۔ تو ان کو اس کا موقعہ ملا، کہ شاہِ ایران سے ان کی رہائی کی تمنا کریں۔ مگر ان کی یہ عرض

مقبول نہ ہوئی۔ رسم جوبلی ادا ہونے سے کچھ دن پہلے ناصر الدین شاہ کو ایک بابی نے مزار شاہزادہ عبد العظیم میں گولی کے فیر سے شہید کر دیا۔ یہ شہادت انکے حق میں اور بھی مضر ثابت ہوئی۔ طہران سے حکم آیا، کہ ان کو طہران بھیجدیا جائے یہ بیچارے طہران بھی نہیں پہنچنے پائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ طہران سے تار وصول ہونے پر یہ دونوں خفیہ طور سے تبریز کے گورنر کے سامنے ذبح کر دیئے گئے۔ وقتِ ذبح گورنر کے بھی آنسو نکل پڑے۔ یہ قتل ایک مطبخ میں ۴ ربیع صفر ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء واقع ہوا۔ اور لاشیں کسی کنوئیں میں ڈالدی گئیں۔ وقتِ قتل شیخ احمد کی عمر صرف اکتالیس سال کی تھی۔

(از دیباچہ فلٹ ایڈیشن مطبوعہ کلکتہ)

جیمس موریر مصنف انگریزی حاجی بابا

قبیلہ موریر ہیوگونیاٹ خاندان سے تھا۔ جو نانٹس قانون کی منسوخی پر فرانس کو ترک کر کے ناٹرلو کے متصل سوئٹزرلینڈ میں جا بسا۔ اِس خاندان کی ایک شاخ لیوانٹ کے وسیلہ سے تجارت کرتی تھی۔ اس کے افراد میں سے ایک اسحاق موریر تھا۔ جو ۱۷۵۰ء میں سمرنا میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۱۷ء میں بمرض طاعون قسطنطنیہ میں مرا۔ اسے برطانوی رعایا ہونے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے۔ اسلیئے لیوانٹ کمپنی کا دو سال قونصل جنرل رہنے کے بعد قسطنطنیہ ہی میں برٹش سفیر مقرر ہو گیا۔ ۱۷۷۵ء میں اُس نے ہالینڈ کے قونصل جنرل متعینہ سمرنا کی لڑکی کلیرا وان لینیپ سے شادی کی۔ کونسل مذکور کی تین بیٹیاں تھیں۔ اور تینوں حسین، جنکی تصویریں جارج رمنے کی بنائی ہوئیں ہمارے پاس

موجود ہیں۔ باقی دو بہنوں کی شادی امیرالبحر والڈ گریف (جو بعد ازاں بیرن رڈسٹاک ہو گیا) اور مارکوئس چینیس سے ہوئی۔

اسحاق موریر کا سب سے بڑا بیٹا جان فلپ (۱۷۷۶ء پیدائش اور ۱۸۵۳ء وفات) اور منجھلا بیٹا داؤد رچرڈ (۱۷۸۴ء - ۱۸۷۷ء) دونوں نکلے دونوں نہایت واقفکار سفیر تھے۔ اور داؤد رچرڈ کا اکلوتا بیٹا سر رابرٹ برنٹ داؤد موریر (۱۸۲۶ء - ۱۸۹۳ء) جرمن کے مختلف درباروں اور لسبن اور میڈرڈ اور پیٹرس برگ میں برطانوی سفیر رہا۔ اسحاق کا چوتھا بیٹا ولیم (۱۷۹۰ - ۱۸۶۴) بحری افواج میں داخل ہوا۔ اور ۱۸۶۲ء میں نائٹ امیرالبحر کا عہدہ پایا۔ اسکا دوسرا بیٹا جیمس جسٹنیان موریر بڑا معاملہ فہم سفیر تھا۔ لیکن بحیثیت مصنف سرگذشت حاجی بابا زیادہ مشہور ہے۔

جیمس موریر سمرنا میں ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا۔ خاندانی روایت کے مطابق موریر نے بمقام ہارو تعلیم حاصل کی۔ مگر وہاں کے اسکول کے رجسٹروں میں اُسکے نام کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ جس زمانہ میں وہ اپنے باپ کیساتھ قسطنطنیہ میں مقیم تھا اس کا تعارف سر ہارفورڈ جونس سے ہوا۔ اور ۱۸۰۷ء میں ہارفورڈ کیساتھ پورٹ اسمتھ سے بمبئی روانہ ہوا۔ جہاں سے اسے ایران جانا تھا۔ کیونکہ جونس ایران کا سفیر مقرر ہو کر آیا تھا۔ جونس کو بمبئی میں بہت ٹھہرنا پڑا۔ موریر بمبئی ہی میں جونس کے پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ سے سیکرٹری سفارت کے منصب پر مامور کیا گیا۔ بالآخر یہ جماعت فصل بہار میں طہران دارالسلطنت ایران پہنچی۔ سفیر کے پہنچتے ہی شاہ ایران سے ایک مفید معاہدہ ہو گیا۔

مئی ۱۸۰۹ء میں مرزا ابوالحسن سفیر ایران کیساتھ موریر لندن چلا گیا۔

وہ تبریز ارضِ روم اور ایشیا ہوتا ہوا سمرنا پہنچا۔ وہاں سے قسطنطنیہ اور اس کے بعد نومبر ۱۸۰۹ء میں ہز میجسٹی جہاز فارڈ ایبل (مہیب) پر سوار ہو کے پورٹس ماؤتھ واقع انگلینڈ کو چلا گیا۔ اس کے سفر کا ابتدائی حصہ ایسے ملک میں واقع ہوا۔ جس کے حالات برائے نام معلوم تھے۔ یہ حالات اُس نے اپنی ایک دلچسپ اور ہر دلعزیز کتاب مطبوعہ ۱۸۱۲ء موسومہ سفرنامہ ایران و آرمینیا و ایشیائے کوچک میں بیان کیے ہیں۔ اِس کتاب کا فوراً ہی فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں ترجمہ ہو گیا۔

جس زمانہ میں وہ انگلینڈ میں تھا۔ وہ دربار طہران کے سفیر خاص سر گور اوسلے کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اور انکے ہمراہ اسینٹ ہیلنڈ جہاز میں ۱۸۱۰ء کو روانہ ہوا۔ جب سر گور اوسلے ان معاملات کی نسبت گفت و شنید کر چکے جو روس اور فرانس کے اتحاد کے متعلق تھے۔ اور ۱۸۱۲ء میں شہنشاہِ ایران سے ایک معاہدہ بھی ہو گیا۔ تو وہ ۱۸۱۴ء میں انگلینڈ واپس آ گیا۔ اور موریر کو عارضی طور پر افسر سفارتخانہ طہران بنا کے چھوڑ گیا۔ ۱۸۱۵ء میں موریر انگلینڈ بلا لیا گیا۔ اور اُسنے اسی پہلے راستہ سے یہ سفر کیا۔

اس نے ایک کتاب موسومہ سفرنامہ روم و ایران و آرمینیا و ایشیائے کوچک تا قسطنطنیہ میں اپنے تجارب سفر کو بیان کیا ہے۔ جس کو اس نے ۱۸۱۸ء میں طبع کرایا۔ ۱۸۱۷ء میں اُس کی پنشن ہو گئی۔ لیکن ۱۸۲۴-۲۶ء تک وہ میکسیکو میں اسپیشل کمشنر رہا۔ جہاں اس نے اس عہدنامہ پر دستخط کیے جو ۱۸۲۶ء میں اِس ریاست سے کیا گیا۔

اس کی بقیہ زندگی خصوصیت کیساتھ ادبی خدمت سے متعلق ہے۔ اور اس کی تصانیف میں سے سرگذشت حاجی بابا اصفہانی کو سب سے زیادہ

اہمیت دیجاتی ہے۔ اس کی اس کتاب کو فوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس کی کوئی سابقہ تصنیف بلحاظ محاسن و ہردلعزیزی اِس کتاب پر فوقیت نہ لیجاسکی۔

اِس کتاب سے ایرانی معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت خوبی کیساتھ روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ اس کے ان طویل اور دانشمندانہ شاہدات کا نتیجہ ہے۔ جو اسے مناسب ترین حالات کے ماتحت میسّر آئے۔ جن لوگوں نے اسکے بعد معاشرت رسوم و عادات ایرانی پر قلم اٹھایا ہے۔ ان سے بھی اس کی تحریر کی خوبی کی تصدیق ہوتی ہے۔

فی زمانہ حاجی بابا ہی موریر کی ایسی تصنیف ہے۔ جس سے لوگ بخوبی واقف ہیں۔ لیکن اس کے بعض دوسری تصانیف کو بھی اچھی خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور کچھ زمانہ تک وہ بحیثیت ناول نویس کے بھی مشہور رہا ہے۔ دوسرے ناول جنکو قبولیت عامہ حاصل ہوئی حسب ذیل ہیں:۔

زہراب یرغمال مطبوعہ ۱۸۳۲ء عائشہ دوشیزہ فارس مطبوعہ ۱۸۳۴ء سرگذشت تامس اسپائکسر مطبوعہ ۱۸۴۰ء ایک نظم موسومہ مرزا مطبوعہ ۱۸۴۲ء مسلمہ ایک ایرانی افسانہ مطبوعہ ۱۸۴۷ء مارٹین ٹاوٹ زنڈ یا فرانسیسی لندن مطبوعہ ۱۸۴۹ء جسے اس نے فرانسیسی زبان میں لکھا۔ اور خود ہی انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اس کا انتقال ۱۹/ مارچ ۱۸۴۹ء میں تقریباً ستر برس کی عمر میں ہوا۔ سر والٹر اسکاٹ نے اپنے ناول طلسمات میں معاشرت مشرقی کی تفسیر اور تصویر کھینچنے میں اپنی کمزوری کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس خصوصیت میں حاجی بابا کی بیحد تعریف کی ہے۔ (از مقدمہ انگریزی حاجی بابا)

(نوٹ) اگر شاواں کے حالات زندگی دیکھنا ہوں۔ تو اُن کی شرح مرد خسیس مطبوعہ دلوان پرنٹنگ ورکس لاہور ۱۹۲۰ء دیکھیے۔

وکلائے مرافعہ

حاجی بابا اور سیاحت نامہ تو ناول ہیں، مگر یہ کتاب ڈراما ہے۔ مکالمہ (ڈائیلاگ) مضحکہ بعبارت سہل کے ضمن میں ڈرامے سے تعلیم تہذیب اخلاق و اصلاح رسوم و عادات مقصود ہوتی ہے۔ حکمائے عصر کا خیال ہے۔ کہ عیوب و قبائح کے دُور کرنے میں تمسخر اور تضحیک سے جو کام نکلتا ہے۔ اُتنا کام پند و بند نہیں دیتے۔

اِس کتاب کی عبارت ٹھیٹھ (کلوکیل) فارسی ہے۔ اور وکلاء کی جعلسازیوں کو دکھایا گیا ہے۔ کہ جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کِن کِن چالاکیوں اور مکاریوں سے کام لیتے ہیں۔ تاکہ مقدمہ کو کامیاب بنائیں۔ اِسی وجہ سے اس کا نام وکلائے مرافعہ رکھا ہے۔ ورنہ ہیرو اس ڈرامے کا عزیز بیگ اور ہیروائن سکینہ خانم حاجی غفور کی بہن ہے۔

زبان حال فارسی میں بہت سے مصادر۔ نوایجاد چیزوں کے نام بڑھ گئے ہیں۔ یا انکا نام اپنی زبان میں رکھا ہے۔ یا یورپ کی کسی زبان سے علی الخصوص فرانسیسی سے مفرس کیا ہے۔ اور ان جدید الفاظ کی مقدار دس بارہ ہزار سے کم نہیں۔ جملوں میں نشستِ الفاظ بھی بہت کچھ نئی ہو گئی ہے۔

ایرانی ڈراما

جب مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا، تو اسکندریہ کی طرح ایران کا کتبخانہ بھی جلادیا۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ ابتدائے اسلام میں لوگ پابند مذہب تھے

اور دوسرے ادیان کی کتابوں کو کفر و ضلالت کی کتابیں سمجھتے تھے۔ اسلئے جلا دیا اس واقعہ سے اِنکار کی کوشش کرنا بیسود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایرانی قدیم علوم و فنون کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کچھ زردشتی مذہب کی معدودے چند کتابیں آتش پرستوں کے ہاتھ میں رہ گئی ہیں۔ اسلام سے پہلے کا ایک شعر بھی اصلی فارسی کا نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ پہلی صدی ہجری کا بھی کوئی شعر عربی آمیز فارسی کا بھی نہیں ملتا۔ قیاس اسے قبول نہیں کرتا۔ کہ ایک متمدن قوم میں شعراور ڈرامے کا وجود نہو۔ جبکہ ہندوستانیوں اور ایرانیوں کو ایک ہی نسل ایرین سے بتایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان میں شعر اور ڈراما مع اصول اور ریفائنڈ پایا جاتا ہے۔ تو پھر کیسے ممکن ہے، کہ ایران میں ان کا وجود نہ ہو۔

یوں تو قصہ کہانی کا ہر ملک میں اور ہر قوم میں مدت دراز سے وجود ہے مگر بحیثیت تمثیل اِس فن کا عرب میں ہونا نہیں پایا جاتا۔ البتہ کچھ عورتیں پیشہ ور ہوتی تھیں۔ جن کو کسی کی موت پر بلایا جاتا تھا۔ اور یہ مجلس ماتم برپا کر کے اشعار حزن انگیز سے سوگواروں میں جذبہ غم والم کی تحریک کرتی تھیں۔ ان عورتوں کو نوائح یا ماتم کہتے تھے۔ اور مراثی بھی عرب میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حماسہ میں ایک باب ہی مراثی کا ہے۔ اسس کو ناقص نمونہ تمثیل کا کہہ سکتے ہیں۔

اِسلام میں تشبیہ و تمثیل و تقلید وغیرہ کا شمار لہب و لعب میں ہے۔ اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اِسلئے خلفاء بنی عباسیہ کے زمانہ میں جب علوم و فنون یونانی سے عربی میں لائے گئے۔ تب بھی یہ فن لطیف عربی میں ترجمہ نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں ممانعت قانون اسلام اس کی طرف عدم توجہ کی وجہ وجیہہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب خلفاء عباسیہ ایرانی عظمت و

جلال و تمدن و تعیش سے متاثر ہوئے، تو جن شعراء عرب کے اشعار راگ اور راگنیوں میں گائے گئے۔ ان پر ایک مستقل کتاب اغانی لکھی گئی۔ ابو نصر فارابی فنِ موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ اور اس فن میں انکی تصانیف موجود ہیں صفی الدین عبدالمومن ارموی نے رسالہ شرفی شرف الدین ہارون کے نام پر لکھا۔ اور فنِ موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ باوجودیکہ اسلام میں غنا حرام ہے اسی طرح جب انگریز مصر میں دخیل ہوئے۔ اور یورپین تمدن وہاں پھیلا، تو باوجودیکہ اہلِ مصر بھی عرب اور مسلمان ہیں۔ پھر بھی باوجود ممانعت لہو ولعب بہت سے انگریزی اور فرانسیسی ڈراموں کے تراجم مصریوں نے عربی میں کئے چنانچہ مصر کے مشہور ڈراماٹسٹ شیخ نجیب امداد مصری کا ڈراما الطبیب المغصوب جو مولیر کے ایک مشہور ڈرامے کا ترجمہ ہے بہت مشہور ہے۔ مولیر کے اسی ڈرامے کا ترجمہ طبیب اجباری کے نام سے ایران میں بھی ہوا۔ یہ تماشا ہندوستان کے پارسی ناٹکوں میں بھی کھیلا جاتا تھا۔ عربوں میں تمثیل کا وجود اب بھی نہیں اسلئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ عربوں میں فن ڈراما کا نہ ہونا ارتقار تمدن کے کمی کی دلیل ہے قبول اسلام سے پہلے کا علم ادبِ فارسی مفقود ہے۔ مگر قبول اسلام کے بعد چونکہ یہ قوم بہ نسبت عرب کے ہمیشہ سے متمدن تھی اسلئے گو حالت ابتدائی میں سہی۔ مگر پھر بھی اس کا وجود ایران میں پایا جاتا ہے۔ جو دو قسموں پر منقسم ہو سکتا ہے۔ (۱) تمثیل انفرادی (۲) تمثیل مجلسی۔

تمثیل انفرادی میں ایک ہی شخص کسی واقعہ یا قصہ کو نظم یا نثر میں بطور نقل اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ اس کی تصویر سامعین کے سامنے کھینچ دیتا ہے جس کا نقشہ شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد مرحوم نے اپنی کتاب سخندانِ پارس میں اس طرح کھینچا ہے۔

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئیگا۔ جو کھڑا داستان کہہ رہا ہے۔ اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق و شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کیساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے۔ اور صورتِ ماجرا کو اِس تاثیر سے ادا کرتا ہے۔ کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی لگائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکہ یا غصہ کے موقع پر شیر کی طرح بھر جاتا ہے۔ خوشی کے محل پر اِس طرح گاتا ہے۔ کہ سامعین وجد کرنے لگتے ہیں الغرض غیظ و غضب، عیش و طرب، غم و الم ہی کی تصویر اپنے بیان سے نہیں کھینچتا ہے۔ بلکہ خود اُس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے درحقیقت بڑا صاحبِ کمال سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اکیلا ہو کر ان مختلف کاموں کو پُورا پُورا ادا کرتا ہے۔ جسکو کہ تھیٹر میں ایک سنگت کرتی ہے۔ ایسے مثلوں کو قصّہ خوان کہتے ہیں۔"

سرجان مالکم اپنی کتاب تاریخ ایران میں اِن قصہ خوانوں کی نسبت اِس طرح رقمطراز ہیں۔

"اوضاعِ سلطنت کے سامانوں میں سے ایک قِصّہ خوان بھی ہے جسکو نقال شاہ کہتے ہیں۔ اِس منصب والے کو تاریخ سے باخبر۔ اخبار و اشعار و نوادر و نکات سے واقف اور دقیقہ یاب و نکتہ سنج ہونا لازم ہے۔ ایرانیوں کے پاس اسبابِ تماشا بہت ہیں۔ لیکن تقلید کا رواج جس طرح یورپ میں ہے۔ انکے یہاں نہیں۔ مگر ان کے قِصہ خواں تن تنہا وقت تقریر حکایت مجلس (ایکٹ) ایک پوری سنگت ہوتے ہیں۔ حسب اقتضائے حالت اشخاص مختلفہ مثلاً حالت غضب و

حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی - امارت و چاکری
فرمانروائی و فرمانبرداری میں تبدیل حرکات و تغیر آواز وغیرہ ایک
شخص واحد میں پائے جاتے ہیں -"

بعض قصہ خوان اِس فن کو خاص طور پر سیکھتے ہیں - اور انکا یہی پیشہ ہوتا ہے جس طرح ہندوستان میں داستان گو تعلیم حاصل کر کے داستان طلسم ہوشربا یا داستان امیر حمزہ کہتے ہیں -

بعضے شاہنامہ کی داستانیں یا کوراوغلی کا قصہ بیان کرتے ہیں - جو ایک ڈاکو تھا - جیسے ہندوستان میں ستھرے شاہی فقیر واقعات غدر یا واقعہ امیر علی کو ہاتھ میں پہنے ہوئے لوہے کے کڑوں کو ڈنڈوں سے بجا بجا کے نظم میں بیان کرتے ہیں - روضہ خوان کو جسے ہندوستان میں حدیث خوان، واقعہ خوان یا نثار کہتے ہیں - اِسی تمثیل انفرادی کا ایک مذہبی مقلد کہا جا سکتا ہے - جو واقعات حضرت امام حسین علیہ السلام کو مؤثر طریقہ سے بیان کر کے سامعین کو مصروفِ نوحہ و بکا رکھتا ہے -

تمثیلِ مجلسی میں پوری سنگت (کمپنی) کام کرتی ہے - اِس تماشے کو فارس (Farce) کہنا مناسب ہوگا - اِن ایکٹروں (ممثل - مقلد - نقال) کو تماشاچی - عاشق اور لوطی کہتے ہیں - اِس جماعت میں نقال بھی ہوتے ہیں - جو گاؤں گاؤں اور شہر بشہر پھرتے رہتے ہیں - اور باجوں کیساتھ گاتے بجاتے ہیں - مداری اور بازیگر بھی جزوِ تماشا ہوتے ہیں - جو اثنائے نقل میں اپنے جانوروں اور کرتب سے لوگوں کو خوش کرتے ہیں -

عشرۂ محرم میں چالیس گز مربع ایک چبوترہ میدان میں بناتے ہیں جسے سکو کہتے ہیں - یہ چبوترہ قدِ آدم بلند ہوتا ہے - اسکے گرد دس فٹ چوڑا راستہ

مشبہین کی آمد و رفت کیلئے چھوڑا جاتا ہے۔ اور اس راستہ کے بعد زائرین کی نشست کا انتظام ہوتا ہے۔ معرکہ کربلا کا سین جب دکھایا جاتا ہے۔ تو پہلے توپ کا فیر ہوتا ہے۔ سب سے پہلے سقاؤں کی ایک جماعت مشکیں لئے "بیا د تشنہ لب کربلا" کے نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوتی ہے۔ یہ گویا حضرت عباس علمدار کے پانی لانے کے لئے فرات پر جانے کی شبیہ ہے۔ اسی سے ماتم شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد تعزیہ کے دوسرے ارکان داخل ہوتے ہیں جنمیں جناب رسالتمآب اور دوسرے انبیا، فرشتے، پنجتن پاک، اور دیگر اہلبیت حر، یزید، ابن سعد، شمر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں اور خاندان عترت و طہارت کی خواتین کی شبیہیں بنتے ہیں۔ انکے چہروں پر نقاب پڑی ہوتی ہے تاکہ ادب ملحوظ رہے۔ اور گستاخی نہ پائی جائے۔ جو لوگ شمر و یزید و عمر و سعد کی شبیہ بنتے ہیں۔ اُن کی صرف زبانی لعنت ہی سے گت نہیں بنائی جاتی، بلکہ بعض اوقات اُن پر پتھر برسانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا، اس جماعت کو تعزیہ گرداں کہتے ہیں۔ تعزیہ کا وہ مصداق نہ سمجھنا چاہیئے جو ہندوستان میں بانس، ابرک، لکڑی، یا سونے چاندی سے بناتے ہیں۔ اس قسم کا تعزیہ تو ہندوستان کے سوا عرب و عجم میں نہیں پایا جاتا۔ تمثیل انفرادی و مجلسی میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ (۱) تمثیل بہجت (کامیڈی) (۲) تمثیل غم (ٹریجیڈی)

یہی دو ناقص صورتیں ایران میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب قفقاز (کاکیشیا) اور اسکے ملحقات سلطنت روس میں شامل ہو گئے۔ تو شہر تفلیس میں اسکے حاکم، ایم وارنسوف نے ۱۲۶۶ھ مطابق ۱۸۵۰ء منجملہ دیگر اصلاحات اہل شہر کی تفریح کیلئے ایک تھیئٹر بھی قائم کیا۔ جس میں یورپین زبانوں کے ڈرامے

ایکٹروں کے ذریعہ سے نقل ہونا شروع ہوئے۔ اِس تماشہ خانہ کا ذکر شہنشاہ ناصر الدین قاچار مرحوم اپنے سفر نامے میں اِس طرح فرماتے ہیں۔

"ایک مختصر عمارت چونا کاری کی ہے۔ ایک جھاڑ نکل کا گیس سے روشن کیا جاتا ہے، تھیٹر کا ہال عہدہ دارانِ روس سے بھرا ہوا تھا۔ تقریباً دو سو نشستیں ہیں۔ بینڈ خوب بجاتے تھے۔ پردہ اُٹھا، چند ایکٹر دکھائے زبان رُوسی میں باتیں کرتے اور گاتے تھے۔ گانا اور ناچنا خوب تھا قصہ بہت بامزہ اور مضحک تھا۔ رُوسی مرد اور عورتیں حسین تھے۔ ایک فرانسیسی رقاصہ بھی تھی۔ نہایت حسین، خوب ناچتی تھی، دو سال ہوئے، کہ یہاں آئی ہے۔"

اصلی مصنّف ڈرامہ مرزا فتح علی آخوندزادہ اور اسکی وجہ تصنیف

اِس ناٹک کے کھیلوں کا اثر مرزا فتح علی آخوندزادہ کے دِل پر بہت ہوا۔ یہ شخص تاتاری نسل کا تھا۔ اس کے آباؤاجداد کا وطن قراچہ داغ تھا۔ اس کا باپ دربند میں پیشہ معلّمی کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اسے آخوندزادہ کہتے تھے، رُوسی رعایا ہونے کی وجہ سے وہ رُوسی فوج میں داخل ہوا۔ اور ذاتی قابلیت اور حسن کارگذاری کی وجہ سے قاپلودان (کپتان) کے ممتاز عہدہ تک ترقی کی آخر عمر میں وہ تفلیس میں مقیم ہو گیا۔

اس نے علوم متداولہ میں اچھی تعلیم پائی تھی۔ اور یورپین رسوم و تہذیب کا بیحد دلدادہ تھا۔ اپنی قوم کے نقائص سے بھی واقف تھا۔ اس نے تفلیس کے اِس ناٹک کی کامیابی اور اس کے فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں جو فارسی

اور ترکی کا مجموعہ ہے۔ ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اِس ناٹک میں کھیلے جانے کیلئے تصنیف کیں۔ جنکے نام بقید سنوات حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے اکثر کی بنیاد فرانسیسی ڈرامانگار مولیر کی کامڈیوں پر ہے۔

(۱) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر ۔ ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء
(۲) موسیو ژوردان (حکیم نباتات) ۱۲۶۷ھ 〃 ۱۸۵۰ء
(۳) خرس قولدور باسان یعنی خرس دزد افگن ۱۲۶۸ھ 〃 ۱۸۵۱ء
(۴) سرگذشت وزیر خان لنکران (سراب) ۱۲۶۸ھ 〃 ۱۸۵۱ء
(۵) مردِ خسیس ۱۲۶۹ھ 〃 ۱۸۵۲ء
(۶) وکلاء مرافعہ ۱۲۷۲ھ 〃 ۱۸۵۵ء
(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج 〃 〃 〃

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں ایک ساتھ ساتوں کتابیں تفلیس میں بنام تمثیلات قاپودان مرزا فتح علی آخون زادہ چھپواکر شائع کیا اور اپنے افسر جرنیل بریاتنسکی کے نام پر معنون کیا، انکے تراجم فارسی جو مرزا جعفر قراچہ داغی نے کئے ہیں۔ ان میں سے مردِ خسیس اور وکلاء مرافعہ کی شرح مع مقدمہ بسیط بر ڈراما و فرہنگ، اور فرہنگ وزیر خان لنکران و حکیم نباتات میں نے لکھی ہے۔ جن کو شیخ مبارک علی بک سیلر اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے چھاپا ہے۔ گو باقی چار تمثیلوں کی بھی میں نے فرہنگ لکھی ہے۔ مگر وہ چھپی نہیں۔

مرزا جعفر قراچہ داغی مترجم تمثیلات مذکورہ از ترکی بہ فارسی

شاہزادہ جلال الدین مرزا جیسے خود صاحبِ علم تھے۔ ویسے ہی قدردان

اہل علم وکمال بھی تھے۔ بہت سے اہلِ قلم ان کے ذاتی ملازم تھے۔ چنانچہ مرزا جعفر قراچہ داغی بھی انکے نوکر تھے۔ مرزا جعفر کا تخلص تحقیق بتایا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے، کہ وہ شاعر بھی تھے۔

کوئی تذکرہ یا تاریخ ایسی نہ ملی، جن میں اس باکمال کے حالاتِ زندگی درج ہوں۔ ہاں اس کے خوبیان کردہ واقعات سے جو مسٹر سڈنے چرچل نے جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۹۶ء میں شائع کئے ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے، کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراچہ داغ میں ہوئی کپتان فتح علی مرزا سے اس کا دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی زوجہ کا بھی انتقال ہوچکا تھا۔ اور مرحومہ کی یادگار صرف ایک اکلوتی بیٹی تھی، جسے وہ بہت چاہتا تھا۔

وہ ایران کی مروّجہ تعلیم کو ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب تعلیم جو اس ملک میں جاری تھا۔ وہ ایسا نہ تھا۔ کہ طلبہ میں صحیح قابلیت پیدا کرسکے۔ اِس لئے اسکو یہ فکر دامنگیر رہتی تھی۔ کہ کسطرح اِس نصاب کی اصلاح کی جائے۔ اتفاقاً ایک دِن اسی فکر میں اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جِلد جو اس نے شاہزادہ کو ہدیۃً بھیجی تھی ہاتھ لگی اُسنے اس کتاب کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اور اس قدر محظوظ ہُوا، کہ اسی وقت سے ارادہ کر لیا، کہ جس طرح بھی ہو، اسکے ترجمہ فارسی کی تمنا کو پورا کرنا چاہئے چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر کا ترجمہ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں کرکے شاہزادہ کے سامنے پیش کیا۔ شہزادہ اس کی خوبیاں دیکھ کر بہت خوش ہُوا۔ اور مترجم کی حوصلہ افزائی کرکے باقی حصّوں کے جلد تراجم کرنے کی تاکید کی، چنانچہ ۷، رجمادی الثانی ۱۲۸۹ھ کو موسیٰ ژوردان کا ترجمہ مکمل کیا۔

یہ دونوں ترجمے شائع نہ ہونے پائے تھے۔ کہ شاہزادہ کا انتقال ہوگیا۔ اور مرزا جعفر کی نوکری جاتی رہی۔ بیکاری میں اسے بہت دشواریاں پیش آئیں کبھی کبھی کوئی نوکری ملجاتی تھی۔ مگر مستقل ذریعہ معاش کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری۔ اور ترجمہ کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ حرس تولدور بسان اور حکایت یوسف شاہ سراج کے تراجم ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر خان لنکران و مرد خسیس و وکلائے مرافعہ کے تراجم ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوئے۔ پھر اسی سن میں چھوٹی تمثیلیں مع قصہ یوسف شاہ سراج الجائی طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف اصلی کے پاس اسے تفلیس بھیجا جسنے انہیں بہت پسند کیا، اور اپنے خطوط میں مترجم کے مساعی کی بہت تعریف کی۔

۱۸۸۶ء میں فرانسیسی کونسل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک نوٹ لکھ کے پروفیسر جی باربرڈی مینارڈ کو بھیجا جس کا انگریزی ترجمہ جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس سے مصنف اور مترجم کے تعلقات پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

اقتباس از جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن

مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلیس میں سے گذر رہا تھا۔ کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہو گئی۔ اور دونوں میں اتحاد پیدا ہو گیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند آزاد منش ایرانیوں سے بھی ہوئی۔ جن کی صحبت کے اثر سے وہ ارادۂ حج سے دست بردار ہو کر تفلیس میں مقیم ہو گیا۔ اور سلطنت روس کی ملازمت بھی کر لی۔ اس مدت میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی تمثیلات

کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور تفلیس ہی میں ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال اکاون برس کی عمر میں ہوا۔ دس ہزار تومان ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلیس جاکر وصول کیا۔

لیکن مرزا جعفر کو ان باتوں سے انکار ہے۔ اُس کے ذاتی بیان کا بھی خلاصہ اسی جرنل میں حسب ذیل درج ہے۔

(۱) مرزا جعفر کے پاس اتنا روپیہ کبھی نہیں ہوا۔ جسکا ذکر اُوپر درج ہے۔
(۲) مرزا جعفر کبھی تفلیس نہیں گیا۔ اور نہ مرزا فتح علی ہی سے کبھی ملاقات ہوئی۔
(۳) البتہ دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کے زمانہ میں۔
(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور ناقدریٔ ابنائے زماں کا شکوہ سنج تھا۔

مترجم کو عمر بھر اس امر کی شکایت رہی، کہ ایرانیوں نے اس کی علمی قدر دانی نہ کی۔ چنانچہ یہ کتاب نہ تو ایران میں کسی درس میں داخل ہوئی، اور نہ ناٹکوں میں اِس کے تماشے کھیلنے کی نوبت آئی۔ کیونکہ ایران میں اس وقت تک کوئی تھیٹر تھا ہی نہیں۔ یورپین مستشرقین نے البتہ اِن تمثیلات کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ چنانچہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ان کے تراجم اور فرہنگیں شائع ہوئیں۔

الیگزنڈر راجرس نے وکلائے مرافعہ۔ خرس قولدور لبسان۔ اور حکیم نباتات کو ایک ساتھ مع ترجمہ لفظی بزبان انگریزی و فرہنگ و مقدمہ مختصر شائع کیا۔ اور اس کا نام اے راجرس پرشین پلیز رکھا۔ یہ ترجمہ اغلاط سے پُر ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے فارسی میں داخل ہے۔ اور سرگذشت

وزیر خاں لنکران کا ترجمہ ہیگرڈ لی اریبخ نے کیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک بسیط دیباچہ ہے۔ جس میں خصوصیات فارسی زبان حال سے بحث کی گئی ہے۔ اور فرہنگ بھی اس کے ساتھ ہے۔ کراس بائی لاک وڈ اینڈ سن نے لندن میں چھاپا۔ اسکے بعد ممبرس بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ نے بھی اسے چھپوایا۔ (اب یہ بورڈ دہلی میں آگیا ہے) پروفیسر جی بار بر ڈی بینارڈ نے خرس قولدور بسان، وکلائے مرافعہ، ابراہیم خلیل کیمیاگر کو ترجمہ فرانسیسی مع دیباچۂ طویل اور نوٹس قومی پریس میں چھپوایا۔ مرد خسیس اور حکایت یوسف شاہ سراج مترجمہ و مطبوعہ لندن ورپریس میں نے نہیں دیکھیں۔ البتہ ساتوں مجلسیں الجائی مطبوعۂ طہران کتبخانہ ریاست رامپور میں میں نے دیکھی تھیں۔ مرزا محمد ملک الکتاب شیرازی نے سرگذشت وزیر خاں لنکران، وکلائے مرافعہ، موسی ژوردان کو ایک ساتھ بمبئی سے شائع کیا تھا۔ دوسرے اڈیشن سے ایک مجلس کم کر دی۔ لاہور میں علاوہ خلیل کیمیاگر کے چھیوں مجلسیں علیحدہ علیحدہ چھپ گئی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نصاب ایم اے منشی فاضل، منشی عالم اور منشی اور میٹرک میں پنجاب یونیورسٹی نے داخل کی ہیں بعض ان میں کی دوسری یونیورسٹیوں کے نصاب میں بھی داخل ہیں۔ سول اور ملٹری افسروں کے امتحان کے نصاب میں بھی ان میں سے بعض داخل ہیں۔

اِن تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہلِ قلم نے اپنے یہاں اِس فن کی ترویج و ترقی میں توجہ کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اِس فن کے متعلق بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمہ ہیں۔ منجملہ اِن کے شیکسپیئر کی کتاب ہنری چہارم کا ترجمہ انگریزی سے۔ اور مولیر کے متعدد ڈراموں کا ترجمہ جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے۔ فرانسیسی سے، اور تیاتر ضحاک

کا جمیں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔

ہزار و یک کابوس فرانسیسی تاریخ کا فارسی ترجمہ جمیں انقلاب عظیمہ فرانس کے نہایت دلچسپ واقعات ہیں۔ از تصانیف الیگزینڈر دوماس ۱۳۲۳ھ میں طہران میں طبع ہوئی۔

شرلوک ہومس از تصانیف کونن ڈائل مطبع خورشید طہران میں ۱۳۲۳ھ میں چھپی۔

عروسِ مجبوری از تصانیف مولیر شاعر فرانساوی ۱۳۳۱ھ میں چھپی۔

عاشق و معشوق ایک ڈراما فارسی میں فرانسیسی سے ترجمہ کر کے ۱۳۴۰ھ میں مطبع طوس میں چھپا۔

طہران مخوف یا یادگار یکشنبہ ۱۳۴۲ھ میں کاویانی پریس برلن میں چھپا۔

تیاتر مرزا ملکم خاں تین تمثیلوں کا مجموعہ کاویانی پریس برلن میں چھپا۔

بوسہ عذرا، سہ تفنگدار، جیجک علی شاہ، رستم و سہراب، دختر فرعون، وغیرہ ڈرامے ایران میں ترجمہ ہو کر چھپ چکے ہیں۔

با مذاق مستورات نے بھی ڈراموں کی طرف توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیر آغائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری نادر شاہ کے عروج و زوال کے حالات کا ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا +

(شادان بلگرامی)

عرضِ شاداں

سیاحت نامہ ابراہیم بیگ کی تین جلدوں میں سے جلد اول ۱۹۳۳ء تک داخل نصاب ایم اے فارسی پنجاب یونیورسٹی تھی۔ اس لئے ۱۹۳۱ء میں مَیں نے اس جلد کی فرہنگ لکھی تھی۔ اب ۱۹۳۴ء سے اس کی جلد ثانی نصاب ایم اے اور منشی فاضل میں پنجاب یونیورسٹی نے داخل کی ہے۔ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے پہلے مجھ سے اس کی شرح لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ میرے ذمہ بہت سے کام رہتے ہیں۔ کالج میں ایم اے اور منشی فاضل کو تعلیم دینے کے علاوہ کالج کے ہاؤس اگزامینیشنس کیلئے سوالات کے پرچے بنانا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھکر نتائج مرتب کرنا۔ مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف امتحانات کے کوئسچن پیپرس تیار کرنا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھکر نتائج مرتب کر کے وقت پر بھیجنا۔ اورینٹل کالج میگزین کیلئے مضامین لکھنا۔ متعدد مصنفین کی تصانیف کی اصلاح کرنا۔ بیرونی اشخاص کے سوالات ادبی و عروضی و شعری کے جوابات دینا۔ طلبہ کو بلا کسی صلہ کے گھر پر پڑھانا۔ ان امور کیوجہ سے مجھے فرصت کمتر ملتی ہے۔ اسی لئے جو کام کوئی ایک مہینہ میں کرے، مجھ سے پانچ چھ ماہ میں ہوتا ہے۔ تجار کو اپنی ضرورتِ تجارت کی وجہ سے تعجیل ہوتی ہے۔ جب مَیں ان کی فرمائش کو ان کے وقت پر پورا نہ کر سکا، تو مجھ سے اجازت لیکر کسی کا تیار کردہ ترجمہ شیخ صاحب نے لے لیا۔ جو عنقریب چھپکر شائع ہو جائیگا۔ مگر فرہنگ کی خواہش اب بھی

کرتے ہیں - لہٰذا شیخ صاحب کی خواہش پوری کر رہا ہوں، اور اِس جلد دوم کی بھی فرہنگ مع مقدمہ بسیط لکھتا ہوں -

مثل سرگذشت حاجی بابا و تماثیل مرزا جعفر قراچہ داغی یہ کتاب بھی زبان حال فارسی میں ہے - اور وسائل حل لغات فارسی جدید ہندوستان میں اِتنے قلیل ہیں - جو بمنزلہ عدم کے ہیں - گو یہ کتاب حاجی بابا اور وکلائے مرافعہ کی طرح روزمرہ کی بول چال میں نہیں - مگر تراکیب جمل اور اچھی تک الفاظ جدیدہ اور یورپین زبانوں کے مفرس کیئے ہوئے الفاظ پائے جاتے ہیں - جو الفاظ تلاش سے مل گئے - انہیں دیکھکر لکھا ہے - مجبوراً اپنے سابقہ معلومات اور قیاسات سے بھی کام لیا ہے - اِسلیئے غلطی کا اِمکان بہت کچھ ہے - جو کچھ لکھتا ہوں طلبہ کیلئے لکھتا ہوں - اساتذہ میرے لکھنے کے محتاج نہیں ایسے مختلف الاستعداد طلبہ کا خیال کر کے معمولی الفاظ کو بھی داخلِ فرہنگ کرتا ہوں کبھی معمولی الفاظ کے لکھنے سے یہ غرض ہوتی ہے - کہ اُردو میں اس کا ٹھیٹھ ترجمہ بتاؤں - بلکہ اکثر الفاظ فارسیہ و عربیہ کے تراجم میں یہی امر ملحوظ رہتا ہے - نو ایجاد چیزوں کے مترادفات اُردو بھی بول چال کے موافق بتانے کی کوشش کی ہے - محاورہ و امثال کا ترجمہ بلا لحاظ الفاظ اُردو کے مترادفات سے کرتا ہوں - صرف الفاظ پر اِکتفا نہیں کی ہے - بلکہ جن جملوں کو میں نے پیچیدہ سمجھا ہے - اُنکے بھی تراجم کر دیئے ہیں - میرے سہو الخیال و سہو القلم کے علاوہ کیا عجب ہے، کہ یہ فرہنگ طلبہ کو ترجمہ سے مستغنی کر سکے، مثال کیلئے چند الفاظ لکھتا ہوں -

الفاظ	عام ترجمہ	خاص ترجمہ
مزاجگوئی	کسی کی طبیعت کے موافق باتیں کرنا	کسی کی من بھاتی باتیں کرنا کسی کی ہاں میں ہاں ملانا

لاینقطع	مسلسل، متواتر، پیہم۔	لگاتار۔
پاک خوردن	کُل کھا جانا۔	صاف کر دینا، چٹ کر جانا، اُڑا جانا۔
بوئے بردن	بو پا جانا	سن گن پا جانا
انگلیسی بلغور کردن	تھوڑی تھوڑی انگریزی بولنا	چرکنا، ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنا
تفصیل	وضاحت، تشریح، تفسیر	پنواڑا
دعا خواندن	دعا پڑھنا	سوکھاڑ خانا
ادارۂ بلدیہ	محکمۂ شہر	میونسپلٹی
پہلو جو یا	جس میں دو پہلو نکلتے ہوں	محتمل الضدین
درنیفہ و گریباں مشغول قصابی اند	نیفہ اور گریباں میں قصائی کا کام کر رہے ہیں۔	نیفہ اور گریبان سے جوئیں نکال نکال کے مار رہے ہیں۔

کہیں معانی وضعی کو چھوڑ کر معانی لزومی و مناسب محل سے بھی کام لیا گیا ہے۔ اِس طرح کے مترادفات بتانے سے بامحاورہ اُردو سے فارسی ترجمہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ دس پندرہ الفاظ اِس کتاب میں ایسے بھی ہیں، جنکا کچھ پتہ نہ لگا۔ اور نہ قیاس ہی نے کچھ کام دیا۔ لہٰذا مجبوراً انہیں خالی چھوڑنا پڑا۔ کچھ ایسے بھی الفاظ ہیں۔ جن کے معانی تو قیاساً لکھے مگر اطمینان نہ حاصل ہوا۔

اِس جلد کی کُل نظموں کا ترجمہ ہیں نے نظم اُردو میں کیا ہے۔ اور زیادہ تر اصل نظم کی بحر اور قوافی کو بھی باقی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایک قصیدہ مع ترجمہ اُردو برائے تفریح ناظرین ذیل میں درج کرتا ہوں۔

حل لغات قصیدہ

- معکوس - اوندھا
- ماکیان - مرغی
- بکار خوردن - کام آنا
- ماوزر - بندوق کی قسم
- ناموس - عزت
- صیحہ - چیخ، شور

- عرض - بمعنی آبرو
- خروس - مرغ
- دقیانوس - نام بادشاہ جسکے زمانے میں اصحاب کہف تھے
- کُپ - جرمن میں کارخانہ توپ
- منوال - طرز طریق
- ناقوس - سنکھ

- محروس - محفوظ
- بند - قید
- تفنگ - بندوق
- دبوس - گرز و عمود
- جہود - یہودی
- مغروس - بیٹھا ہوا نشاندہ
- معکوس - الٹی، برعکس

- کمر بستن - آمادہ و مستعد ہونا
- محبوس - مقید
- ماوزر - Mauser ??
- سالوس - مکاری
- مجوس - گبر آتش پرست
- سبحہ - تسبیح

شعر ذیل کتاب میں اس طرح لکھا ہے :-

بجائے صیحۂ بانگِ اذاں نخواہی دید + بغیر رشتۂ زنار و نغمۂ ناقوس!

مگر ہم نے اس شعر کو اس طرح پڑھا ہے - اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے :-

بجائے سبحہ و بانگِ اذاں نخواہی دید بغیر رشتۂ زنار و صیحۂ ناقوس!

قصیدہ وطنیہ من کلام بدیع	ترجمہ از شاد آں
الا بکوش بحفظ و دیانت ناموس	کرو حفاظت دین و دیانت و ناموس
کہ گشتہ رایتِ اسلام در جہاں معکوس	ہوا ہے رایتِ اسلام دہر میں معکوس

باتحاد بکوشید از آں کہ ہر ملت
قوی نمی شود الا باتحادِ نفوس
باتفاق گرائید اے مسلمانان!
کہ از نفاق شدہ نجم سعدتان منحوس
زاتحاد شود عرض و نام تان محفوظ
زاتفاق شود مال و جان تان محروس
بدفع دشمن بدل کمر بہ بند اے دوست
مکن ہراس از و ہمچو ماکیان ز خروس
بزن بعرشۂ ہمت قدم بصد امید
مباش از مدد کردگار خود مایوس
ز فر علم بسے بندگان شدند آزاد
تو تا بچند بہ بند جہالتی محبوس!

قطعہ

دریں زمانہ کہ تغییر یافتہ است زماں
نشانِ علم و ہنر شد ز ہر کراں محسوس
بکار کے خورد ایں کار ناپسند امروز
کہ ماندہ ارث شمارا ز عہدِ دقیانوس
تفنگ ماوزر آید بکار و توپ کروب
دریں زمانہ نہ شمشیر و نیزہ و دبوس
دریغ و حیف کہ در غفلتی و بے خبری
کہ خصم بر تو نہادہ ز ہر طرف جاسوس

تم اتحاد میں کوشش کرو کہ ہر ملت
قوی جبھی ہے جو آپس میں متحد ہوں نفوس
موافقت کی طرف میلو کرو رغبت
ہُوا ہے سعد ستارہ نفاق سے منحوس
تم اتفاق کرو حفظِ آبرو کے لئے
کہ اتفاق سے ہوتے ہیں مال و جان محروس
دفاع دشمن بدل بہ مستعد ہو جاؤ
کہ ورنہ مرغیوں کی طرح خوف و بیم خروس
بصد امید رکھو پاؤں عرشِ ہمت پر
نہ ہو خدا کی مدد سے کبھی بھی تم مایوس
ہوئے ہیں علم کی دولت سے قبیلے سب آزاد
رہو گے قید جہالت میں کب تلک محبوس

قطعہ

اب اس زمانہ میں جبکہ زمانہ پلٹا ہے
نشانِ علم و ہنر ہر طرف سے ہے محسوس
نہیں ہے کام کا فی الحال وہ تمہارا کام
تمہاری ارث میں جو ہے زعہدِ دقیانوس
تفنگ موزر و توپ کرپ ضروری ہیں
نہیں ہیں کام کے اب تیغ و نیزہ و دبوس
دریغ و حیف کہ غفلت میں جب تمہیں دیکھا
عدو نے تم پہ بٹھایا ہے ہر طرف جاسوس

یکے برسم تجارت برد منال ترا،
یکے باسم دیانت همیکند سالوس!
خیال فاسد شان ایں بود کہ ما ہا را
زبوں کنند چو قوم یہود و قوم مجوس
خلاصہ واقف خود باش چشم خود کن باز
مشو فریفتۂ ایں گروہِ بے ناموس؛
علاج واقعہ پیش از وقوع گر نہ کنی
زکار خود بشوی نادم و خوری افسوس
اگر بمانی تو چندے دِگر بدیں منوال
نہال کفر شود در دیار تو مغروس
بجائے سبحہ و بانگ اذاں نخواہی دید
بغیر رشتۂ زنار و صیحۂ ناقوس
خموش باش بک یعا کہ در جہاں ما نیز
نمودہ ایم ترقی ولے بسے معکوس

کسی نے رسمِ تجارت سے مال لوٹ لیا
کوئی باسمِ دیانت ہے کر رہا سالوس
خیال فاسدان کا یہ ہے کہ ہم کو بھی
زبوں کریں بہ مثال یہود و قوم مجوس
وقوفِ حال کے ساتھ اپنی آنکھ بھی کھولو
نہ ہو فریفتۂ قول و فعل بے ناموس
علاج حادثہ قبل از وقوع اگر نہ کیا،
تمام عمر ملوگے تمہیں کفِ افسوس
کچھ اور دیر اگر تم اسی طرح سے رہے
درخت کفر دوبارہ سے ہوگا یاں مغروس
بجائے سبحہ و بانگِ اذاں نہ دیکھو گے
سوائے رشتۂ زنار و نغمۂ ناقوس
خموش شادآں دنیا میں ہم نے بھی آخر
ترقیاں تو بہت کیں مگر ہیں سب معکوس

قصیدہ کی بحر مجتث مثمن مخبون شعث محذوف ہے۔ بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن دوبار۔ رکن آخر شعث مقصور بھی اسکے ساتھ لا سکتے ہیں۔ میرے ترجمہ میں دو مصرعوں ذیل سے خیال فاسدان کا یہ ہے کہ ہمکو بھی + دیگر سے خموش شادآں دنیا میں ہم نے بھی آخر + کا وزن بوجہ زحاف تسکین اوسط مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلن ہے۔

مختصر حالاتِ زندگی شادؔاں

نام و نسب:۔ سید آل حسین المعروف بہ سید اولاد حسین شادؔاں بلگرامی ابن سید تفضل حسین ابن مولوی سید فدا حسین بن سید زائر حسین بن سید طالب علی بن سید شاکر علی۔ تینتیس واسطوں سے یہ نسب امام دہم حضرت علی نقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ امام مذکور کے فرزند سید علی ابو موید جعفر ثانی۔ الملقب بہ جعفر تواب کی اولاد میں ہوں۔ جعفر تواب کی پانچویں پشت میں سید محمد سامرہ سے چھٹی صدی میں بخارا آئے۔ اور انکی چوتھی پشت میں سید جلال الدین المعروف بہ سید جلال بخاری ملتان تشریف لائے۔ اور شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ انکا مزار "اوچھ" ریاست بہاولپور میں اب تک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ سید جلال بخاری ساتویں صدی ہجری میں ملتان تشریف لائے۔ انکے بیٹے سید احمد کبیر ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے، سید احمد کبیر کے دو بیٹے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت اور دوسرے سید صدر الدین راجو قتال قطب الاقطاب۔ دونوں اپنی شہرت کی وجہ سے زائد الوصف ہیں۔ تاریخ فرشتہ اور تذکرۃ الاولیا میں دونوں کے کرامات اور حالات درج ہیں۔ میں راجو قتال کے سلسلہ میں ہوں۔ آخر صدی ہشتم یا اوائل صدی نہم میں سید جلال بخاری کی ساتویں پشت میں سید کمال الدین بلگرام تشریف لائے اور بلگرام کے مشرقی حصہ میں آباد ہوئے۔ اور اس محلہ کا نام اوچھ کی نسبت سے اوچھی منڈی رکھا جسے اب اونچی منڈی کہتے ہیں۔ مسلسہ خاندان آئے تھے۔

بگرام کے سادات واسطے زیدی حسینی ہیں۔ انکے سر قبیلہ کا نام سید صغری ہے۔ جو فاتح بگرام مانے جاتے ہیں۔ میر خاندان اور انکی اولاد کے علاوہ محلہ ملکنپورہ میں سادات رضویہ بھی رہتے ہیں۔ سید صغری، سید کبری کے بھائی تھے اور سید کبری کی اولاد میں سادات بارہہ ہیں۔ اگرچہ میرا خاندان نقوی بخاری ہے۔ مگر بلگرام کی بود و باش سے سادات واسطی زیدی سے مصاہرت قائم ہوگئی دو سو برس کا عرصہ ہوا، کہ سید قاسم اسرار میرے ایک جد اور بھی ولی گذرے ہیں۔ جنکا ذکر میر غلام علی آزاد اپنی کتاب مآثر الکرام میں بڑے شد و مد سے کرتے ہیں۔ اور یہ آزاد کے ہمعصر تھے۔ ان کا مزار قصبہ بادن ضلع ہردوئی میں ہے۔

مذہب:۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے آباؤ اجداد سب کے سب سنی المذہب تھے۔ سلطنت اودھ کے اثر سے غالباً میرے جد امجد سید شاکر علی مذکور نے مذہب تشیع اختیار کیا ہے۔ انکے بعد سب شیعہ ہوتے چلے آتے ہیں۔ اور اب کوئی ولی نہیں ہوتا، کیونکہ اہل تشیع ولایت کو ائمہ اثنا عشر پر ختم کر دیتے ہیں۔ لیکن مناکحت و مصاہرت اہل تسنن سے زمانہ حال تک رہی۔ چنانچہ میری پھوپھی کے شوہر پیرزادہ محمد زاہد سجادہ نشین بلگرام تھے۔ میر غلام علی آزاد، علامہ عبد الجلیل، میر نظام الدین، المتخلص بہ مدھ نائک میرے ناخیالی رشتہ دار ہیں۔ مدھ نائک آزاد کے ہمعصر تھے۔ آزاد ان کا ذکر سرو آزاد میں کرتے ہیں، ہندی میں شعر کہا کرتے تھے۔ بنارس میں رہ کر سنسکرت پڑھی تھی۔ اور موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ آزاد نے زمانہ قحط میں ان کے میگھ راگ گانے سے پانی برسنے کا قصہ اپنا چشم دید سرو آزاد میں لکھا ہے۔

اہل مذاہب، مذہب کو عقلی بتاتے ہیں۔ اور میرے نزدیک مجموعہ معتقدات

کا نام ہے۔ جس پر یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ شاہد ہے۔ چونکہ عقولِ انسانی مختلف
مراتب رکھتے ہیں۔ اِس لئے کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ معیارِ عقول عقلا میں مذہب
ٹھیک اُترے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی مذہب کو مانتا ہے، اور کوئی اس سے
اِنکار کر دیتا ہے۔ منکرین بھی عقلا ہیں۔ فروعات اور جزئیات میں سے بعضوں
کی تاویل کرتا ہوں، اور بعضوں سے اختلاف ہے۔ اِس کے بعد اہلِ مذہب
سے میں بھی متفق ہوں۔ ایک مدت سے آبائی مذہب تشیع ہے۔ لہذا میں بھی
شیعہ ہوں۔ سبھی کا مذہب آبائی ہوا کرتا ہے۔

محلِ ولادت و تعلیم: میرے جدِ امجد مولوی فدا حسین بڑے عابد و زاہد
تھے۔ تین بجے شب سے اُٹھ کے اوراد و وظائف میں آٹھ بجے دِن تک اپنا وقت
صرف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بتیس مرتبہ پورے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنے
والدین اور اولاد کے علاوہ بلگرام کے دیگر سادات اغیار کی رُوحوں کو اس کا ثواب
بخشا ہے۔ بعد آٹھ بجے کے محلے کے لڑکوں کو مفت تعلیم دیا کرتے تھے، اور انہیں اوقات
میں کچھ نہ کچھ لکھا بھی کرتے تھے۔

میر غلام علی آزاد نے سادات واسطی زیدی بلگرام کا ایک نسب نامہ شجرۂ طیبہ
کے نام سے اپنے زمانے تک کا لکھا تھا۔ اور میرے ایک دادا غالب علی کے بھائی
سید طالب علی نے سادات بخاری کا نسب نامہ فارسی میں مرتب کیا تھا۔ میرے
دادا فدا حسین مرحوم نے دونوں کی تکمیل اپنے زمانۂ حیات تک میں کی ہے
اکثر اہلِ شجرہ ذکور کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ مگر اِن دونوں شجروں میں ذکور و اناث
دونوں کا ذکر ہے۔ جس سے صحیح النسب والحسب ہونے کا پتہ چلتا ہے
اب بلگرامی سادات۔ کے پاس میرے دادا ہی کے لکھے ہوئے دونوں
نسب ناموں کی نقل ہے۔

اِس نسب نامہ سادات بخاری میں میری پیدائش ۱۲۹۴ھ بمقام آرہ ضلع شاہ آباد صوبہ بہار میں لکھی ہے۔ میرے دادا وہاں مختاری کرتے تھے، اِس لئے میری پیدائش سے ایک سال قبل سے میرے والدین کا وہیں قیام تھا۔ میں اور میری چھوٹی بہن جو مجھ سے ڈھائی برس چھوٹی تھیں آرہ میں پیدا ہوئے۔ جب میں ریاست رامپور میں ملازم تھا۔ تو ان چھوٹی بہن کا انتقال میرے پاس رامپور میں ۱۹۱۷ء عمر میں ہوا۔ اور مجھ سے بڑی دو بہنوں کی پیدائش بلگرام میں ہوئی، جو ماشاء اللہ ابھی بقید حیات ہیں۔ تین برس کی جب میری عمر ہوئی، تو میری والدہ مع اولاد دادا کیساتھ بلگرام چلی آئیں۔ پانچ سال کی عمر میں دادا ہی نے بسم اللہ پڑھائی۔ اور انہیں سے ابتدائی تعلیم پاتا رہا۔ ان کے علاوہ میر بہادر علی و میر محمد تقوی و سید وارث علی بلگرامی سے بھی ابتدائی کتابیں پڑھی ہیں۔ نو برس کی عمر میں بلگرام اُردو مڈل سکول میں داخل کیا گیا۔ صبح کو دادا سے اور دس بجے سے اسکول میں۔ اور سہ پہر کو مولوی کرار علی پیش نماز بلگرامی سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا۔ آج کل کے لحاظ سے اُردو مڈل کے ماتحت درجہ تک بلگرام میں تعلیم پائی۔

جب میری عمر چودہ سال کی ہوئی۔ تو میری بڑی ہمشیر کی شادی حجۃ الاسلام مجتہد العصر مولانا سید محمد حسین صاحب سے اور چھوٹی بہن کی اُن کے چھوٹے بھائی مولوی سید رضا حسین سے ہوئی، خاندان اجتہاد لکھنؤ کے یہ دونوں بزرگ تھے۔ اصلاً نصیر آباد ضلع رائے بریلی کے انکے جد قبلہ مولوی سید دلدار علی صاحب، الملقب بجناب غفران مآب سادات نقویہ میں سے تھے۔ نواب سعادت علی خاں شاہ اودھ کے زمانہ میں عراق

سے اجتہاد کی تعلیم حاصل کر کے آئے منطق کی کتاب حمد اللہ پر ان کے
حواشی چھپے ہیں۔ اور عماد الاسلام علم کلام میں پانچ ضخیم جلدوں میں انکی
تصنیف سے ہے۔ اسکی دو جلدیں چھپ چکی ہیں شاہِ اودھ نے ان کو
چار سلم گاؤں ضلع رائے بریلی میں اور تین گاؤں ضلع اناؤ میں مرحمت فرمائے
اور دو ہزار کی پنشن مقرر کی۔ اور قاضی القضاۃ بنایا۔ ان کے بعد انکے بیٹے
مولوی سید محمد صاحب مسند اجتہاد پر فائز ہوئے۔ رسم تاجپوشی شاہانِ اودھ
کی انہیں دونوں بزرگوں کے ہاتھ سے ادا ہوتی تھی۔ انکے بعد مولوی بندہ حسین
صاحب ملک العلماء مجتہد اور جانشین ہوئے۔ مولوی سید کرار علی صاحب
بلگرامی انہیں کے شاگرد تھے، اور میرے استاد۔ انکے بعد مولوی سید ابوالحسن
المعروف بجناب بچھن صاحب میرے بہنوئی مولوی سید محمد حسین المعروف
بجناب علن صاحب، کے چھوٹے بھائی مسند اجتہاد پر فائز ہوئے، انکے
انتقال پر انکے بڑے بھائی اور میرے بہنوئی جناب علن صاحب مسند
اجتہاد پر متمکن ہوئے۔ جنہوں نے اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی تھی۔
اور عراق سے بھی اجازۂ اجتہاد لائے تھے۔ میرے تین بھانجے اور تین
بھانجیاں پیدا ہوئیں۔ جناب علن صاحب کی گورنر کے دربار میں کرسی
تھی۔ اور حاضریٔ عدالت سے مستثنیٰ تھے۔ علوم عقلیہ کے بڑے استاد ماہر
تھے۔ مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی مرحوم کا زمانہ تھا۔ جید طلبہ اہل تسنن
حمد اللہ، قاضی مبارک، صدرا، شمس بازغہ جناب علن صاحب سے پڑھنے
آتے تھے۔ سید محمد ہادی صاحب مجتہد برادر خورد جناب مولانا سید محمد باقر صاحب
مجتہد فقیہہ مرحوم و مولوی سید آقا حسن صاحب مجتہد مرحوم و مولوی سید
سبط حسین صاحب مجتہد جناب علن صاحب ہی کے شاگرد ہیں، اور تھے۔

نواب حیدر علی خانصاحب برادر خورد نواب کلب علی خانصاحب والی ریاست رامپور نے جناب علن صاحب اعلیٰ مقامہ کو عالیجناب نواب سید حامد علی خانصاحب بالقابہ مرحوم والی ریاست رام پور سے ملایا۔ اور نواب مرحوم نے دوسو روپیہ ماہوار ان کی تنخواہ معین کر کے انکی تقلید اختیار کی جناب علن صاحب مرحوم عیدین کی نماز پڑھانے اور ایام عزا میں رامپور تشریف لیجایا کرتے تھے جناب علن صاحب کا انتقال ۱۹۰۷ء میں لکھنؤ میں ہوا۔ تو نواب رامپور مرحوم نے اُنکے بڑے بیٹے مولوی سید محمد مرحوم میرے بھانجے کے سو روپیہ ماہوار وظیفہ معین کر کے عراق برائے تعلیم بھیجدیا۔ وہاں کے تین مجتہدین سے اجازۂ اجتہاد حاصل کر چکے تھے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں اٹھائیس برس کی عمر میں کربلا ہی میں ہیضہ سے انتقال ہوا۔ اور روضۂ امام حسین علیہ السلام کے ایک حجرہ میں مدفون ہیں۔ مرحوم مولوی سید محمد نے اپنے کل خاندان کو کربلا بلا لیا تھا۔ مرحوم کی چھوٹی بہن یہیں سے دق کی بیمار گئی تھیں۔ اُن کا بھی کربلا ہی میں چھبیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

اب میرے دو بھانجے مولوی سید دلدار علی المعروف بہ منّے آغا راز اجتہادی زندہ ہیں۔ شعر خوب کہہ لیتے ہیں۔ اور اخباروں کے لئے سیاسی مضامین خوب لکھ لیتے ہیں۔ رائے بریلی کے اطراف کے گاؤں کا انتظام کرتے ہیں جو جناب علن صاحب کے ورثہ کو میراث میں ملے ہیں۔ اور مولوی سید اختر حسین المعروف بہ مولوی سید رضی ہدف اجتہادی پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات مولوی و منشی فاضل اور لکھنؤ یونیورسٹی کا امتحان دبیر کامل پاس ہیں۔ اور مجھ سے تعلیم پائی ہے۔ ایران میں تین برس رہنے کی وجہ سے زبان حال فارسی پر خوب عبور ہے۔ لغات جدیدہ فارسی کا ایک لغت لکھ رہے ہیں۔

بلاتکلف ایرانی لہجہ میں فارسی بولتے ہیں۔ اور فارسی و اردو میں شعر خوب کہہ لیتے ہیں۔ ایک بھانجی کی شادی مولوی سید سبط محمد ہادی المعروف بہ مولوی کلن صاحب سلمہ سے ہوئی۔ جو جناب میر آغا صاحب مجتہد مرحوم فقیہہ کے صاحبزادہ ہیں۔ اور فی الحال ریاست مرشد آباد بنگال میں پیش نماز اور واعظ ہیں۔ اُن کی دو لڑکیاں ہیں۔ اور میری چھوٹی بھانجی ابھی نا کتخدا ہیں۔ منے آغا راز سلمہ کی شادی میری منجھلی ہمشیر کی اکلوتی لڑکی سے ہوئی جنکا انتقال ہو گیا۔ ایک لڑکا مولوی سید سکندر آغا سلمہ چھوڑا، جو لکھنؤ کے شیعہ کالج کے میٹرک کلاس میں تعلیم پا رہا ہے۔ اور مجھ سے دونوں بڑی بہنیں الحمد للہ ابھی بقید حیات ہیں۔

مَیں ایک غریب خاندان کا فرد ہوں۔ جب میں تیرہ برس کا تھا، تو میرے والد ماجد کا بلگرام میں آکر کنٹھ مالے سے انتقال ہو گیا۔ دادا کے بلگرام چلے آنے پر مظفر پور بہار میں میرے والد تحصیل میں امین تھے۔ جب میری بہنوں کی شادی لکھنؤ میں ہوئی، تو میری بڑی بہن مجھ کو اپنے ساتھ لکھنؤ لے آئیں۔ اور مَیں نے چرچ مشن اسکول میں انگریزی پڑھنا شروع کی۔ اس زمانہ میں انگریزی مڈل کا امتحان ڈیپارٹمنٹل ہوا کرتا تھا۔ مَیں نے یہ امتحان سنٹی نیل، امریکن مشن ہائی سکول لکھنؤ سے پاس کیا۔ اور نواں درجہ راجہ امیر حسن خاں صاحب مرحوم والئ ریاست محمود آباد اودھ کے نئے کھولے ہوئے رفاہ عام ہائی سکول میں پڑھا۔ اور دسویں درجہ میں پھر سنٹی نیل ہائی اسکول میں چلا گیا۔ اس زمانے میں جناب علن صاحب کے چھوٹے بھائی جناب بچھن صاحب برسر اقتدار تھے۔ اور جناب علن صاحب کو صرف پچاس روپیہ ماہوار گذارہ ملا کرتا تھا۔ اِسی اثنا میں میٹرک کی فیس بارہ آنے سے تین روپے ہو گئی۔ اور جناب علن صاحب کے متعدد اولاد ہو چکی تھی۔ اِس لئے فیس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ نکلی۔ مجبوراً مجھے تعلیم انگریزی ترک کرنا پڑی۔ اور مَیں

ڈپٹی سید رضا حسین صاحب بلگرامی کے پاس سہارنپور بغرض حصول ملازمت چلا گیا، انہوں نے ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں امیدوار کرا دیا۔

جناب علن صاحب کے چھوٹے بھائی جناب کچھن صاحب راجہ محمود آباد کے مدرسہ عالیہ واقع کوٹھی رفاہِ عام کے ٹرسٹی تھے۔ اِس مدرسہ میں تعلیم انگریزی انٹرنس تک، اُردو مڈل، عربی کے تین اور فارسی کے تین درجے تھے۔ اِس اثنا میں جناب کچھن صاحب کا انتقال ہیضہ سے ہو گیا۔ اور جناب علن صاحب علاوہ مسند نشین اجتہاد ہونے کے اِس مدرسہ کے ٹرسٹی بھی اپنے بھائی کی طرح ہوئے۔ اور مجھکو سہارنپور سے بلا کے انگریزی کے چھٹے درجے کا مدرس بنایا۔ فارسی تو ایک حد تک میں اپنے دادا سے پڑھ چکا تھا۔ اُس کا آگے مطالعہ بطور خود جاری رکھا۔ اور عربی جناب علن صاحب سے پڑھتا رہا۔ بہت جلد مدرسہ عالیہ میں یہ ترمیم ہوئی، کہ انگریزی کے کُل درجے اور اُردو مڈل کو توڑ دیا گیا۔ اور مجھے درجہ منشی کی تعلیم کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس زمانہ میں امتحانات علوم مشرقی پنجاب کا سنٹر لکھنؤ بھی تھا۔ درجہ منشی کو پڑھا کے اپنے طلبہ کے ساتھ میں نے امتحان درجہ منشی و اسپیشل ٹسٹ اِن انگلش ۱۸۹۵ء میں لکھنؤ سے پاس کیا۔ پھر ۱۸۹۶ء میں امتحان مولوی و منشی عالم دیا۔ اور ۱۸۹۷ء میں امتحان منشی فاضل پاس کیا۔

نواب میر مہدی حسین صاحب ماہرؔ جو خاندانِ اجتہاد کے ایک معزز فرد تھے۔ اور اُنکے دونوں بیٹوں سید نظیر حسین و سید عابد حسین مرحومین نے مجھ سے پڑھا تھا۔ اور نواب تاج محل صاحبہ زوجہ نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے داماد ہونے کی وجہ سے سات لاکھ روپیہ اُنکے ہاتھ لگا تھا، تو نواب ہو گئے تھے شاعری میں جناب امیر مرحوم لکھنوی کے شاگرد تھے۔ مرآۃ الخیال انکا دیوان چھپ چکا ہے

قوتِ تخیل اُن کی بہت بلند تھی، مرثیہ بے مثل کہتے تھے ۔میر انیس اور مرزا دبیر
اعلی اللہ مقامہما کے مقابلے میں لکھنؤ والوں کو انہیں بھی اعلیٰ مرثیہ گو ماننا پڑا، چونکہ
امیر آدمی تھے ۔ہزاروں روپے صرف کر کے مجالس کیا کرتے تھے ۔اور اپنے تصنیف
مراثی خود بڑے جوش میں پڑھا کرتے تھے۔ مَیں نے متعدد مرتبہ ان مراثی کے چھپوانے
کا مشورہ دیا۔ مگر وہ کسی مصلحت سے اس پر راضی نہ ہوئے۔ ان کے انتقال کے
بعد یہ مراثی انکے بڑے بیٹے سید نظیر حسین مرحوم کے پاس رہے۔ اور سید
بندہ کاظم صاحب جاوید کا دیوان اور مراثی بھی انہیں کے ہاتھ لگے تھے، نظیر حسین
نے کچھ مراثی جاوید کے نواب مظفر علیخاں صاحب رئیس جانسٹھ کے ہاتھ بیچ
ڈالے۔ باقی کلام ماہر و جاوید کا نظیر حسین کے انتقال کے بعد نہ معلوم کیا ہوا۔
جاوید مرحوم اور مَیں شاعری میں خورشید لکھنوی کے شاگرد ہیں۔ جاوید بہت
خوش گو شاعر تھے۔ اور انکا شمار لکھنؤ کے اساتذۂ شعرا میں ہوتا تھا۔

جناب ماہر مرحوم نے نواب خاص محل صاحبہ زوجہ واجد علی شاہ مرحوم
کے پوتے نواب ننھے مرزا صاحب مرحوم سے ان کا مقدمہ نواب پیارے صاحب
کے مقابلے میں مول لیکر ہائی کورٹ کلکتہ میں داخل کیا تھا۔ انہوں نے مجھے نوکر
رکھ کے اس مقدمہ کی پیروی میں کلکتہ بھیجدیا۔ ایک سال کلکتہ میں رہا، اور بیمار ہو کر
لکھنؤ واپس آگیا۔ اس مقدمہ میں لندن تک لڑنے میں کوئی تین لاکھ روپیہ ماہر
نے صرف کیا۔ دعویٰ تو ڈیڑھ کروڑ کا تھا۔ مگر ڈگری آٹھ لاکھ کی ہوئی چونکہ پیارے صاحب
مدعا علیہ نے جواہرات اور نقد روپیہ سب سلطنت فرانس میں رکھا تھا۔ اسلئے ضرورت
تھی، کہ ڈگری وصول کرنے کے لئے پھر از سر نو فرانس میں مقدمہ دائر کیا جائے۔
نظیر حسین کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا۔ اور گریٹ وار بھی شروع ہو گئی۔ غرضیکہ یہ روپیہ
ماہر کے دونوں بیٹوں کو نہ ملا۔ اور ان دونوں کا انتقال ہو گیا۔

سنہ ۱۹۰۰ء میں جناب عِلّن صاحب نے مدرسہ عالیہ کی ٹرسٹی شپ سے استعفےٰ دیا۔ ان کے تتبع میں مَیں نے بھی استعفےٰ دے دیا۔ اسی سنہ ۱۹۰۰ء میں جناب ماہر کے بیٹے سید نظیر حسین اپنے ایک دوست مرزا واجد علی بنارسی سے ملنے چلے (یہ شخص ریاست رامپور میں داروغہ اسلحہ خانہ تھے۔ اور بندوق سے نشانہ خوب لگاتے تھے) مجھے بھی اپنے ساتھ لیا۔ جو مکان رامپور میں کرایہ پر لیا۔ اس سے قریب مولوی فرخی صاحب استاد حضور سید حامد علی خانصاحب بالقابہٗ والی ریاست رامپور کا مکان تھا۔ جناب فرخی اس زمانہ میں سررشتہ تعلیمات علوم مشرقی کے ڈائرکٹر تھے۔ اور رامپور کا مشہور مدرسہ عالیہ انکے تحت میں تھا۔ شعبان کا مہینہ تھا اور امتحان سالانہ کا زمانہ قریب تھا۔ مجھ سے خواہش کی، کہ مَیں سوالات بناؤں اور جوابات کی کاپیاں جانچ کے نتیجہ مرتب کردوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولوی فرخی صاحب فارسی جدید کے بڑے ماہر تھے۔ سفرنامہ شاہِ ایران کی انہوں نے فرہنگ لکھی تھی۔ اور ترجمہ بھی چھپوایا تھا۔ میں تو رمضان میں لکھنؤ چلا آیا۔

مدرسہ عالیہ میں قدیم درس فارسی و عربی کی تعلیم ہوتی تھی۔ جب مجھ سے معلوم ہُوا، کہ پنجاب یونیورسٹی میں امتحانات عربی و فارسی ہوتے ہیں تو مدارالمہام عبدالغفور سے کہہ کے میرا تقرر مدرسہ عالیہ کی فارسی پروفیسری پر کرا کے مجھے لکھنؤ سے بلوا لیا۔ ۶ر فروری سنہ ۱۹۰۱ء میں مَینے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور منظوری مدارالمہام عربی و فارسی کے درجات مدرسہ عالیہ میں کھلوائے۔ طلبہ امتحانات علومِ مشرقی پنجاب دیتے رہے۔ اس سے یہ فائدہ ہُوا، کہ ریاست رامپور کے لوگ سند حاصل کرنے کے بعد اضلاع یو، پی کے ہائی اسکولوں میں مدرس فارسی ہونے لگے تیئس سال اس مدرسہ میں پڑھاتا رہا۔ محمد تقی شادماں کو مَیں اپنے ساتھ لیگیا تھا جناب فرخی سے کہکے عالم کا مدرس انکو بنوایا۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں مئو چھاؤنی کے کالج میں ایک پروفیسری فارسی کی جگہ خالی ہوئی - اس کے لئے مَیں نے درخواست دی اور میرا تقرر ہو گیا - مگر اس زمانہ میں مدرسہ عالیہ کے ڈائرکٹر جناب مولانا نجم الحسن صاحب مجتہد لکھنوی ڈائرکٹر تھے - اُنہوں نے جنرل ڈائرکٹر صاحبزادہ مصطفٰے علیخان صاحب مرحوم سے کہکے مجھے جانے ندیا - اور میری کچھ ترقی کرادی -

سنہ ۱۹۲۳ء میں اورینٹل کالج لاہور میں درجہ منشی فاضل کیلئے ایک پروفیسر کی وانٹ اخباروں میں شائع ہوئی - مَیں نے بھی ایک درخواست بھیجدی - باوجود عدم شناسائی این این مترا ہیڈ کلارک پرنسپلس آفس اورینٹل کالج لاہور نے اے، سی، وولنر صاحب بہادر پرنسپل کے حضور میں میری سفارش کی - اور حسنِ اتفاق سے میرا تقرر ہو گیا - ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو میں رامپور سے لاہور چلا آیا -

ضرورت

عالیجناب محمد شفیع صاحب وائس پرنسپل صاحب اورینٹل کالج لاہور نے اپنی عنایت اور ماتحت نوازی سے امتحان فارسی میٹرک کا ممتحن بنایا - اور جب ایک مدت ممتحنی ختم ہو جاتی ہے . تو کبھی اُردو کا اور کبھی عربی کا ممتحن بناتے چلے آرہے ہیں - درمیان میں ایک مدت کیلئے پروفیشنسی اِن اُردو کا پیپر سٹر اور اگزامنر بھی مقرر فرمایا - اور یونیورسٹی کا ایڈڈ ممبر بھی بنایا - انکی اِس عنایت بے غایت کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پرشین پروفیسر آف دی پنجاب یونیورسٹی کی تحریک سے ایم، اے فارسی کا لیکچرر مقرر ہوا -

جنوری سنہ ۱۹۳۲ء میں ناگپور یونیورسٹی نے مجھے ایف، اے کی اُردو کا ممتحن مقرر کیا - مَیں نے سوالات بجائے اِنشیورڈ (بیمہ) رجسٹرڈ بھیج دیئے -

میری اس فرو گذاشت کی وجہ سے میرا نام ممتحنی سے خارج کر دیا گیا۔ اس ۱۹۳۵ء سے لکھنؤ یونیورسٹی کا بھی پیپر سٹر اور ممتحن ہوں۔

ازدواج و اولاد:۔ جب میری عمر بارہ سال کی تھی، تو میرے چچا سید تجمل حسین مرحوم کے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، والد کی مرضی سے میری والدہ مرحومہ نے جن کا انتقال تریسٹھ برس کی عمر میں لکھنؤ میں ہوا۔ جبکہ میں رام پور میں ملازم تھا اور جناب غفرانمآب کے امام باڑہ میں دفن ہیں، اس ولادت سے قریب منگنی کا پیغام دیدیا۔ زمانہ قیام لکھنؤ میں ۱۸۹۳ء میں جب میری عمر کوئی بیس سال کی ہوگی واجد علی شاہ مرحوم کے انتقال کے بعد انکے یہاں کی چھوٹی ہوئی ماما سے جو قوم کی کہاری تھیں اور باشندہ لکھنؤ۔ میں نے متعہ کر لیا۔ کیونکہ منگیتر زوجہ اُس وقت صرف آٹھ برس کی تھیں۔ انکا انتقال ۱۹۳۰ء میں میری بھانجی کے گھر پر لکھنؤ میں ہوا جبکہ میں لاہور میں تھا۔ اور یہ بھی امام باڑہ غفرانمآب میں دفن ہیں۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

جب میری عمر تیس سال کی تھی، تو چچا کی بیٹی سے عقد ہوا۔ دو حمل ساقط ہوئے۔ ایک بلگرام میں، اور ایک رامپور میں۔ تیسرے حمل میں لڑکی پیدا ہوئی، جو دو برس کی ہو کر مر گئی۔ اُس کی ولادت میں قابلہ کی ناقابلیت سے زوجہ میں کچھ ایسا نقصان پیدا ہوا۔ کہ پھر انعقاد حمل اب تک نہ ہوا۔ مجھے اولاد کی تمنا کبھی نہ تھی اسلئے اولاد کیلئے ایک جدید عقد کا ارادہ کبھی نہیں کیا۔

سفر:۔ کلکتہ اور سہارنپور جانے کا ذکر اُوپر آگیا۔ جب جناب علن صاحب کے انتقال کے بعد نواب رام پور مرحوم نے میرے بڑے بھانجے مولوی سید محمد المعروف بہ بڑے آغا مرحوم کو وظیفہ دیکر عراق بھیجدیا۔ تو انہوں نے اپنے کل خاندان کو کربلا یا ایک قافلہ لکھنؤ سے روانہ ہوا۔ اور چار لڑکیوں اور چار عورتیں

کو رام پور سے لیکر مَیں روانہ ہوا - جس دن مَیں بمبئی پہنچا، لکھنو والا قافلہ جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو چکا تھا۔ اب مجھے آٹھ دن جہاز کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا - پھر مَیں نے بھی ان عورتوں اور بچوّں کے ساتھ سفر کربلا کیا - بنابر رواج کاظمین علیہما السلام میں روضۂ مبارک کے اندر گیا - روضۂ امام حسین علیہ السلام کے صحن مبارک میں روزانہ جاتا تھا - مگر روضہ مبارک کے اندر نہیں گیا - اس کے یہ معنے نہیں کہ مَیں اُن سے عقیدت نہیں رکھتا - انکی عظمت اور شخصیّت میرے ذہن میں کیا عجب ہے - کہ ایک شیعہ شخص سے زیادہ ہو - بقول خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ؎

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ	دین است حسینؑ و دیں پناہ است حسینؑ
سر داد و ندا د دست در دستِ یزید	واللہ کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ ،

"جب من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا" عمارت میں کیا ہے - محبّت و عظمت ہونا چاہیئے - چونکہ میری چھٹی کربلا ہی میں قریب ختم پہنچی - کیونکہ آٹھ دن مجھے بمبئی میں بیکار ٹھہرنا پڑا تھا - اِس لئے نجف اشرف اور سامرہ نہ جا سکا -

شاعری لکھنؤ میں قیام کیوجہ سے ابتدا ء جوانی میں مجھے شاعری کا شوق چرّایا اور جناب مولوی سید محمد اصطفےٰ صاحب خورشید سے تلمّذ حاصل کیا - یہ بزرگ بھی خاندان اجتہاد کے تھے - جناب علن صاحب کے چچا زاد بھائی اور جناب ماہر کے داماد تھے - یہ جناب امید بندہ کاظم جاوید کے باپ تھے - اور امید آغا ہجو صاحب ہندی مترجم بعض اجلاد بوستان خیال و شارح درّہ نادرہ کے شاگرد تھے - تراجم بوستانِ خیال کو نولکشور نے چھاپا ہے - اور شرح درّہ نادرہ کا اصلی نسخہ کتب خانہ ریاست رام پور میں ہے - ہندی نواب عاشور علیخاں کے

شاگرد اور عزیز بھی تھے۔ عاشور علیخاں نواب سعادت علی خاں شاہِ اودھ کے بھائی تھے اور عاشور علیخاں کسی کے شاگرد نہ تھے۔

آٹھ سال تک شاعری کرتا رہا۔ پچاس ساٹھ غزلیں کہی ہونگی۔ میرے اُستاد لکھنؤ سے ایک رسالہ (انتخاب) نکالا کرتے تھے۔ اُس میں نو شعر سے زیادہ کسی شاعر کے نہ چھپتے تھے۔ اسمیں بہت سی غزلیں میری چھپی ہیں۔ معیار لکھنؤ، کمال دہلی، اور تہذیب رامپور میں بھی میری غزلیں چھپی ہیں۔ انتخاب میں نثر کلام نہیں چھپتا تھا۔ باقی تین رسالوں میں میرے نثر کے مضامین بھی چھپے ہیں۔ نثر کے مضامین زیادہ تر تہذیب رام پور میں نکلے ہیں۔ اب مضامین نثر اورینٹل کالج میگزین لاہور میں چھپا کرتے ہیں۔

۱۹۰۳ء میں جب میں رام پور میں تھا۔ اور میری کتابیں لکھنؤ میں میری ممتوعہ کے گھر پر رہا کرتی تھیں۔ تو اُن کے بھائی نے میرا جمع کیا ہوا کلام، اور کلیاتِ انوری جس کی میں نے بڑی محنت سے تصحیح اور تحشّی کی تھی۔ لکھنؤ کے نخاس میں کچھ آنوں میں بیچ ڈالا۔ کلیاتِ انوری کے ضائع ہونے کا افسوس اب تک ہے۔ دیوان گیا، تو اچھا ہی ہوا، کیونکہ میں اپنے آپ کو شاعر نہیں پاتا ہوں۔ اس کے بعد سے شاعری کا خیال ہی چھوڑ دیا۔ لیکن اب قصائد اور رباعیات اور صوری و معنوی تاریخیں وغیرہ کہہ کے دے دیتا ہوں، یا شروح کتب درسیہ میں کتاب کی تمام یا بعض نظموں کا ترجمہ نظم میں کر دیتا ہوں۔ یا کچھ لوگوں کے کلام کی اصلاح کر دیتا ہوں۔

جب ذکر شاعری آگیا، تو حسب سنت تذکرہ نویسی چند اشعار بھی جو مجھے یاد رہ گئے ہیں، سنت کے پورا کرنے کے لئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ مجھے کلام اُردو حضرت غالب مرحوم کا بہت پسند ہے۔ چنانچہ خلاف فیصلہ جمہور

بجائے حضرت میر تقی میر کے غالب ہی کو غزلگوئی میں فائق مانتا ہوں۔ اور خاتم الشعرا حضرت انیس مرحوم کو۔ اسی لئے اکثر انہیں کی غزلوں کو مہرِ مشق بنایا ہے۔ وھی ھذا

سب اُس کی برش تیغِ نظر کو دیکھتے ہیں — یہ لوگ کیوں نہیں میرے جگر کو دیکھتے ہیں
غلط ہے یہ مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں — سب اس بہانہ سے انکی نظر کو دیکھتے ہیں
بہت ہی تھوڑی ہے دُنیا میں عمر دونوں کی — دِل اپنا دیکھ کے شمعِ سحر کو دیکھتے ہیں
یہ جانتے تو نہ خوگر ستم کے یوں ہوتے — ہم اپنی آہ میں اب کچھ اثر کو دیکھتے ہیں

کہاں تو دامنِ سفاک اور کہاں یہ رنگ
ہم اس رسائیٔ خونِ جگر کو دیکھتے ہیں

شکوہ ظلم و ستم او ستم ایجاد نہیں — گھٹکے ارمان نکلتے ہیں یہ فریاد نہیں

سامنے جاتا ہوں کیا اُنسے شکایت میں کروں
اسقدر رنج اٹھائے کہ مجھے یاد نہیں،

پھر مجھے وعدہ خلافی کی شکایت کیا ہے — وہ تو واقف ہی نہیں ہیں شبِ فرقت کیا ہے

اِک جگہ مجمعِ عشاق کا ہو جانا ہے
حشر کہتے ہیں کسے اور قیامت کیا ہے

آپکے ظلم کی اے جان بس اب ہوگئی حد — وقت آخر بھی نہ پوچھا تری حسرت کیا ہے

قیدِ ہستی سے جو چھوٹیں تو رہائی پائیں،
قیدیٔ کنجِ قفس کے لئے مدت کیا ہے

میری اُنکی حالتیں فرقت میں یکساں ہوگئیں — یاں طبیعت بگڑی واں زلفیں پریشاں ہوگئیں
آج کس کی اُلجھنیں و رِاے مریجاں ہوگئیں — کس کے ہاتھوں سے تری زلفیں پریشاں ہوگئیں
دوست کا جو دوست ہو دشمن اسے کیونکر کہیں — الفتیں غیروں کی پھر کیوں آفتِ جاں ہوگئیں،

برہمی زلفوں کی کچھ بیجا نہیں اے جانِ جاں
آپ کی نازک مزاجی سے پریشاں ہو گئیں
پڑ گیا زلفوں پہ بھی اس کے تلوّن کا اثر
گر ابھی سنوریں ابھی دم میں پریشاں ہو گئیں
ہے تحیّر کس کے ہاتھوں میں انہیں چین آئے گا
جب ترے شانہ پہ یہ زلفیں پریشاں ہو گئیں
مجھکو کہئے یاں تو قسمت ہی گئی اپنی بگڑ
آپ کی تو صرف زلفیں ہی پریشاں ہو گئیں
میری بزمِ تعزیت میں کونسا ہو گا بناؤ
جب ابھی سے آپ کی زلفیں پریشاں ہو گئیں

مجھ پہ جو کچھ فراق میں گذری،
میں اُسے جانوں یا خدا جانے
وصل کی شب کسی کو تڑپانا،
شرم جانے تری حیا جانے،

باغباں بیکسے چھری آیا ہے فصلِ گل میں
اسطرح بخت میں لکھا تھا رہا ہو جانا

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور میں جو میری سوانحمری مع تصویر نکلی ہے۔ اس میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ اور اس میں دو تاریخیں بھی چھپی ہیں۔ اور ذوق کی ایک غزل کی تخمیس میں نے کی تھی۔ اُس کا ایک بند بھی درج ہے۔ لیکن یہاں اسی قدر کافی ہے۔

ازالۂ اغلاط

لالہ سری رام صاحب مرحوم دہلوی نے اپنے تذکرہ خمخانۂ جاوید کی جلد چہارم میں میری لائف لکھی ہے۔ اور نمونۂ کلام بھی دیا ہے۔ مجھ سے تو اُنہوں نے مانگی نہ تھی۔ نہ معلوم کس سے کس طرح اُن کو میرے حالات معلوم ہوئے تھے۔ اُسمیں کچھ غلطیاں ہیں۔ جن کی تصحیح میں یہاں کرتا ہوں۔ اور تمنّا کرتا ہوں، کہ اگر اس جلد کے دوبارہ چھپنے کی نوبت آئے۔ تو اُن کے جانشین اس کی تصحیح فرمادیں۔ یا آئندہ کسی جلد میں ایک نوٹ کے ذریعہ سے صحیح کر دیں۔ یہ تمنّا میں اپنی کتاب

کشف المعضلات فی حل المعمیات (حدائق البلاغہ) میں بھی کرچکا ہوں۔

قولہ ان کا بیان ہے۔ کہ انکا نسب ۳۲ واسطوں سے جناب امام دہم علی نقی علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اور انکے اجداد میں سید جلال بخاری نظام الدین اولیا۔ مخدوم جہانیان جہان گشت بھی ہیں۔

شاداں مجھ سے میری لائف نہ انہوں نے مانگی، اور نہ میں نے بھیجی۔ پھر الفاظ "ان کا بیان" مطابق واقع نہیں۔ گو ہے تو ایسا ہی۔ اگر نسب کے بارہ میں سب شاعروں کے لئے اسی شاعر کا قول نقل کرتے ہیں، تو یہ عادت جاریہ قرار پائے گی۔ ورنہ ان الفاظ سے یہ توہم ہوتا ہے۔ کہ انکو اسمیں شک ہے۔ اور صحت کی ذمہ واری سے اپنے آپ کو بری کرنا چاہتے ہیں۔ نسب ایک ظنی چیز ہے۔ جب تک اس کا برخلاف کسی کو معلوم نہ ہو، تو سوا اس کے کہنے پر اعتبار کرنے کے اور چارۂ کار کیا ہے۔ دوسرے نظام الدین کے ساتھ لفظ اولیا بڑھا کے حقیقت کے خلاف کردیا۔ سید نظام الدین المتخلص بہ مدھ نائک المعروف بہ میر مدھ نائک میرے ایک نانا ہیں۔ جن کا ذکر میر غلام علی آزاد اپنے تذکرہ سرو آزاد میں کرتے ہیں۔ اور میں انکا ذکر اوپر کرچکا ہوں۔ نظام الدین اولیا سے میرا نسبی تعلق کوئی بھی نہیں۔

قولہ نواب سید نظیر حسین خلف ماہر لکھنوی کی سفارش سے رام پور کے مدرسہ عالیہ میں ان کا تقرر ہوا۔

شاداں میں انکے ساتھ رام پور گیا تھا۔ مگر مولوی فرخی صاحب مرحوم استاد نواب حامد علی خاں مرحوم بالقابہٗ کی تحریک و سفارش سے مدار المہام عبدالغفور نے تقرر کیا تھا۔

قولہ خمخانہ میری تصنیف شرح معمائے جام لکھی ہے۔

شاداں یہ کاتب کی غلطی ہے۔ وہ شرح معمائے جامی ہے، جو ابتک چھپی نہیں۔ اب میرے تصانیف مطبوعات کی تعداد تیئیس ہے۔

قولہ غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
یہ لوگ کیوں نہیں میری نظر کو دیکھتے ہیں

شاداں کو اپنے اس مطلع پر ناز ہے۔ اس میں شک نہیں، اس شعر میں ایک لطیف اور نازک خیال پیدا کیا گیا ہے۔ اور دیدار محبوب کا عجیب و غریب حیلہ نکالا گیا ہے۔ مگر اس مطلع کے دونوں مصرعوں میں "یہ۔ اور کیوں نہیں" کی تعقید نے تمام معنوی خوبیوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ کاش اس شعر میں جیسے عمدہ معانی پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ادائے بیان میں بھی تعقید کا اُلجھاؤ نہ ہوتا تو خوبی دوبالا ہو جاتی۔

شاداں میں نہیں سمجھ سکا، کہ مؤلف کو میرے ناز کا علم کس وسیلہ سے ہوا۔ مجھے اپنی کسی بات پر ناز نہیں۔ جب کوئی بات مجھ میں ہوتی، تو بھی ناز نہ کرتا۔ علی الخصوص شاعری پر ناز۔ اس سے پیشتر لکھ چکا ہوں، کہ شاعری کیلئے اپنے آپکو موزوں نہ پایا۔ اس لئے اس سے ہاتھ اُٹھایا۔

بحالتِ موجودہ اگر یہ کہوں، کہ یہ شعر میرا نہیں، تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ میرے ان دو مطلعوں

سب اس کی پرسش تیغ نظر کو دیکھتے ہیں — یہ لوگ کیوں نہیں میرے جگر کو دیکھتے ہیں
غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں — سب اس بہانہ سے اُنکی نظر کو دیکھتے ہیں

کی قطع و برید کر کے وہ مطلع بنا ہے۔ اس صورت میں نہ شعر کے مضمون کی تعریف کا استحقاق سب مجھے ہے۔ اور نہ تعقید کے اعتراض کا مورد الزام میں ہوں۔ اس غزل کے دونوں مطلعے جس طرح میں نے لکھے ہیں۔ رسالہ انتخاب لکھنؤ میں ۱۸۹۵ء

ہیں اور رسالہ نیرنگ رامپور میں ۱۹۱۰ء میں چھپ چکے ہیں۔

نگاہِ لطف تمہاری جدھر کو دیکھتے ہیں — تمہارے چاہنے والے اُدھر کو دیکھتے ہیں

قولہٗ تعجب ہے۔ کہ ایسے محقق کے کلام میں ایسی کمزوری کیوں موجود ہے۔ اِسلئے کہ "ایدھر اور جدھر کا قافیہ ناجائز ہے۔ شاید یہ اوائل عمری اور نومشقی کے زمانے کا کلام ہو۔"

شاداں لفظ محقق کا میں شایاں نہ تھا۔ اور نہ ہوں۔ تاویل کا ممنون ہوں کہ ابتدائے شاعری کا یہ مطلع بتا کے میری فروگذاشت کو معاف فرمایا۔ میری ابتدا انتہا اور انتہا ابتدا ہے۔ کیونکہ شاعری سے دیر تک تعلق نہیں رکھا۔ ناجائز سے مقصود جناب مرحوم ایطاء ہے۔

اساتذہ نے ایطاء کی بغرض توسیع میدان شاعری دو قسمیں کی ہیں۔ ایک جلی اور دوسری خفی۔ جلی کو ناجائز اور خفی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں، کہ ایدھر اور جدھر میں کلمہ دھر ہم معنے ہے۔ مگر اس کلمہ سے مرکب الفاظ میں ایطاء خفی مان کر متاخرین اور متقدمین میں سے کسی نے بھی اِس سے احتراز نہ کیا۔ اور بلا تامل استعمال کرتے ہیں۔ جناب ذوق اِسی طرح کے مطلع میں ارشاد فرماتے ہیں۔

سلام کرتے ہیں انکو جدھر کو دیکھتے ہیں — اور انکو دیکھو ذرا وہ کدھر کو دیکھتے ہیں

اِس مطلع میں بھی جدھر اور کدھر کی وہی حالت ہے۔ جو میرے مطلع کے قوافی کی ہے۔ اہل ایران ایسے کلموں میں جو ایک ہی لفظ سے مرکب ہوں۔ مگر معانی مختلف ہو جائیں۔ تو پھر ان کلمات میں نہ ایطاء خفی مانتے ہیں، نہ جلی۔ امثلہ ملاحظہ ہوں۔ ملک الشعراء بہار سلمہ فرماتے ہیں۔

سلطنت بہر شہاں باستم و ظلم نپاند — جان نثارے پے اصلاحِ وطن باید و شاید

تا کہ ہمت نکنی کس بر جنت در نگشاید ! مرد آنست کہ لب بندد و بازو بکشاید

شعر ثانی میں دونوں جگہ کشاید ہے صرف نفی اور اثبات کے صیغے ہونے سے ایطاً نہ ہوا - مرزا حسین دانش نے خاقانی کے ایک قصیدہ کی تضمین کی ہے - جس کا ایک بند یہ ہے -

از وادیٔ ایمن بُود وقت گذر دجلہ امروز چرا ویران شد رہگذر دجلہ
زافتادن طاق آمد آوخ خطہ دجلہ بشکست ازیں آسیب آرے کمر دجلہ

از آتش حسرت ہیں بریاں جگر دجلہ
خود آب شنیدستی کاتش کندش بریاں

ظاہر ہے - کہ گذر ہی سے ترکیب رہگذر کی ہے - حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ اپنی مشہور کتاب قران السعدین میں عنوان گرما کے ماتحت ارشاد فرماتے ہیں -

باد زنہ دست بدست ہمہ وزدم او باد بدست ہمہ

ولہ

باد خزاں آمد از انجا کہ بود خشک شدہ شاخ ہمانجا کہ بود

ظاہر ہے - کہ ازاں اور ہماں دونوں آں سے مرکب ہیں - بااینہمہ ایطا نہیں مانا - خواجوئے کرمانی اپنے ساقی نامہ میں فرماتے ہیں -

بدہ ساقی آں لعل یاقوت رنگ کہ برد از رخ لعل و یاقوت رنگ

امثلہ کثیر ہیں کہاں تک لکھوں - اتنے ہی شواہد کافی ہیں -

اب رہا انتخاب کلام اسمیں کسی پر کیا الزام لگایا جائے - طبائع مختلف ہیں اسلئے ہر شخص اپنی پسند کے موافق انتخاب لکھا کرتا ہے - لہذا اس بارہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں -

نمونتہً دو تاریخیں بھی درج ذیل ہیں۔

قطعہ

بر سال وفات بشیر الدین احمد صاحب ۲۵ ماہ صفر فی سنہ یکہزار و سیصد و چہل و شش
سنہ ۱۳۴۶ھ سنہ ۱۹۲۷ء

در جناں رفتہ بشیر الدین احمد از جہاں | پیش باب خود نذیر احمد کہ بُد عالی وقار
گفت شاداں سالِ مرگش صوری و ہم معنوی | یکہزار و سہ صد و چہل بعد ازیں شش بر شمار

از لطائف تصانیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں سنہ ۱۹۲۷ء

ایک تاریخ سے پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔

یہ دوسری تاریخ آنریبل سر عبد القادر جج کی دختر نیک اختر کی وفات پر ان کے داماد کی فرمائش پر کہی تھی۔

قطعہ جامع فی وفات زوجہ جناب عبد اللطیف تپش سنہ ۱۹۲۶ء

سیوم ربیع الثانی سال یکہزار و سیصد و چہل پنج سنہ ہجری سنہ ۱۹۲۶ء

صوری جو میلادی ہو تو ہجری معنوی سے ہو عیاں | اس رنگ سے کس نے کبھی قطعہ کہا ہے یا سنا
شاداں نے جب کچھ فکر کی آیا یہ مصرع ناگہاں | ایس سو چھبیس میں ہے ارتحالِ پُر عنا

سنہ ۱۳۴۵ھ

از تصانیف لطیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں سنہ ۱۹۲۶ء

اس سے بھی پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔

تفصیل تالیفات مطبوعہ حقیر شاداں بلگرامی!

---

(۱) شرح معاون معاصر حدائق البلاغہ بار اول سنہ ۱۹۱۱ء مطبع سعیدی ریاست رامپور

بار دیگر	سنہ ۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
(۲) دیباچہ درہ نادرہ مع تصحیح و تحشی	سنہ ۱۹۱۲ء	مطبع سعیدی رام پور
(۳) شرح مرد خسیس حامل المتن مع مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ -	سنہ ۱۹۲۰ء	دیوانچند پرنٹنگ ورکس لاہور
بار دیگر	سنہ ۱۹۲۶ء	شیخ مبارک علی لاہور .
(۴) انتخاب درۂ نادرہ داخل نصاب امتحان منشی فاضل مع تصحیح و تحشی	سنہ ۱۹۲۳ء	〃 〃 〃 〃
(۵) کامل ترجمہ مقامات حمیدی	سنہ ۱۹۲۲ء	〃 〃 〃 〃
بار دیگر	سنہ ۱۹۲۹ء	〃 〃 〃 〃
بار سوم	سنہ ۱۹۳۱ء	〃 〃 〃 〃
(۶) خلاصہ درۂ نادرہ	سنہ ۱۹۲۳ء	〃 〃 〃 〃
(۷) فرہنگ حاجی بابا	سنہ ۱۹۲۴ء	〃 〃 〃 〃
بار دیگر	سنہ ۱۹۳۰ء	〃 〃 〃 〃
(۸) فرہنگ سرگذشت وزیر خاں لنکراں	سنہ ۱۹۲۵ء	〃 〃 〃 〃
(۹) تصحیح و تحشی مہر نیمروز غالب	سنہ ۱۹۲۵ء	〃 〃 〃 〃
(۱۰) تصحیح و تحشی انتقادی بحر العروض	سنہ ۱۹۲۵ء	مبارک علی و جان محمد
(۱۱) شرح قصائد خاقانی داخل نصاب دبیر کامل لکھنؤ یونیورسٹی	سنہ ۱۹۲۶ء	انوار المطابع نخاس لکھنؤ
(۱۲) شرح انٹرمیڈیئٹ کورس فارسی پنجاب	سنہ ۱۹۲۷ء	شیخ مبارک علی لاہور
(۱۳) فرہنگ قصائد قاآنی ردیف الف و با	سنہ ۱۹۲۷ء	جان محمد لاہور
(۱۴) فرہنگ تاریخ وصاف	سنہ ۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
بار دیگر	سنہ ۱۹۳۰ء	〃 〃 〃 〃

(۱۵) خلاصہ تاریخ وصاف	۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
بار دیگر	۱۹۲۹ء	" " "
(۱۶) شرح دفتر سوم ابوالفضل	"	" " "
(۱۷) تصحیح سرگذشت حاجی بابا	"	" " "
(۱۸) تصحیح تاریخ وصاف	"	" " "
(۱۹) فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد اول	۱۹۳۱ء	" " "
(۲۰) فرہنگ دفتر اول ابوالفضل	۱۹۳۰ء	" " "
(۲۱) شرح وکلائے مرافعہ حال المتن مع مقدمہ وترجمہ وفرہنگ	۱۹۳۲ء	" " "
(۲۲) شرح گلشن معانی بی اے کورس پنجاب	۱۹۳۲ء	ہندی پریس لاہور
(۲۳) فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم	۱۹۳۵ء	شیخ مبارک علی لاہور

سینکڑوں شاگردوں میں سے چند کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں

۱	ڈاکٹر وجاہت حسین صدیقی عندلیب شادانی پی ایچ ڈی ایم اے ایم او ایل منشی فاضل	پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی بنگال
۲	میمن عبدالعزیز اسیف مولوی منشی فاضل	عربی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ
۳	مولوی سید محمد صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل واعظ مشہور	پروفیسر اینگلو اریبک کالج دہلی

۴	محمد باقر سلمانی نبیرہ شمس العلما جناب آزاد مرحوم۔ ایم اے۔ ایم او ایل بی ٹی۔ منشی فاضل ٹرینڈ	پروفیسر اینگلو اریبک کالج دہلی
۵	فدا حسین بریلوی منشی فاضل	پروفیسر انٹر کالج مراد آباد
۶	مشتاق احمد خاں منشی فاضل	" " "
۷	سید یوسف مسیح المعروف بہ منیر آغا اشہر لکھنوی بی اے و منشی فاضل	پروفیسر انٹر کالج جھانسی
۸	ورک چند شہیر بی اے منشی فاضل شاعری میں بھی مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔	فی الحال طالب علم ایم اے
۹	محمد دین فاخر لدھیانوی بی اے	فی الحال طالب علم ایم اے
۱۰	سید باقر علیخاں نجفی، لندنی لکھنوی پیش نماز و واعظ مولوی فاضل و منشی فاضل۔ او ٹی	ہیڈ پرشین ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول۔ باغبانپورہ۔ لاہور
۱۱	سید محمد تقی شادماں لکھنوی علاوہ تعلیم میرے تربیت یافتہ بھی ہیں	بعد میرے مدرسہ عالیہ رامپور میں میرے جانشین ہیں۔
۱۲	عبد الباقی امروہوی منشی فاضل	لیٹ پروفیسر جودھپور کالج
۱۳	سید محمد علی مراد آبادی	پروفیسر کوٹہ بونڈی کالج
۱۴	حامد حسن قادری منشی فاضل بچھراؤنی	پروفیسر مشن کالج آگرہ
۱۵	سید محمود شادانی منشی فاضل آنرز ان اُردو منشی کامل و اعلیٰ قابلیت الہ آباد	بی اے میں پڑھتے ہیں، شارح رباعیات عمر خیام و وقائع عالمگیری

۱۶	مفتی مظہر جلیل شادانی شارح وقائع عالمگیری وہمایوں نامہ۔ رباعیات عمر خیام منشی فاضل	تعلیم پا رہے ہیں۔
۱۷	مرزا محمد ہادی واثق شادانی رامپوری منشی فاضل۔ ٹرینڈ (او، ٹی)	ہیڈ پرشین ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول لاہور انجمن حمایت اسلام کیلئے اردو اور فارسی کے رسٹ تیار کئے ہیں۔
۱۸	مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی شاعر مشہور	منصرم کتب خانہ ریاست محمود آباد
۱۹	غلام ناصر خاں نگار شادانی، رام پوری بی اے۔ منشی فاضل ٹرینڈ (ایس اے وی)	ٹیچر سنٹرل ماڈل گورنمنٹ ہائی اسکول لاہور
۲۰	فضل الدین فیاض ہریانوی بی اے شاگرد بذریعہ تحریر	پروفیسر مشن کالج انبالہ
۲۱	خدا بخش منشی فاضل او ٹی	ہیڈ پرشین ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول لاہور
۲۲	فضل الٰہی منشی فاضل۔ صرف شاعری میں شاگرد ہیں	مدرس مڈل اسکول چوبرجی لاہور
۲۳	ابن حسن۔ منشی فاضل۔ ایم اے ایم او ایل	واعظ مشہور پروفیسر نیشنل کالج دہلی
۲۴	سید اختر حسین المدعو بہ مولوی سید رضی ہدف اجتہادی لکھنوی سلمہ منشی فاضل،، دبیر کامل، میرے حقیقی بھانجے ہیں، جدید فارسی کا لغت لکھ رہے ہیں	زمیندار موضع فراح رائے بریلی۔ واو ناؤ - یو۔پی

۲۵	سید آلِ مجتبےٰ اشادانی عرف بچے میاں بلگرامی، پیرزادہ۔ میرے رشتہ کے بھتیجے ہیں	تعلیم پا رہے ہیں۔
۲۶	محمد اقبال صافی ایم اے۔ ایم او ایل منشی فاضل۔ بی ٹی۔	ہیڈ ماسٹر سانگلا ہل۔ گورنمنٹ ہائی اسکول (پنجاب)
۲۷	خورسند بہادر سیاح۔ ایم اے۔ ایم او ایل۔ منشی فاضل	ہیڈ پرشین ٹیچر سناتن دھرم ہائی اسکول لاہور

اخلاق و عادات

اس عنوان کو پہلے قصداً چھوڑا تھا۔ کیونکہ خودستائی ہوتی ہے۔ مگر لائف ناتمام نہ رہے۔ اِسلئے یہاں مختصراً لکھے دیتا ہوں۔ نفس کے مارنے کی کوشش مدت سے جاری ہے۔ دوسروں کی سختی برداشت کر لیتا ہوں۔ اِنتقام کی کوشش کبھی نہیں کرتا۔ کوئی بھی پڑھنے آئے مصنفات کی اصلاح چاہے، اپنا ہرج کرکے دوسروں کا کام کر دیتا ہوں۔ خود سادہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ کم یا زیادہ جو آمدنی ہوتی ہے، وہ متعلقین اور اعزہ پر صرف کر دیتا ہوں۔ قومی، مذہبی، خیراتی کاموں میں بھی پیسہ صرف ہوتا ہے۔ تعلّی و تفاخر سے بہت دُور ہوں۔ جہانتک ہوسکتا ہے احسان کر دیتا ہوں، احسان اٹھانا پسند نہیں۔ جھوٹ سے احتراز کی سعی کرتا رہتا ہوں۔ عیوب سے بری ذاتِ الٰہی ہے۔ مجھ میں بھی ہونگے۔ مگر اپنے عیوب کس کو دکھائی دیتے ہیں، جو کچھ لائف میں لکھا ہے۔ بنا بر واقعہ ہے۔

فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم!

از

مولانا شاداں بلگرامی

فرہنگ حیات نامہ ابراہیم بیگ

جلد دوم

صفحہ ۲

بنام ایزد بسیار بخشائندہ مہربان - اہل ایران نے یہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کیا ہے - (مہربان ، محافظ مہر و محبت ،)

حمد - ثنا بر جمیل از روئے تعظیم - کسی کی ثنا بلحاظ اس کی خوبی کے - حمد صرف ذی حیات کیلئے ہے - اور بعد احسان اسکا اطلاق نہیں ہوتا ہے - برخلاف مدح کہ یہ قبل احسان کیجاتی ہے - اور ذی حیات اور غیر ذوی العقول دونوں کے لیئے ہوتی ہے - (فرائد اللغة)

سپاس - سہ پاس سے مرکب ہے - یعنی لسان وارکان وجنان سے شکر منعم کرتے رہنا - معنی ترکیبی تین چیزوں کی حفاظت -

وہم - حواس خمسہ باطنی میں سے ایک حاسہ کا نام -

قیاس - بحجر اندازہ کردن -

الملک - مراد اللہ تعالیٰ -

اذعان - الاسراع فی الطاعة (طاعت میں سرعت) تذلیل و تحقیر کو اس میں دخل نہیں (طاعة) موافقت امر اور یہ اعم ہے - عبادة سے کیونکر (عبادة) کا استعمال تعظیم آلہی کے ساتھ ہوتا ہے اور طاعة خدا اور غیر خدا کی موافقت حکم کا نام ہے (عبادة) وہ تعظیم جس کا نفع بعد موت مقصود ہو - اور (خدمت) وہ تعظیم جس کا نفع قبل از موت مقصود ہو - (عبودیة) اظہار تذلل برخلاف عبادة کہ یہ زیادہ بلیغ ہے - کیونکہ اسمیں

غایۃ تذلل پایا جاتا ہے۔ اور طاعۃ عمل
بر ماموربہ ہے۔ چاہے مستحب ہو۔ اور ترک
منہیات چاہے مکروہ ہو۔ پس دیون کا
ادا کرنا اور زوجہ و اولاد کو نفقہ دینا اور
مثل اس کے طاعۃ خدا ہے۔ نہ عبادۃ
اور طاعۃ غیر خدا کی لیئے بھی جائز ہے،
جبکہ معصیت نہ ہو۔ اور عبادت سوا
خدا کے اور کسی کیلئے جائز نہیں۔

احسان۔ نکوئی۔ بھلائی۔ وہ فعل
جس کا نفع دوسرے کو پہونچے۔ یہ اعم
ہے انعام سے اور **افضال** اعم ہے
انعام و جود سے۔ اور بعض کہتے ہیں،
کہ افضال اخص ہے احسان و انعام
سے۔ کیونکہ افضال اعطاء بالعوض کا
نام ہے اور یہ دونوں مطلق اعطاء ہیں،

عدل۔ برابر کرنا۔ انصاف۔ انصاف
دو برابر کے ٹکڑے کرنا۔ کیونکہ نصف
سے بنا ہے۔ برابری۔ مساوات،
در حقوق۔

يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
(اللہ) تم کو عدل اور احسان کا حکم
دیتا ہے۔

اَمر۔ وہ حکم جس میں عمل کی ترغیب
اور اس کے ترک پر زجر ہو۔

مفاد۔ فحوا۔ مضمون (افادہ)
فائدہ پہنچانا۔

فحشاء۔ وہ فعل جس سے طبع سلیم
نفرت کرے۔ اقبح ذنب۔

منکر۔ وہ امر جسمیں عقل حسن کو نہ تجویز
کرے۔ وہ قول یا فعل جس میں رضائے
الٰہی نہ ہو۔ ضد معروف ہے۔ منکرات
و مناکر اس کی جمع ہے۔ (اللہ کا برا اور
ناشائستہ سے منع کرتا ہے) الفاظ کے
معانی جو میں لکھ رہا ہوں۔ یہ لغات متداولہ
سے نہیں۔ بلکہ ان کے ماخذ اور ہیں،
مثل فقہ اللغۃ سیوطی۔ فرائد اللغۃ فی
الفروق۔ و اضداد۔ و شرح مقامات
حریری، وغیرہ۔

بے اعتدالی۔ انحراف از قدر واجب۔

صراط۔ وہ راہ جسمیں نہ موڑ ہو، اور
نہ کجی۔ راہ راست۔

طریق۔ وہ راستہ جس پر لوگ چلتے

ہوں، یا نہ چلتے ہوں۔ سبیل۔ وہی
راہ جس پر چلتے ہوں۔ سِکّہ۔ وہ راستہ،
جس میں نشیب و فراز ہو۔ راہ مستوی
مرصاد۔ نجد۔ طریق واضح۔ محجّۃ۔
وسط الطریق و معظم آن۔ سبیل کا استعمال
اکثر راہِ خیر میں ہوتا ہے۔ صراط کیلئے
یہ امر ضروری نہیں۔ اِسی لیے اس کو
صفت کے ساتھ موصوف کرتے
ہیں، یا مضاف۔ جیسے صراط المستقیم۔
پیوستہ۔ پوستن بمعنے اِتّصال سے
مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہُوا، متصل۔
لگاتار۔ اسی سے لازمی معنے ہمیشہ اور
دائم کے ہوئے۔

تزکیہ۔ تطہیر۔ اصلاح۔ پاک کردن
خلق۔ بضم نفس کی وہ ہیئت راسخہ
کہ جس کی وجہ سے اس سے افعال
بلا فکر و رویّۃ بآسانی صادر ہوں۔
جمعش اخلاق۔

تکبّر۔ بروزن تفعّل اپنی ذات کو دوسرے
سے بڑا سمجھنا۔ کبھی یہ استحقاق کیساتھ
ہوتا ہے۔ اِسی لئے خدا کی صفت میں
متکبر لاتے ہیں نہ مستکبر کیونکہ استکبار
اپنے آپ کو بغیر استحقاق بڑا سمجھنے
کو کہتے ہیں۔

مَنِیّت۔ من جو ضمیر متکلم واحد ہے۔
اُس میں یائے مصدری فارسی کی ملائی
پھر بلا لحاظ یائے مصدری اس میں تائے
مصدری عربی کی لگا دی۔ یا یوں کہو،
کہ من میں یت مصدری لگائی ہے،
جیسے کیفیت۔ مقبولیت وغیرہ میں
بمعنی انانیت، غرور، تکبر۔ پندار،
عجب۔

اِجتناب۔ جنب سے نکلا ہے۔
کنارہ کشی۔ پہلو تہی۔ کیونکہ جنب کے
معنی پہلو، طرف اور کنارہ کے ہیں۔
پھر۔ احتراز کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا اسکے
لازمی معنے ہیں۔

اگرچہ اِس طرح لکھنا ایک ادب آموز
کے لیے بہت مفید ہے۔ مگر طول بیحد
ہو جائیگا۔ جو کتاب کے حل کے لیے
زیادہ مفید بھی نہیں۔ اور امیدواران
امتحان کے لئے بار ہو جائے گا۔

اُن کا نصاب یوں ہی کیا کم ہے۔ اِسلئے
اب یہاں سے اتنا ہی لکھونگا جو حل
مطلب کیلئے کافی ہو۔
اَمّا بعد۔ (۱) بعد حمد و نعت و منقبت۔ اگرچہ
اس کتاب میں صرف مختصر حمد ہے۔ یہ
کلمہ اختصار کلام کے لئے لایا
جاتا ہے۔
خاموشیِ آتش۔ آگ کا بجھنا۔
الحاق۔ صحیح اطاق۔ کمرہ پد ستش
صحیح و دستش۔ دست بدامن
رسیدن۔ چومنے کیلئے کسی بزرگ
ہستی کے دامن کیطرف ہاتھ بڑھانا۔
ایران میں ازروئے تعظیم دامن بوسی
اور قدم بوسی دونوں رواج ہے حاجی بابا
گفتار سوم۔ جبکہ ارسلان سلطان کی حجامت
حاجی بابا بنا چکا۔ "در ظاہر از روئے
سپاس گذاری خم گردیدہ دامنش بوسیدم"
یا اینکہ صحیح با اینکہ ابائے ابجد نہ بیائے
حطی؛ باوجودیکہ
ضبط کردن۔ نوشتن
تعصّب۔ حمایت کردن۔ یاری دادن

طرفداری نمودن (منتخب)
بکلیہ۔ سختی و رنج۔

صفحہ ۴۲

مآل۔ مرجع و نتیجہ و انجام و مفاد (منجد)
طبع و نشر۔ چھاپنا اور شائع کرنا۔
To Print and Publish
جد صحیح جِدّ۔ کوشش و سعی (انجیم نرجار)
التماس۔ درخواست کردن خواہش
نمودن۔ ایسے الفاظ صرف اس لئے لکھے گئے
ہوں تاکہ معنی و نفی حقیقی طلبہ کو معلوم
ہوجائیں۔ ایسے الفاظ کے اکثر معانی
مجازی یا لازمی بتائے جاتے ہیں۔ کیونکہ
اِلتماس کی تعبیر علی العموم عرض سے
کرتے ہیں۔
مُبلَغ۔ اظہارِ تعداد رقم کے لیے لاتے
ہیں۔ اِس لفظ کو محض اعراب بتانے کے
لیے لکھا۔ کیونکہ بضم اول و کسر ثالث
زبان زد ہے۔
تومان۔ بہت عام سکہ ایران میں
قران ہے جو چاندی کا ہوتا ہے۔ اسکی
تعبیر (Franc) فرانک فرانسیسی

سکہ سے کی جا سکتی ہے۔ ایک فرانک ساڑھے نو پنس کا ہوتا ہے۔ اور 25.22 فرانک کا ایک پونڈ اسٹرلنگ۔ ایک قران بیس شاہی کا دس شاہی برابر ایک ہزار دینار کے۔ اور دینار ایک خیالی سکہ ہے۔ دس قران کا ایک تومان ہوتا ہے۔ جو سونے کا سکہ ہے اس حساب سے تومان کوئی چھ روپیہ کا ہوا۔

مصری سکے۔ سو پیاستر کا ایک پونڈ ہزار غروش یا قروش کا ایک پاونڈ۔ اور مصر کا پاونڈ۔ ایک اسٹرلنگ پاونڈ اور ساڑھے چھ پنس کے برابر ہوتا ہے چالیس پارہ کا ایک پیاستر ہوتا ہے۔ ترکی پاونڈ سو پیاستر کا۔ اور ایک پیاستر اٹھارہ شلنگ کے برابر ہوتا ہے چوتھائی لیرہ سے لیکر اوپر کے سب سکے سونے کے ہیں۔ بیس پیاستر سے نیچے کے سکے چاندی کے ہیں۔

(سکونکا ذکر انگریزی ڈکشنری کنسائز مرتبہ انڈیل سے کیا گیا ہے)

پول سیاہ۔ ایک ایرانی سکہ جو پیسہ کے برابر ہے۔ تانبے کا ہوتا ہے۔ اور **پول سپید** نکل کا ایرانی سکہ ہے۔

بشلغ۔ ترکی سکہ۔ جب ترکوں کی حکومت عرب پر تھی، تو عراق میں اس کی قیمت سوا روپیہ تھی۔ اور چاندی کا سکہ تھا۔ یا دس آنے کا تھا، اب مجھے یاد نہیں۔

مجیدی۔ ترکوں کا چاندی کا سکہ اسکی قیمت اسوقت ڈھائی روپیہ تھی۔ درہم چاندی کا سکہ۔ وزنی پونے چار ماشہ۔

(از فرائد الدریہ)

نوٹ۔ کیا کروں عادت سے مجبور ہوں کچھ نہ کچھ قلم سے زائد نکل ہی جاتا ہے۔

مباشرت۔ بخود کارے کردن۔ ارتکاب یہاں مراد قرب و آغاز۔

طبع سنگی۔ لیتھو۔ پتھر کا چھاپہ۔

طبع حرفی۔ ٹائپ کا چھاپہ۔

باصمہ۔ ٹائپ (ترکی)

باصمہ خانہ۔ ٹائپ کا پریس۔ ٹائپ کا چھاپہ خانہ۔

چاپ خانہ۔ لیتھو پریس۔ مطبع۔

بدیساں صحیح - بدبنیاں - عیب جو -
نوٹ - پانچ الفاظ زیادہ لکھ دیئے -
در بادہ - در بارہ - در حق -
حمیت - غیرت و ننگ و عار
تکذب - ربودن - چھین لینا -
نکل جانا -
ابنائے وطن ہم چیاں کہ بدبنیاں.....
نمی باشند - وطنی (ایرانی) لوگ جیسا
کہ عیب جویوں نے ان کی نسبت خیال
کیا ہے - کہ غیرت و شرم اُن سے جاتی
رہی ہے - یہ ویسے نہیں ہیں (اصلی جملہ
ابناء وطن ہمچناں نمی باشند -
در مادہ - در خلقت - در فطرت -
افترا - جھوٹا الزام - مایہ - باعث
سبب - سرمایہ -
ایں ہمہ مرد - جس نے دو سو تومان
بھیجے تھے -
ثروت - تونگری، مالداری، کثرت الناس
والمال (ترتیب مالداری) الغنیٰ
الیسار ضد العسار (الاحراف) یہ ہے،
کہ مال بڑھتا رہے - (ثروہ) لوگوں اور

مال کی زیادتی - (اثراب) اتنی کثرت
مال کی، کہ ذرات خاک کی طرح ہو -
تعریف غنا میں اختلاف ہے - کیونکہ
کوئی تھوڑے اور کوئی بہت مال سے
مستغنی ہوتا ہے - اسی امیر المومنین
علی علیہ السلام غنیٰ کی یوں تعریف
فرماتے ہیں - الغنی ترک المنیٰ -
تمناؤں کے چھوڑنے کا نام غنا ہے -
قوت - استطاعت -
معارف - جمع مَعرِف - محاسن - تعلیمات
مشاہیر - (منجد)
ارواح العالمین فداہ لوگوں کی جانیں
اسپر فدا ہوں -
اعادہ نمودن - واپس کرنا -
To Give back
ابرام - استوار کردن - مضبوط کرنا -
بٹنا - عاجز کرنا - ملول کرنا - اسی سے
ہے - قضائے مبرم فیصلہ قطعی جس سے
مفر نہو - Strengthen To
Manage with annoy,
لازمی معنی - اصرار - لجاج (ہٹ ضد)

پیچھے پڑنا۔ مجبور کرنا۔

وجہ۔ رقم۔

اِبار۔ بجبر انکار کرنا۔

اِمتناع۔ منع کرنا۔ روکنا۔

بقلم آوردن۔ تحریر میں لانا۔ لکھنا۔

بقلم دادن۔ مشہور کرنا۔ شہرت دینا۔

مطلبے مسموع شدن۔ سننے میں آنا۔

وادار نمودن۔ زور ڈالنا۔ مجبور کرنا (لابد ساختن۔ زور آوردن۔ کے معنے بھی یہی ہیں۔)

"من اورا بر آن داشتم کہ پول بدہد

To compel.

صفحہ ۸

قارئین۔ خوانندگان۔

قرائت۔ پڑھنا۔ بروزن کتابت ہے نہ بروزن رحلت۔

کرام۔ جمع کریم، دوسری جمع کریم کرما ہے بمعنی شریف و بخشندہ و سخی و جوانمرد (ضد لئیم) Noble Generous

اسلامبول۔ قسطنطنیہ۔ کانسٹنٹی نوپل

استنبول۔

عودت کردن۔ واپس ہونا۔ پلٹنا۔

سراغ داشتن۔ کسی چیز کا پتہ ہونا۔

نشان دادن۔ پتہ دینا۔ بتلانا۔

منزل۔ قیام۔ مقام۔

حلیلہ۔ زوجہ۔

بیرونی۔ مردانہ بیٹھک۔

اندرون۔ زنانخانہ۔ خصوصاً محلات شاہی۔

گوش دادن۔ سننا۔ To give ear
to hear

ہوش از سر رفتن۔ حواس جاتے رہنا۔ ہوش اڑ جانا۔

مومی الیہ۔ مشار الیہ۔

ساعت چہار و پنج۔ مراد دس گیارہ بجے۔ کیونکہ ایران و عرب میں صبح اور شام کو چھ بجے بارہ کا وقت ہوتا ہے ابتداء روز و شب ایک سے کرتے ہیں۔

حین۔ وقت۔

اکید۔ سخت۔ شدید۔

بنا کردن - گذاشتن - اُردو میں جس
جگہ لگا بولتے ہیں - مثلاً بنائے
خواندن گذاشت یعنی پڑھنے لگا
بحدِ رشد و تمیز رسیدن - بالغ و عاقل
ہونا -
اُمرا - اراکین - سردار - اعیان
دعوت کردن - بلانا Invitation
مغرب - یورپ، اروپا - فرنگستان،
مغرب زمین Occident
مشرق - مشرق زمین - آسیا -
Orient
نوامیس - جمع ناموس - عزت - آبرو،
قانون - Honour Dignity
Confidance
خائن - دغل، نارارت Treacherous
تعقیب شدن - کام کا آگے کو جاری
رہنا، اجرار - اِتباع - بعد تک ہوتے
رہنا - پیروی کرنا -
ازاں جائیکہ - چونکہ - اِسلئے کہ -
بدیں وجہ کہ - بایں حیثیت کہ - ازیں رو کہ
اس لحاظ سے کہ -

مُخدّرہ - پردہ نشین - چہ خدر بمعنے
پردہ آمدہ -
سُوءِ رفتار - بدسلوکی -
مُنفعِل - شرمندہ - خجل -
شگفت - تعجب - حیرت -

صفحہ ۵

اِستنکاف - ننگ و عار داشتن -
بے اعتنائی کردن - اِبا کردن - رد کردن
قبول نہ کردن - انکار کردن -
Refuse, scorn, loathe.
خودداری - اپنے آپ کو روکے رکھنا
Self restraint
جلوگیری - نگہداری - ضبط کرنا -
دامن بر کمر زدن - مستعد و آمادہ
ہو جانا - جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے
تو دامنوں کو اُٹھا کر کمر پر باندھ لیتے ہیں
اسلئے بمعنی تیاری و آمادگی ہے -
مُتوکلاً علی اللہ - خدا پر بھروسا
کرکے -
متعسِّر - از عسر - دشوار -
مبادرت - سبقت - کسی چیز کے

کرنے میں جلدی کرنا۔
To run up to to hasten
اغراق۔ (مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔
تبلیغ۔ اغراق۔ غلو) ایسی افراط مدح
یا ذم۔ جو عقلاً و عادتاً ممکن ہو تبلیغ ہے۔
جو عقلاً ممکن اور عادتاً محال ہو۔ اغراق
ہے۔ جو عقلاً و عادتاً کسی طرح ممکن
نہ ہو، وہ غلو ہے۔
مُبالغہ۔ اِنتہا کو پہنچا دینا۔ بڑھا کے
بتانا۔ Exaggeration.
Hyperbole
اغراق۔ مبالغہ و اطناب To exceed
To exaggerate
غدغن۔ قدغن۔ ممانعت۔ روک
ٹوک۔ (ترکی)
جریمہ۔ جرمانہ۔
یمکن۔ ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے۔
خوردہ گرفتن۔ اعتراض کرنا۔
عیب لگانا۔
اربابِ حل و عقد۔ اہلِ بند و بست
صاحبان رتق و فتق امور۔ جن کے ہاتھ
میں بست و کشاد امور سلطنت ہو۔
Supreme rulers
مُنافی۔ برخلاف۔ مغایر۔ متباین۔
Inconsistent
خیر۔ نفع۔ سود۔ صرفہ۔ فائدہ خیر شخصی
ذاتی فائدہ
ابداً۔ ہرگز۔ Never
حِسّ۔ ادراک۔ Feeling
موہومی۔ وہمی۔ خیالی۔ فرضی۔
در بند۔ در قید۔ پروا۔ توجہ۔ اعتنا
خیال۔
ابن الوقتی۔ زمانہ سازی۔
پیش نہاد۔ مد نظر۔ نصب العین۔
مُتوحِّش۔ نفور۔ بھڑکنے والا۔
صلاح۔ بہبودی۔
مسلّم بدانید یا بدارید۔ متحقق اور
ثابت جان لو۔ مان لو۔
بقائے شما دریں مقامات بہ اصول
...... نخواہد شد۔ ان عہدوں کے
لئے جو اصول تم نے اپنے افعال و اعمال
کے قرار دیئے ہیں۔ ان اصولوں کے

ہوتے ہوئے تمہارا ان عہدوں پر باقی رہنا ممکن نہیں۔
وَلَو۔ اگرچہ
ہر قدر۔ کتنا ہی۔ جتنا بھی۔
روش۔ رفتار۔ سلوک۔ ڈھنگ۔
عُلُوِّ مدارج۔ بلند مرتبگی۔

صفحہ ۶

معزولیت۔ عہدہ و منصب سے ہٹ جانا۔
امروزی۔ موجودہ۔
سائر۔ تمام۔ کل۔
بکجا انجامید۔ کس حد کو پہنچا۔ کہاں سے کہاں کو پہنچا۔ کیا ہوا۔
باقبح وجہ۔ بری طرح سے۔
سر درباختن۔ جان گنوانا۔
عثمانی۔ سلطنت ترک قسطنطنیہ والی کیونکہ اِس سلطنت کے بانیٔ اوّل کا نام عثمان تھا۔
پیشہ نمودن۔ اختیار کرنا۔ درستی کے بعد "نمودہ اند" محذوف سمجھنا چاہئے
اس کو اکتفا بالاقرب کہتے ہیں۔
ماموریت۔ کسی عہدہ پر قائم ہونا۔
مواجب۔ تنخواہ۔ شہریہ۔ ماہانہ۔ اِن معنوں میں بصورتِ جمع ہی مستعمل ہے۔
مواجب مقرری۔ تنخواہ معین۔
دنائت۔ فرومائیگی۔ کمینگی۔ پستی۔
منہدم ساختن۔ ڈھا دینا۔
خطراتِ جوانب اربعہ۔ چاروں طرف کے خطرے۔ شمال و مغرب سے رُوس کا۔ اور مشرق و جنوب سے انگریزوں کا خطرہ۔
کرُور۔ فارسی میں پانچ لاکھ کو کہتے ہیں۔ اِس حساب سے ہمی ذرد بلحاظ ہندوستان ڈیڑھ کرور آبادی ایرانی سلطنت کی ہوتی ہے۔
بازیچہائے پست۔ افعالِ ناشائستہ دوں۔ (کن کن افعالِ کمینہ سے عمرِ سلطنت ختم کردی ہے)
ژاپون۔ جاپان۔
نجابت اجدادی۔ شرافت نسلی۔

امپراطور۔ زبان اطالیہ کا لفظ ہے۔
جس کے ہجے یہ ہیں۔ Imperator
(im اور em کے معنی in اور
Peratum کے معنی To order
To Commands to Prepare
فرنچ میں Empereur لکھتے ہیں۔
شہنشاہ۔
آسیا۔ ایشیا۔ دنیائے عتیق۔
بے روح و بے معنی۔ پوچ اور
لچر۔ مردہ۔ بیجان۔
نجابت۔ شرافت۔
پوچ۔ مجوف۔ اندر سے خالی۔
لچر۔
معوّج۔ ٹیڑھا۔ اعوجاج بمعنی
کجی۔
مذموم و منفور۔ قابل مذمت و
نفرت۔
لوث۔ آلودگی۔ پلیدی۔ نجاست۔
مداخل ناپاک۔ آمدنی ناجائز۔ مراد
رشوت وغیرہ۔
رشوۃ۔ بضم و بکسر اول جو رقم ابطال حق
اور احقاق باطل کیلئے دیجائے۔ انگریزی
میں Bribe (برائب) اور اردو
میں گھونس کہتے ہیں۔ زبان حال فارسی
میں اسکے معنے کھاد اور پانس کے
ہیں۔ عربی زبل اور انگریزی میں
Manure اس کا مترادف
ہے۔ صحیح از "مداخل ناپاک پاک
نمائید"
مُکنت۔ بضم قوت وقدرت۔
کثیف۔ گندہ و ناپاک۔
وِزر۔ گناہ، گرانی، بار، پشتارہ
وبال۔ ناگوار و دشوار۔ عذاب۔
باتجربہ۔ از روئے آزمائش و تحقیق۔
جانچ کے طور پر۔
ملیون۔ ایرانی دو کروڑ۔ اُردو میں
دس لاکھ۔ زبان فرانسیسی اور انگریزی
میں Million ہے۔ اور لاطینی میں
Mille ہزار کو کہتے ہیں۔
مِلیارد۔ دس ملیون۔ یعنی ایک
کروڑ۔
دم زدن۔ دعوی کرنا۔ مدعی ہونا۔

باتیں کرنا۔

بربری گری۔ وحشت۔ وحشی گری

توحش۔ عدم تمدن۔ بربریّت۔

(بربر سلطنت افغانستان میں ایک

شہر ہے۔ جہاں کے لوگ نپرٹ

جاہل اور اجڈ ہوتے ہیں۔)

عیب اینجا رست۔ عیب تو یہ ہے

عیب تو اسمیں ہے۔

عُمّال۔ جمع عامل۔ کارفرما۔ حاکم۔

عربی میں گورنر کو عامل اور ترکی

میں پاشا کہتے ہیں۔

معارف۔ تعلیمات کے علاوہ

مطبوعات و اخبارات کے معنی

بھی ہیں۔

صفحہ ۷

پودشکن۔ روس کا۔ وولٹر (والٹر)

فرانس کا۔ جان استوارٹ انگریزوں کا

اہلِ قلم ہے۔

حُرِّیت۔ آزادی۔ Political Liberty۔

آزادیٔ قلم۔ آزادیٔ مطبوعات

Liberty of Press۔

بگذارید بگوید۔ کہنے دو۔

وَالّا۔ ورنہ۔

کَاَنْ لَمْ یَکُنْ۔ گویا کہ تھا ہی نہیں

باربری۔ وحشی۔ وہی لفظ بربر ہے

جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ وحشی اور

سائر کے درمیان لفظ مِلل جمع مِلّت

بمعنی قوم چھپنے سے رہ گیا۔ بڑھا لو۔

دریغ کردن۔ پروا کرنا۔

ابداً۔ ہرگز۔ کلیتہً۔ ہیچ۔ حاشا۔

[illegible] 92

بو دند۔ میدیدند۔ میگردیدند۔ صحیح

بود ید۔ میدیدید۔ میگردید۔

ساعتِ اول۔ پہلی فرصت میں۔ سب سے

پہلے۔ فوراً ہی۔

فرّاش۔ خدمتگار۔

آردالی۔ اَرْدَلی۔ غلام۔

Orderly لفظ فرنگی سے بنا

ہے۔ (از فلٹ ڈکشنری)

فرّاش آردالی کشیکچی۔ پہرہ دار۔

سنتری۔

جنیبت - کوتل گھوڑا -
صرف نظر نمودن - اعراض کردن
کسی بات سے ہٹ جانا -
مکاتب عالیہ - کالج - کالجز
Colleges
عُرضہ دادن - پیش کرنا (بضم اول)
اور اگر بالفتح ہو - تو عرض کرنا، اور
آشکارا کرنا - سامنے لانا معانی ہونگے
(یہاں) اگر کوئی تم سے پوچھے -
کوریا - منچوریا - جاپان کے مغرب
میں دو ملک ہیں -
قیافہ - کسی کی صورت دیکھکر اس کے
عادات و خصائل بتانا - یہ لفظ اِن
معنوں میں مشہور ہے - چنانچہ
اس علم کے جاننے والے کو قیافہ
شناس بولتے ہیں - مگر لغاتِ
عربیہ میں یہ مجھے نہ ملا - البتہ قوف،
اقتاف - اور تقوّف لغت منجد میں
موجود ہیں - جس کے معانی پیروی کے
لکھے ہیں - اور قائف کے معنی اعضائے
مولود کو دیکھ کر از روئے فراست
اس کے نسب اور نژاد کو بتانے والا
لکھے ہیں - اور قوّاف - قوافہ -
اُقُوف کے معانی لکھے ہیں - وہ شخص
جو نشانِ قدم کو دیکھ کر صاحبِ نشان
کی حالت بتلائے یعنی کھوجیا - اس محل
پر - کسی کے نشانِ قدم پر چلنا - تتبع کرنا
کسی کی روش اختیار کرنا معانی
ہو سکتے ہیں -
تَقَوُّف - ای اَثَرُ فلانِ و
تتبّعہ (منجد)
نکبت - بفتح خواری - خستگی -
دردمندی (منتخب)
مَدارِج - جمع مَدرَجہ وہ شے جو افضل و
اعلیٰ کے وصول میں معین و مساعد ہو -
درجہ - سیڑھی اُس حالت میں جبب
اُس پر چڑھیں - اسیوجہ سے طبقات
جنت کو درجات کہتے ہیں - کیونکہ
جتنے اونچے ہوتے جاتے ہیں - اُتنے ہی
اعلیٰ ہوتے جاتے ہیں -
مَدارِک - جمع مَدرَکہ - سیڑھی بایں
حیثیت کہ اس سے اُتریں - وہ شے

جو پستی کی طرف لیجاتے ہیں واسطہ ہو
اسی وجہ سے درکات جہنم کے
طبقات کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جتنا نیچے
اُترتے جائیں۔ اُتنا ہی مرتبہ جہنم کا
بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ ساتوں دوزخوں
میں سب سے سخت اور پست طبقہ
ہاویہ ہے۔ اور بعضے ساتویں طبقہ کا
نام جہنم لکھتے ہیں۔

(الجنۃ درجاتٍ۔ والنار درکاتٍ)

درکات نار۔ (۱) جحیم (۲) لظی (۳)
سقر (۴) حطمہ (۵) ہاویہ (۶) سعیر
(۷) جہنم۔

درجات جنت۔ (۱) خلد۔ (۲)
دارالسلام (۳) دارالقرار (۴)
جنت عدن (۵) جنت الماوی
(۶) جنت النعیم (۷) اعلی علیین (۸)
فردوس۔

تابع۔ خادم۔

متبوع۔ مخدوم۔

پاریس۔ دارالسلطنت فرانس۔

خیابان۔ وہ سڑک جس کے دونوں
جانب درخت ہوں۔

بلوار۔ پیرس کی ایک سڑک
کا نام۔

نمبرو۔ شمارہ Fr. Numbere
L. Numeraus Eng. Number

فرانک Franc فرانس کا سکہ قیمتی
ساڑھے نو پنس (25.22 فرانک)
برابر ایک اسٹرلنگ پونڈ۔

ہیکل۔ مجسمہ۔ اسٹیچو۔ مورت۔

ینگ چری۔ ترکی میں Yeni
(ینی)، ینگی۔ ینگ کے معنی نئے کے
ہیں۔ اور Tcheri (چری) کے معنے
Militia Soldiers
(کے ہیں یعنی نئی بھرتی۔ اور سپاہی)
ترکی پیدل فوج جو عیسائی غلاموں
سے بنائی جاتی تھی۔ سنہ ۱۸۲۶ء میں
ایک بڑی لڑائی کے بعد یورپین
عیسائیوں نے اسے موقوف کرایا۔
اسی ینگ چری سے انگریزی
Janezary بنا ہے۔ مانگی
پکار۔ نئی بھرتی۔ ملیشیا فوج۔

پنگھڑیوں کے مولوی کو اور نہ -
اور ملا کہتے تھے -
قضاوت - کار قاضی کردن - یعنی
فیصلہ کرنا - ممکن ہے - کہ یہاں قساوت
یعنی سخت دلی ہو -
اسپانیا یا ہسپانیا - اسپین کا
پرانا نام ہے - عربی میں اس کو
اندلس کہتے ہیں -
بہ بیگانہ نشاں دادن - غیر کو
بتاتے ہیں -
مدنیت دعوت نکرد - تمدن و تہذیب
نہیں بلاتی ہے -

صفحہ ۸

اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ - آفتاب سے بھی
زیادہ واضح اور نمایاں -
نقطہ نقطہ مید انند - سوائے تمہارے
تمہاری ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کو
تمام دنیا والے جانتے ہیں -
پردہ بروئے کار کشیدن - کسی بات
کو چھپانا -

جلد آ - از سر نو - کوشش کے ساتھ
اساس - بنیاد -
از میان برداشتن - نیست و نابود
کر دینا -

شرح حال یوسف عمو

عمو - ایرانی بجائے عم استعمال
کرتے ہیں - (چچا)
مسقط الراس - سر گرنے کی جگہ -
چونکہ علی العموم بچے ماں کے پیٹ
سے سر کے بل پیدا ہوتے ہیں - اسلئے
جائے پیدائش (جنم بھوم) اور زاد بوم
کو مسقط الراس کہتے ہیں - کبھی کبھی
کوئی بچہ پاؤں کے بل بھی پیدا ہوتا ہے
اسلئے اُس کی جائے پیدائش کو
مسقط الاقدام کہتے ہیں - اور ایسا بچہ
اُردو میں پائل کہلاتا ہے -
خارقان - تبریز کے علاقہ میں ایک
گاؤں کا نام ہے -
سُکنیٰ - سکونت - بود و باش
قیام -

ابوی - یہ بھی عمو کی طرح اسمائے
ستہ مکبرہ میں سے ہے - حالت
رفع میں اس کا اعراب واو سے ہوتا
ہے - اس واو اعرابی کا ایرانی لحاظ
نہ کر کے بجائے ابو استعمال کرتے
ہیں - اور اسی ابو میں یائے متکلم
ملا دیتے ہیں - ورنہ عربی قاعدہ سے
ابی ہونا چاہیئے -

بمکتب گذاشتن - مدرسہ میں
داخل یا بھرتی کرنا -

نہ سالگی - نہ سالہ کی (ہ) کو حسب
قاعدہ گاف سے بدل کے یائے
مصدری کا اضافہ کیا ہے - نو سال
والا ہونا -

استطاعت - قدرت - قوت -

تحصیل - کسب علم -

تفلیس - صوبہ قفقاز (کاکیشیا)
میں ایک شہر جو پہلے ایرانیوں کا
تھا - اور اب روسیوں کا ہے -

استدعا نمودن - کھلتا نہیں -
کہ کس سے - کیونکہ باپ مر چکا ہے
اور یوسف تفلیس میں - اور اس کا چچا
تبریز میں ہے - بعد مرگ پدر - یوسف
کا چچا کے پاس جانا بیان نہیں کیا
مگر خواہ مخواہ ماننا پڑے گا - کہ چچا ہی
سے استدعا کی -

بے سرمایہ - مفلس - کنگال -
قلاش -

نویسندہ - محرر - کلرک -
منشی -

داداش دادر - ترکی میں بھائی کو
کہتے ہیں - اور کاکا - بڑا بھائی -
یہ بھی ترکی ہے - فارسی میں بڑے
بھائی کو برادرِ ارشد کہتے ہیں -
ایران میں دادا - اور کاکا - بھی بازاری
زبان میں ہے -

برادرِ خواندہ - منہ بولا بھائی -
adapted - B

foster - B برادرِ رضاعی -
ہمشیر کو کا (اردو میں)

برادرِ صلبی - اخیافی half - B
سوتیلا بھائی -

برادرِ بطنی یا برادرِ اُمّی Uterine B.

برادر علاتی -

برادرِ زن - سالا - Wife's — B

برادرِ توام - جڑواں بھائی - Twin — B

برادری - اخوّت Brotherhood

ہمریش - ہمزلف - ساڑھو -

Brothers in law:
- برادر شوہر - دیور -
- شوہر خواہر - نند
- برادر زن - سالا
- زن خواہر - سالی

در عہدہ نمودن - اپنے ذمہ لینا -

صفحہ ۹

تاہّل ورزیدن - شادی کرنا -

کسے بامن رجوع نداشت - کسی کو مجھ سے کچھ مطلب نہ تھا -

تربیت کردن - تعلیم دینا - پڑھانا - پالنا -

ملاحت - نمکینی -

صباحت - گوراپا -

ابیات

وہ ہے ماہرو اور ہے سرو قد!
فراست کی اسکی نہیں کوئی حد
نجابت میں اور اصل میں بےنظیر
صفات اسکے ہیں سب کے سب دلپذیر

ارادہ ہے - کہ اس کتاب کی کل نظموں کا ترجمہ اردو نظم میں لکھوں - چنانچہ آدھی نظموں کا ترجمہ کر بھی چکا ہوں طول سے بچنے کے لئے اس فرہنگ میں ترجمہ منظوم داخل نہ کرونگا - ۱۲

شاداں بلگرامی

فراست - بکسر نشان و علامات و نظر سے پہچان لینا -

اصل - نژاد -

فرّخ - مبارک -

زناں - بیاہیاں -

دختراں - کنواریاں -

در کمیں نشستن - گھات میں لگے رہنا -

عصمت - پاکدامنی - عفت

پاکدامن - عفیف -

غوامض - امور - باتیں -

مفتوں - فریفتہ - شیدا -

ذکر حالات ابراہیم بیگ

چرکس - وہ لونڈی یا غلام جس کو بچپنے
میں خریدا گیا ہو - اور مثل اولاد تربیت
اور تعلیم کیجائے - اس کے بعد اپنے
گھر میں یا کہیں اور باضابطہ شادی
کردی جائے - فلٹ صاحب لکھتے
ہیں - کہ ملک سرکیشیا کے دامن کوہ قاف
میں جو مسلمان رہتے ہیں - ان کو
چرکس کہتے ہیں -

تربیت شدہ - تعلیم یافتہ -
پرورش یافتہ -

آزاد کردن - اعتاق و تعتیق -
To free a slave

عنوان - خطاب - لقب -

صفحہ ۱۰۱

خانم برنگ صحیح خانم بزرگ والدہ
ابراہیم بیگ -

ازیں ترتیبات - اس قسم کی باتوں سے

تزویج - زوجہ بنانا - شادی کرنا -

وجیہہ - حسین

ہمسری - زوجیت -

جفت - زوجہ - بیوی - ہمسر -

بغیر - علاوہ

وجاہت و معرفت - حسن و کمال

ممتازی - تشخص -

در زدن - دروازہ کھٹکھٹانا -

بفرمائید - بیٹھئے - تشریف رکھئے -

اطاق بیرونی - مردانہ کمرہ -

پاشا - گورنر - قائم مقام -

گورنر جنرل - فرمانفرما -

وضع - طرز - ڈھنگ -

رفتار نمودن - سلوک کرنا - برتاو کرنا -

ایران خواہی - دوستداری
ایران -

خواستگاری - خواستاری
منگنی -

فقرہ - بات -

مقدمات - باتیں -

غلام سیاہ - حبشی غلام -

عائلہ - لازم النفقہ -
مواجب خوار - تنخواہ دار
مکافات - بدلہ - صلہ - جزا -

صفحہ ۱۱

سرانجام کار ابراہیم بیگ و نتیجہ تعصب او

مُباحثہ - ابی البقا اور جزائری فرماتے
ہیں - بصیرت کیساتھ نظر کرنا جانبین
کا دو چیزوں ہیں اظہار صواب وحق
کیلئے - (مناظرہ) ہے - کبھی اپنی ذات
سے بھی ہوتا ہے - جس امر میں خلاف
واقع ہو - اسمیں مخاصمہ دو شخصوں کی
(مجادلہ) ہے - بعض کا قول مجادلہ
کی نسبت یہ ہے - کہ منازعت کسی
مسئلہ علمیہ میں الزام خصم کے لئے
چاہے فی نفسہ اس کا کلام فاسد ہو یا
ہو - اور جب اپنی غلطی مقابل کی
صحت معلوم ہو جائے - پھر بھی منازعت
کرتا رہے - تو یہ (مکابرہ) ہے -
اور جب اپنے اور مقابل کے کلام
کی صحت و سقم نہ معلوم ہو - اور جھگڑا
کیا جائے - تو یہ (معاندہ) ہے -

بہ لامپہ برخوردہ - لمپ سے جا کر لگی -

لامپہ - لمپ - Lamp -
Fr. Lampe L & Gr. Lampas
From Greek Lampo, to
Shine, akin Lantern

اطفاء نائرہ - آگ بجھانا -

دست دادن - حاصل ہونا -

آسیب - صدمہ - گزند -

ہیاہو - شور - ہنگامہ - ہلڑ -

ہمسائیگاں سرایت کردہ -
پڑوسیوں تک پہنچ گیا -

پولیس - نظمیہ - گزمہ - جندارمہ -
Fr. Police L. Politia Gr.
Politeia ماخوذ از Polis بمعنی
city

کمیساریا - (تھانہ) Police Station
ادارۂ نظمیہ - Police office
محکمہ خلاف - Police Court

رئیس محکمہ خلاف Police Magistrate
طولونبہ جیبان آگ بجھانیوالے۔
یانقون (ترکی) آگ۔
حریق۔ آگ۔
خیلے تعلق دارد۔ بہت لطف کی
اور مزیدار بات ہے۔
منارہ۔ ستون۔ مینار۔
قلۂ یانقون۔ مینار آتش۔
Fire Tower
دیدہ بان۔ دیدبان۔ محافظ۔ مراقب
کشیک۔ مخبر۔ نگہباں۔ Look out
Spy Informer
موکل۔ معین۔
میکشدر۔ بلند کرتا ہے۔
قراول۔ سنتری۔
نشان۔ جھنڈی
تیر توپ انداختن۔ توپ کا فیر کرنا۔
یانقون دار۔ (ترکی) آگ لگی ہے۔
بگجی۔ افسر۔ ہیڈ (قپاسنا) یا بگچی
دہانۂ بحر سیاہ دہانہ بحر اسود۔
مرکز۔ مقام Station

اُلائے۔ (ترکی) دستۂ فوج۔
(عربی) فیلق۔
علم و مشق art & Practice
حاضر۔ آمادہ۔ مہیا۔ طیار۔ موجود
Provided
شیپور۔ بگل، قرنار Bugle
حاضر باش۔ آمادہ۔ تیار Ready
عرادہ۔ ارادہ۔ گاڑی۔
بانظام مخصوص۔ قاعدہ اور قواعد
کے ساتھ۔
باب۔ اظہار عدد مکان کیلئے
آتا ہے۔

صفحہ ۱۲

طولونبہ۔ تلمبہ Fire-hose (hoz)
(لولۂ آب۔ لولۂ اطفائیہ۔
لولۂ لاستیکی) نل کرمچ یا ربڑ کا
آگ بجھانے کے لئے۔
تولونبۂ اطفائی Fire engine
نردبان مخصوص۔ برائے فرار از حریق۔

Fire escape

لیرہ - عثمانی اشرفی -

جور - قسم - نوع - طور -

الائے نظامی - دستۂ فوجی -

جمعیت اطفائیہ ہیئت اطفائیہ

آگ بجھانیوالے - Fire Campany

Fire Brigade

خانہ بر انداز - ستیاناس کرنیوالا -

برباد کن - تباہ کن -

مداخل - آمدنی -

داروغہ - کوتوال انسپکٹر -

فراشباشی - خدمتگاروں کا جمعدار -

نقی راہگیر - نقی راہگیر - اسکو پکڑو اسکو باندھو -

مصئون (بغیر ہمزہ) محفوظ - مامون -

الکلام یجر الکلام - بات سے بات نکل آتی ہے -

دہند صحیح دیدند - سقیاج صحیح احتیاج -

دراز کشیدہ بود - لمبا لمبا چت پڑا

تھا -

الحاق صحیح اُطاق

صورت - چہرہ

بیمارخانہ - بیمارستان - اسپتال

شفاخانہ - مریض خانہ -

خودبان - صرف گھروالے -

دہن قفل و بند شدن - جبڑے بیٹھ جانا

صفحہ ۱۳

دکتر - دُکتور - ڈاکٹر -

تلگراف کردن - تار دینا - تار بھیجنا -

مصمم شدن - آمادہ ہو جانا - قطعی ارادہ کر لینا -

استصواب - مشورہ -

تشریف فرمائی - آنا -

تلگراف رازدہ - تار دیکر -

میزبان - نگہدارندۂ میز - دعوت دہندہ - اِس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران میں میز پر کھانا پُرانا دستور ہے - مگر محض لفظ میز اِس معنے کے

لئے نہ لغت میں ملتا ہے - اور نہ
استعمال میں کہیں دیکھا -
حاذق - باکمال - ماہر - طبیب کی صفت
میں لاتے ہیں - ورنہ خاص صفت
طبیب کی نظارسی ہے -
آلمانیا - آلماں جرمنی - فلٹ صاحب
دوسرا نام جرمنی کا نمسہ بھی لکھتے
ہیں - اور آسٹریا کا نام اطریش
بتاتے ہیں -
معرفی کردن - پہچنوانا - بتانا -
تعرفہ فرستادن - دعوت نامہ
بھیجنا - بلوانا -
حمائے خفا - بھیتری بخار -
مکروب - کیڑے - جراثیم Germs
(فارسی) ذرۂ وبائیہ - Mickalue
رحیتہ - خود کتاب میں اس لفظ کی
تعبیر و تفسیر نسخہ سے کی گئی ہے -
مگر مجھے معلوم نہ ہوا - کہ یہ کس زبان
کا لفظ ہے -
حق القدم - آنے کی فیس -
ہمگر شدن - مختلف الرائے ہونا

بالمرہ - بالکل -
از حال رفتن - کمزور ہو جانا -
بیہوش ہو جانا - غش کھانا - حالت
خراب ہو جانا -
آلۂ مخصوص - اسپتال میں
ایک آلہ ہوتا ہے - جس کو منہ میں
لگانے سے منہ کھلا رہتا ہے -
فنجان - چائے کی پیالی - اور طشتری
کو (نلبکی - یا نعلبکی کہتے ہیں -) فنجان
پنگان کا معرب ہے - جسکے معنی پیالی
اور کٹوری کے ہیں - استیکان
شیشہ کا بیچ سے تنگ چھوٹا گلاس
جس میں چائے کا رنگ پیتے ہیں

صفحہ ۱۴

بسر زدہ - سر پیٹ پیٹ کے -
حیران و پریشان ہو کر -
سبزی - ترکاری -
ترشی آلات - کھٹی چیزیں چٹنیاں -
(عربی) کوامخ

دو دستی بسر زدہ - دونوں ہاتھوں سے سر پیٹ کر -

الحاق کو کاتب بار بار الحاق ہی لکھتا ہے -

گرد آوردن - جمع کرنا -

بحال آوردن - ہوش میں لانا -

(بحال آمدن کا ضد از حال رفتن ہے)

مطلب وحشت آمیز - خبر بد -

جزع و فزع - ہر دو بفتحتین ناشکیبائی و ترس -

ہوا خوردگی - زکام -

مایحتاج - ضروریات - لوازم -

سبانہ صبح شبانہ - راتوں رات،

اختر شماری - تارے گنتا - راتوں کو جاگتے رہنا -

خود را ..... بمژدگانی بخشید - پہلے تار پر اپنی ذات کو مژدگانی کے حوالے کر دیا - یا مژدگانی میں دیدیا -

چشم براہ دوختن - منتظر رہنا - راستہ تکتے رہنا - دروازہ پر نگاہ لگی رہنا -

حالش معلوم صحیح حالش مغموم - یا محزوں - (ناسخ)

دیوانہ بنا دے عشق افلاطون کو
آتشکدہ کر دے جگرِ جیحون کو !
گر لفظِ عشق سے تر لب کو کرے
ٹکڑے کر دے وہ جامۂ مضمون کو

بازکردن - کھولنا - آشکارا کرنا -

سوختن و ساختن - جلنا اور بھرنا

طاقت طاق شدن - تحمل نہ کر سکنا -

دعوت کردن - صدا کردن - بلانا -

صفحہ ۱۰۵

عقدہ - گرہ - کار دشوار -

درگرفتن - اثر کرنا - مان لینا -

عوض کمینہ بوسہ - میری طرف سے چوم -

نیت ایں زیارت - اس ارادہ دست بوسی کو

ہے مرا ایک عقدۂ لاحل * ہو رہا ہے جو سخت دامنگیر
گر مرا التماس ہو مقبول * کروں اس معما کی پھر تقریر

نائب الزیارت - امراء اہلِ تشیع جب مرجاتے ہیں - اور اپنی زندگی میں حج یا زیارت کو نہیں جا سکتے، تو مرتے وقت ایک رقم کی وصیت اسکے لئے کرجاتے ہیں - ورثۂ متوفی اس رقم کو کسی مجتہد کے پاس بھیجدیتے ہیں، وہ مجتہد کسی معتبر آدمی کو یہ رقم دیتا ہے - اور یہ شخص اُس متوفی کی طرف سے حج یا زیارت کرتا ہے - اُس شخص کا نام نائب الزیارت یا نائب الحج رکھتے ہیں - اور ایسی زیارت و حج کا نام زیارۂ اجورہ یا حج اجورہ ہے - محبوبہ اُس دست بوسی کو اتنی اہمیت دیتی ہے کہ حاجی مسعود کو نائب الزیارت سے تعبیر کرتی ہے -

لیرہ - عثمانی اشرفی - کاتب نے اِس لفظ کو بھی متعدد جگہ بیرہ لکھکر پڑھنے والوں کو مصیبت میں ڈالدیا -

عکس انداختن - تصویر کھچوانا -

خفیۃً - چھپا کے - یوں ہی اسکا املا ہونا چاہیے - نہ یوں خفیتاً اس کے بجائے کتاب میں حقیقتاً غلط چھپا ہے -

سِرّ فاش کردن یا بروز دادن بھید ظاہر کردینا - بھانڈا پھوڑ دینا -

اکنوں ترا بخدا سپردم - اب میں تمکو خدا کے حوالے کرتا ہوں -

امان - الامان - خدا کی پناہ - اگر بعد کے جملہ سے اس کا تعلق ہو - اور پہلے سے ہو، تو یہ معنے ہونگے - تم کو خدا کی پناہ میں دیتی ہوں - صورتِ اوّل انسب ہے - اظہار راز سے احتراز کیلئے بولا گیا ہے -

پے بردن - تاڑ جانا - پتہ لگا لینا - سمجھ جانا - از قرائن خارجہ اِدھر اُدھر کی باتوں سے - ظاہری علامتوں سے -

ظن - تردد - ذہن میں امرین اگر دونوں جانب میں برابر ہو، تو (شک) ہے - اور جانب راجح کا نام (ظن) ہے اور جانب مرجوع (وہم) ہے - اور شک سبب ریب ہوتا ہے - گویا

کہ شک مبدا ر ریب ہے۔ جس طرح علم
مبدا ر یقین۔
یقین۔ جو علم کہ بعد شک حاصل ہو،
پس ہر یقین علم ہے۔ مگر ہر علم یقین
نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے اللہ کی
صفت میں متیقن نہیں لاتے۔

صفحہ ۱۶

آبگوشت۔ یخنی۔
اِسکلہ۔ (Scale) اطالیہ زبان
کا لفظ ہے۔ ساحلِ بحر۔ جہاں جہاز آکر
ٹھیرتے ہیں۔ اردو گودی۔ (تتمہ لغت
فرائد الدریہ دیکھو)
مومیا۔ دوائے معروف ملعام یہ ہوتا
کہتے ہیں۔ اسکے گھولکر پلانے سے ٹوٹی
ہڈی جُڑ جاتی ہے۔
قمرہ۔ اطاق کشتی۔ دَبوسہ۔
Cabin کمرہ فلٹ صاحب
لفظ "کمرہ" کو اردو پائی بتاتے ہیں۔
مگر یہ نہیں بتاتے، کہ کس زبان کا

ہے۔ نواب کلب علی خاں والیٔ ریاست
رامپور کے زمانہ میں پُرتگالی قرار
پایا تھا۔
آرام باشید مطمئن رہو۔
پلّہ۔ زینہ۔ سیڑھی۔
مرگِ خودم۔ اپنی جان کی قسم۔
یمین۔ قسم۔
دمِ در۔ دروازہ کے پاس۔
صَیحہ۔ فریاد۔ بانگ۔
این ولدی۔ این قُرّۃ عینی۔
کہاں ہے میرا بیٹا۔ کہاں ہے میری
آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (دل کا سرور)
جیسا کہ مشہور ہے۔ صاحب منتخب
نے بھی "نور چشم" معنے لکھے ہیں۔ مگر
دوسرے لغات میں قُرّۃ کے معنی نور
کے نہیں ملتے۔ لازمی معنے ہو سکتے
ہیں نہ وضعی۔
بفرمائید۔ تشریف رکھئے۔
در تخت راحت است۔ سریر
پر لیٹا سو رہا ہے۔
واولدا۔ ہائے بیٹے۔

نرگس چشم۔ مشبہ بہ ہے مشبہ
مراد ہے۔
یا ولدی۔ اے میرے فرزند۔
این توئی۔ یہ تو ہی ہے۔
چرا مادر را در آغوش نمیکشی۔ پھر کیوں
ماں کو گلے نہیں لگاتے۔
بادِ سموم۔ ہوائے گرم۔ لُو۔

ہُوا ویران کیوں باغِ جوانی
اُڑا کیسے وہ رنگِ ارغوانی
جھکا کیوں اِسطرح سے قدِ رعنا
ہُوا کیوں بید مجنوں سروِ بالا
ترے غنچے میں پہلی سی نہیں آب
تری زلفوں سے کیوں جاتی رہی تاب

سلام دادن۔ سلام کرنا۔
ارغوان۔ ایک قسم کا سرخ
رنگ پھول۔
نہال سرفراز۔ شجر بلند۔ مراد قد۔
بید مجنوں۔ ایک قسم بید کی جس کی
شاخیں خمیدہ ہوتی ہیں۔
سروِ ناز۔ ایک قسم سرو۔ باقی دو قسمیں
سروِ سہی، اور سروِ آزاد ہیں۔

صفحہ ۱۷

غنچہ۔ مراد دہن۔
سنبل۔ مراد زلف۔
ہے گفت وہ ہے طپانچہ بر سر و صورت
میزد۔ کہتی جاتی تھی۔ اور سر پر تماچے
لگائے جاتی تھی۔ کلمہ (ہے) استمرار
فعل کیلئے لاتے ہیں۔
دست در بغل۔ بغلوں میں ہاتھ دیئے۔
صُمٌّ بُکمٌ۔ بہرا۔ گونگا۔
خیرہ خیرہ۔ بھونچکا ہو کر۔
دستگیر۔ معین و مددگار۔
فرو ماندہ۔ عاجز و لاچار۔
غرقہ۔ ڈوبا ہُوا۔
لُجّہ۔ سمندر کا گہرا مقام۔ گنڈا۔
وَرطہ۔ محلِ ہلاکت۔
نوحہ۔ گریہ۔
خارا۔ سنگ سخت۔
گفت و گفت۔ اتنا کہا۔ اتنا کہا۔
دست نزدیم تا خود بخود آید۔ میں نے
اُسے چھوا نہیں۔ (ہاتھ نہ لگایا) یہانتک

کہ اپنے آپ ہوش میں آئے۔
نگاہ دوختہ۔ ٹکٹکی لگائے (یا باندھے)
دلِ مارا کباب میکرد۔ میرا دِل بھونے ڈالتی تھی۔
نگاہِ مظلوماں۔ بے بسی اور حسرت کی نگاہ۔
مادر جان۔ جانِ مادر۔ ماں کے دلارے ماں کے لاڈلے۔ ماں کے پیارے۔
نوٹ:۔ سبحان اللہ کیا خوب جذباتِ مادری کی تصویر کھینچ رہا ہے۔
عقب کشیدن۔ پیچھے ہٹ جانا۔
بیمار بستری۔ وہ بیمار جو پلنگ سے اُٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔
من البدو الی الختم۔ ابتدا سے آخر تک۔

صفحہ ۱۸

اصغاء۔ سننا۔
لابدًا۔ مجبوراً۔ خواہ مخواہ۔
زورکی۔ بجبر۔

قدرے۔ تھوڑی دیر کیلئے۔
خوش آمدید۔ اہلاً وسہلاً و مرحباً۔
صحبت کردن۔ باتیں کرنا۔
ہماں آش است وہمہ کاسہ۔ کسی بات میں کچھ تغیر نہ ہونے کے وقت اِس مثل کو بولتے ہیں ؎
وہی لہنگا وہی پھاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی محبوب بھٹیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
قاشوق۔ (ترکی) چمچہ۔
تذکرہ جات۔ پاسپورٹ۔ پروانہ راہداری۔
بلیت۔ بلیط۔ ٹکٹ (ع. F) Billet
کشتی خدیوی۔ ایک جہاز کا نام خدیو مصر کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

صفحہ ۱۹

قحبتہ۔ ہرزگی و بیعاری Profligacy یہ معنی فرائد الدریہ میں ہیں۔ منجد وغیرہ میں نہیں ملے۔

شقاوت - وشقوہ - بدبختی -

یوم الاحد - یکشنبہ - اتوار

سپارش - سفارش، خواہش، حکم -

افکارِ سوداوی - خیالاتِ مجنونانہ -

ہمسالاں - ہمجولیاں - گوئیاں - ہم سن -

پیانو - انگریزی باجا -

ہمداستان - ہم کلام - یا - ہمدست - معین و مددگار -

علیٰ ہذا - اسی بنا پر -

صفحہ ۲۰

ازدواج - زوجہ ہونا - بیوی ہونا -

باختن - کھو بیٹھنا -

سرزنش - ملامت -

اگر گلِ چنیں بدنامی شگفتہ گردد - افسوس کے لائق بات ہو گی - اگر اس قسم کی بدنامی کا پھول کھلے -

درایت - دانائی -

صفحہ ۲۱

دررفتن - چھپ جانا - بھاگ جانا - نکل جانا - اُٹھ کے چلے جانا -

بعد از ابراہیم - ابراہیم کے سفر سے پلٹ آنے کے بعد -

مصافحہ - ہاتھ ملانا -

معانقہ - گلے ملنا -

شمندِفر - فرنچ کا لفظ ہے - اصلی معنے راہِ آہن (ریلوے) کے ہیں - مگر بہ معنیٰ "ریلگاڑی" مستعمل - اب ایران میں ریل کو علی العموم (ماشین) Machine کہتے ہیں -

Chemin - de - fer

حرکت کردن - چھوٹنا -

براہ انداختن - چھوڑنا -

سردستی بردن - ہاتھوں پر اُٹھا کے لے جانا -

ایستگاہ - گار - استاسیون - اسٹیشن

پیشوازیان - استقبال کرنیوالے

قائد - کسی شخص کا نام معلوم

ہوتا ہے -

صفحہ ۲۲

ما ھذا - یہ کیا ہو گیا ہے - یہ کیا حالت ہے -

زمزمہ کردن - چپکے چپکے کہنا -

ھذا ابراھیم - ابراہیم بیگ یہی ہے -

لا واللہ ماتشبہ بہ ابدا - نہیں خدا کی قسم اِس میں تو اُس کی چھینٹ بھی نہیں ہے -

رُوح - ہیرے جوہر ستھ - اِن دونوں جملوں میں صنعت طرد و عکس ہے -

فلکہ - فینس یا کسی قسم کی گاڑی -

لوندی - کوئی گاڑی شاید (لینڈو) ہو

دو راس گوسفند - کسی مہمان عزیز یا مسافر کے آنے پر دو بھیڑیں ذبح کرتے ہیں -

مغربی - ٹیونس اور الجزائر کے رہنے والیکو کہتے ہیں - کیونکہ یہ مقامات کنارۂ مغرب پر واقع ہیں -

صحن - حیاط - آنگن -

چادر - ایک قسم کا برقع -

معجر - اوڑھنی - دوپٹہ -

* مماطلہ - ڈھیل دینا - ٹالنا - تاخیر کرنا -

به { حِدت - تیزی و تندی } ڈانٹ کر
به { سَوْرت بفتح تیزی غضب } خفا ہو کر

سر پا ایستادن - کھڑے ہونا -

وساطت - بیچ میں پڑنا - دخل دینا -

صفحہ ۲۳

دو تا شدن - دو چند ہو جانا -

لطف اینجا بود - مزہ تو یہ تھا -

گم کردن - کھو بیٹھنا -

* مماطلہ معنی مذکور سے یہ لفظ اس محل پر اچھا نہیں معلوم ہوتا اور کوئی معنی مناسب محل لغات میں ملتے نہیں اسلئے میں مقابلہ - مدافعہ تجویز کرتا ہوں -

سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

فوراً فرستادیم - اسی وقت کسی
آدمی کو بھیجا -
طبیب دائمی Family Doctor
تالار - بڑا کمرہ - ہال - Hall
کما حقہ - جیسا کہ ہونا چاہیے -
تنِ مسکیں مرا ایسا ہوا ہے غم سے فرسودہ
اگر میں سانس لوں اعضا مرے سارے بکھر جائیں،
دوشش بالا کشیدہ - شانے بلند کر کے
کندھے اٹھا کر، مراد منہ اٹھا کر - گردن
اٹھا کر -
نبضش گرفت - اسکی نبض دیکھی -
درجہ امتحان حرارت گذاشت
تھرمامیٹر لگایا Thermometer
کے نام فارسی میں چار ہیں (۱) گرما سنج
(۲) گرما نما (۳) میزان الحرارۃ -
نیز مقیاس الحرارۃ (۴) درجہ
پراکٹک مشق - (Fr) Practique
(Old Eng) Practicke or Practike
(New) Practice

مقدمہ - پہلے کے حالات -
ماوقع - سرگذشت، آپ بیتی - ماجرا -

اسلامبول - استنبول کا نام
قسطنطینیہ یونانی زبان کا لفظ
ہے -
ہر وقت - ہمیشہ -
موفق بشوی - بہ آرزو - برسئی -
پائیے -

صفحہ ۲۴

درد - بیماری -
تمہید کردن - قرار دادن - بنائے
کار گذاشتن - تجویز کردن -
آغاز یدن -
خواست کہ برود - جانا چاہتا تھا -
کجا - کہاں جاتے ہو -
مات - حیران، متعجب
اوح کردہ - ہائے کر کے -
ارے کر کے -
یگانہ - اپنے - خویش - شناسا -
ملاقاتی -

صفحہ ۲۵

ببیں چہ ہست - دیکھو کیا ہو رہا ہے دیکھو کیا تیار ہے -

طعام صرف شد - کھانا کھایا گیا -

اینہا سابقہ داشتہ اند - ابراہیم و محبوبہ میں پہلے سے آشنائی ہے -

خلوت کردہ - سب کو ہٹا کے - پردہ کرا کے -

چشماں دریدہ - آنکھیں پھٹی ہوئیں -

واداشتن - لگانا - مجبور کرنا - زور ڈالنا -

صفحہ ۲۶

یک روز پیشتر - ابراہیم بیگ کے مرنے سے ایک دن پہلے خدا میری جان لے لے -

غصہ - غم -

کما جری - جیسا کہ گذرا -

عصمت مجسّم - ذاتِ عصمت - ہمہ تن عصمت - تصویرِ عصمت -

آسودہ - مطمئن -

صغیراً و کبیراً - چھوٹے سے لیکر بڑے تک -

مشغول نمایند - مصروف رکھیں - لگائے رکھیں -

مناجات - خدا سے دعا مانگنا - نجویٰ سے بنا ہے - جسکے معنے چپکے چپکے باتیں کرنا - کانا پھوسی کرنا - ہیں -

برائے چنیں روزے - اسی دن کے لئے -

صفحہ ۲۷

لخت لخت - پارہ پارہ -

جامہ دان - سوٹ کیس - دوسرا نام جالباسی - Suit - Case, portmanteau

عوض نمودن یا۔ کردن۔ آتش کردن
کپڑے بدلنا۔
عزیمت۔ ارادۂ سفر۔ قصد سفر۔
روانگی۔
احوالش بہم خورد۔ طبیعت بگڑ
گئی۔
اظہار از برادرش کردہ۔ اپنے
بھائی کا حال دریافت کرنے لگا۔
پوچھنے لگا۔ یوں پڑھنا بہتر ہوگا۔
قدرے اظہار ممنونیت از برادرش
کردہ۔ اُس کے بھائی کا تھوڑا سا
شکریہ ادا کر کے۔
حرم۔ زنانہ۔
وادار نمودن۔ مجبور کرنا۔
وظیفہ۔ فرض۔ خدمت۔ Duty

صفحہ ۲۸

مالیات (ریوینیو) آمدنی مالی۔
خراج و باج۔
استبداد۔ حکومت مطلقہ سلطنت
بالاستقلال حکومت شخصی
Absolute Monarchy
حکومت مشروطہ۔ سلطنت جمہوری
Limited or constitutional
MONARCHY
اجحاف۔ بکسر الف و سکون جیم و فتح
حائے حطی بر کسے تنگ گرفتن۔
زیادہ بار کردن۔ ۔ ۔ ۔
to destroy to over
burden
لم یزرع۔ بے کاشت۔
قابان قاپانست۔ جاپان
جاپانست۔ چکہ چک۔ سوختا
سورخ است۔ یہ الفاظ حل نہ
ہوئے۔ بظاہر ترکی معلوم ہوتے ہیں
(قپان۔ ترازو۔ تک) (چپن۔ ایک
قسم کا کرتا) (چک = برات و قبالہ)
(سوغ = پیاز) یہ معانی برمحل نہیں۔
برائی العین دیدہ۔ اپنی آنکھوں
سے دیکھ لیا۔
روز خوش ما با شما بود۔ جب تک ہم تم میں تھے

مزہ میں تھے۔
باطوم۔ دریائے خزر (کیسپین سی) کے کنارے ایک بندر جو روس کا ہے اور مٹی کے تیل کے لئے مشہور ہے۔
کونک خوبے خوردہ۔ خوب ڈنڈے کھائے۔ خوب پٹا۔
سَقَط۔ سب وشتم چنانچہ گویند اسقط لہ فی الکلام (ای) سبّہ۔ و بمعنی متاع زبون و فضیحت۔ و ہر آں شئے کہ دراں خیر نباشد (منجد)
فُحش۔ القبیح من القول والفعل۔ سخن درشت گفتن۔ بُرا بھلا کہنا۔
بَشّاش۔ خوش خوش۔
مشعُوف۔ دیوانۂ محبّت۔ یہاں مراد بہت خوش۔

صفحہ ۲۹

صعُود۔ چڑھنا۔
بدیہہ۔ سبحان اللہ
کارخانہ آدم سازی۔ اسکول، کالج یونیورسٹی۔
شخصِ اوّل۔ بڑے مرتبہ والا۔
سررا بدستِ تکیہ دادہ۔ سر کو ہاتھ پر ٹیکے ہوئے۔ جیسا کہ حالتِ غم و فکر میں ہُوا کرتا ہے۔
سُوراخ۔ جھنجری۔ موکھلا۔

صفحہ ۳۰

لکۂ۔ بفتح داغ۔
لکۂ عذر۔ کلنگ کا ٹیکا۔
عُذر۔ عیب و گناہ (از منتخب اللغات) صاحب منجد کہتے ہیں۔ کہ جب اس کا تعدیہ (ب) سے ہوتا ہے۔ تو کثرتِ ذنوب اور عیوب کے معنے ہوتے ہیں۔
رومان۔ افسانہ یا ناول۔ (فرنچ کا لفظ ہے)
وخیم۔ بد
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

اِلَیۡھِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَھُنَّ مُتَّکَاءً
وَّاٰتَتۡ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنۡھُنَّ سِکِّیۡنًا
وَّقَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَیۡھِنَّ فَلَمَّا
رَاَیۡنَہٗۤ اَکۡبَرۡنَہٗ وَقَطَّعۡنَ اَیۡدِیَھُنَّ

جسوقت زلیخا نے اُن عورتوں کا طعنہ سنا انکو بلوا بھیجا - اور اُنکے لئے گاؤ تکیہ مہیا کیا - اور ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک چھری منگائی - یا - ہر ایک کو ایک چھری دیدے - اور یوسف سے کہا - انکے سامنے آجاؤ - جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا - تو انکو بڑا مان لیا - اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے - کہا جاتا ہے - کہ مصری عورتیں گاؤ تکیہ لگا کر ٹھٹے کیساتھ بیٹھا کرتی تھیں -

ایک قرأت مُتَّکًا کی مُتْکًا بھی ہے جس کے معنی اُترج یعنی نارنج کے ہیں - اِسی وجہ سے شعرا اِس واقعہ میں نارنج یا لیموں اور کارد کا ذکر کیا کرتے ہیں -

(از تفسیر حقانی)

مُتْک - مُتُک - مُتْکُ الاُترُج
(از لغت منجد) لیموے ترش Citron
اُترج Cedrat

جلسان صحیح چناں -

مرثیہ - مردہ پر رونا -

انشاد - گا کے پڑھنا -

مربّعات - علمِ عروض میں مربّع اُس شعر کو کہتے ہیں - جس کے دونوں مصرعوں کے وزن میں چار رُکن ہوں - اور فنِ شعر میں وہ نظم جسکے ہر بند میں چار مصرع ہم قافیہ ہوں یہاں پر چار چار مصرعوں کے دو بند زبان ترکی کے تھے - انکو مصحح نے حذف کر دیا - اِس لحاظ سے اچھا ہوا - کہ ہمیں زحمت سے بچ گیا - اور اِس لحاظ سے بُرا ہوا - کہ کتاب ناقص ہو گئی -

از مکتب الی الحال - مکتب سے لیکر اب تک -

مسلوب الاختیار - جس کا اختیار چھین لیا گیا ہو -

ایں سر و رخاک - اپنے آپ کو
زمین میں توپ دوں -

صفحہ ۳۱

سر آمدن - ختم ہو جانا -
مشروط بریں - مگر اس شرط
کے ساتھ -
کہ او خود را نمیداند - کہ جس کو خود
اپنی بھی خبر نہیں -
گرمابہ - حمام -
آذر - آتش -
چہ نشانہ از و باقی ست - اسمیں
رہا ہی کیا ہے -

صفحہ ۳۲

سر لفٹینانہ انگلیس - انگریزی
اسپتال کا افسر -
موعود - مقررہ -
صرف چائے - چائے پینا -

ایضاحات - ہسٹری - گذشتہ
واقعات مفصل -
لباس بیرون آوردن - کپڑے
اُتارنا -
زیر جامہ - پائجامہ -
لباس کندن - کپڑے اُتارنا -
گوش نہادن - کان لگا کر سننا
سینہ محل جگر و طحال و قلب پر ہاتھ
ہاتھ کی اُنگلیوں کو کسی قدر اونچا کرکے
ڈاکٹر رکھتے ہیں - اور داہنے ہاتھ کی
انگلیوں سے بجا کر دیکھتے ہیں - جو
آواز اسمیں سے نکلے اُس سے صحت و
سقم احشار کو معلوم کرتے ہیں -
ذرہ بین - خوردبین -
اِستنطاق - جرح و تحقیق کرنا -
سلسلہ - نسل - خاندان -
بون موت - گٹ پٹ (حکایت الصوت
گفتگوئے زبان فرنگی)
مُوسیو - جناب - مسٹر - آقا -
Monsieur, sir, mister,
و Master مسٹر بغیر اسم کے نہیں

بولتے - مگر مسیو - موسیو - Sir کی
طرح بغیر نام لئے بولتے ہیں -
تلفظ اس کا فرینچ میں Masye
ہے - اور بحالت جمع یوں Messieurs
ہے - جس کا تلفظ Masye ہوتا ہے
اصل میں یہ لفظ Monseigneur
تھا - Mon کے معنے My اور
Seigneur کے معنے Lord
Senior ہیں -

دردرا ما پیدا انکروبم - ہماری ہم
تشخیص نہ کر سکے -

احشاء - جمع حشو معنی بھرتی - وہ
اعضا جو کوٹھے Body کے اندر ہوتے
ہیں - جیسے دل، پھیپھڑا - جگر - تلی
گردہ - آنتیں وغیرہ - چونکہ ان چیزوں کو
ایکسرے سے دیکھتے ہیں - اس لئے
ممکن ہے - ذرۂ بین مخصوص سے
مراد X-rays ہو - جسے اہل طہران
اشعۂ مجہولہ کہتے ہیں - اور میں نے
ایکسرے کا ترجمہ عکس ریز کیا ہے
اور Cafe کا ترجمہ میں نے کیفے خانہ
کیا ہے - وہ ہوٹل جس میں چائے کافی
پیتے اور کھیل کھیلتے ہیں - گاتے بجاتے
ہیں - اور عیاشی بھی کرتے ہیں -
Cafe کا تلفظ کفے ہے -

دوائے مشروبی - پینے کی دوا -

مشمع - موم جامہ - پھایا Oil Cloth
شمع عربی میں موم کو کہتے ہیں Plaster

بہر حیلہ و التماس - ہر تدبیر اور
خوشامد سے -

سوپ (فرنگی یخنی) -

نان پختہ - روٹی جو کچی نہ رہے -

نان فطیر - توے کی روٹی -
Unleavened Bread

نان خمیر - تندوری (تنوری)
Leavened Bread

نان سنگک - نان ساجی - گرم
کئے ہوئے - پتھر پر پکائی ہوئی روٹی
Long flaps of Bread Cake
baked on stones

نان خانگی - گھر کی پکی روٹی - Round
Home-made bread

نان بیات۔ شب ماندہ۔ باسی روٹی
Stale bread
نان دو آتشہ۔ ایک مرتبہ پکانے
کے بعد دوبارہ سینکے ہوئی روٹی
جیسے توس یا رسک ہوتے ہیں۔
Rusk
کماچ۔ شیریں یا شکری۔ Bun
کلوچہ یا کلیچہ۔ کلچہ۔ Cake
قرص نان۔ Loaf Bread
گردہ نان۔ ڈبل روٹی۔
خبز۔ روٹی (عربی)
بقساط۔ بسکٹ Biscuit
قسمے از کلوچہ یا کماچ۔
کلوچہ۔ Pastry
عیب ندارد۔ کچھ ہرج نہیں۔

صفحہ ۳۳

حاضر باشد۔ تیار رہے۔
روزہ گرفتن۔ فاقہ کرنا۔
دخیلم۔ خدا کی پناہ۔ دہائی ہے۔

عتیق و جدید۔ پرانی اور نئی۔
ادارۂ صحیہ۔ محکمہ صحت۔
Medical Department
استناد۔ سند حاصل کرنا۔
فن۔ شعبہ
ہر دو۔ مراد مجوبہ و ابراہیم۔ یا۔
دونوں تدبیریں۔ ایک تو حکمت عملی
دوسرے معالجہ۔
پرستار۔ خدمتگار۔ غلام۔ تیماردار۔
ورد زبان۔ زبان پر چڑھا ہوا۔

صفحہ ۳۴

ساطور۔ چھرا۔ بغدا۔
کارد با ساطور کشیدن۔ چھری
کو چھرے پر رگڑنا۔ جیسا کہ قصابوں کا
دستور ہے۔
تہیگاہ۔ سرین۔ چوتڑ
کفل۔ پٹھا۔
علف۔ گھاس۔ چارہ۔
بجور شاید بجو ہے بمعنی تلاش کر۔

یا مطلوب بنایا جائے۔
سروکار۔ لگاؤ لگا۔ تعلق آنکھ لگانا۔
ایاب و ذہاب۔ آمد و رفت۔
اکل و شرب۔ کھانا پینا۔
حاشا ثم حاشا۔ حاشا و کلا۔ کبھی بھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔
ادعا۔ دعوی کرنا۔

صفحہ ۳۵

استنباط۔ کسی چیز سے کچھ اخذ کرنا و استخراج۔
یگان یگان۔ ایک ایک کرکے۔
ارس۔ نام دریا جو سلطنت ایران و روس میں بجانب شمال و مغرب حد فاصل ہے۔

صفحہ ۳۶

قانونے درکار نیست۔ کسی قانون پر عمل نہیں۔ کوئی قانون جاری نہیں۔

از جہت ہمیں فقرہ۔ ایک بات کیلئے۔ اسی بات پر۔
حدت و غیظ۔ تیزی و غضب
بلیہ۔ مصیبت و بلا۔
عشق او ہام۔ جسم دار چیز ہو، یا صرف نام والی وجود رکھتی ہو، یا نہ رکھتی ہو۔ ان سب کے ساتھ عشق میں کوئی فرق نہیں ہے۔
تفصیل وارد۔ تفصیل چاہتا ہے
عشق۔ افراطِ محبت کا نام ہے
عشق بیوقوف ہی کو لاحق ہوتا ہے کیونکہ افراط و تفریط میں وہی مبتلا ہوگا۔ جس کا دماغ صحیح نہ ہو۔ عشقہ سے مشتق ہے۔ ایک گھاس ہے جو سوت کی طرح ہوتی ہے اس کی جڑ نہیں ہوتی۔ جس درخت پر پھیلتی ہے اسے خشک کردیتی ہے۔ یہی حال عشق کا ہے۔
شیخ عزالدین بن جماعہ کہتے ہیں۔ کہ عشق اور شوق اکثر مہلک ہوتے ہیں۔ مگر جب نہیں۔ علاقہ

اُس محبت کا نام ہے جو لازم القلب ہو۔ عشق میں دیدار سے تسکین ہوتی ہے۔ مگر شوق دیدار سے اور بڑھتا ہے۔ حُبّ میں اضافہ ہو، تو اُس کا نام عشق ہے۔ اور شَغفِ سوزش قلب کا نام ہے۔ جسمیں لذت بھی ہو اور شغف جب حبّ پردۂ دل تک پہنچ جائے۔

مُلائم۔ مناسب

ادراک۔ پالینا۔

عَرَض۔ بفتحتین جو چیز قائم بالغیر ہو

بالعرض۔ بالواسطہ۔

اعمار۔ عمر و حیات و زندگانی

آثار۔ نشانیہا

مُفرِط۔ کثیر۔

صفحہ ۳۷

می سپارم۔ تم سے فرمائش کرتا ہوں۔ تم پر لازم قرار دیتا ہوں۔

و الا فلا۔ ورنہ نہیں۔

ماشاء اللہ کارہا بنظام است پھر تو سب کام بن جائیں گے۔ (طعناً)

بپائے کسے نوشتن۔ اُس پر لازم واجب کرنا۔

اَفندی۔ جناب۔ آقا (کلمہ ترکی)

صفحہ ۳۸

من بالا کا روارم۔ مجھے کوٹھی پر کام ہے۔

غصہ مرگ بشوی۔ غم سے مر جاؤگی۔ (ضد شادی مرگ)

محوّل فرمودن۔ سپرد کرنا۔

بخت یاری کردن۔ نصیبہ کا کھلنا یعنی شادی ہونا۔

رمق۔ سوشہ۔ بقیہ جان۔

لا اُبالی۔ لاپروا

اِتّقوا۔ بچو۔ پرہیز کرو۔

صفحہ ۳۹

بغل کشید۔ گود میں لیکر۔

جاریہ ۔ لونڈی ۔
مستجاب ۔ مقبول ۔
بواش بواش ۔ چپکے چپکے ۔

صفحہ ۴۰

قاضی الحاجات ۔ حاجتوں کا پورا کرنیوالا، مراد خدا ۔
مجیب الدعوات ۔ دعاؤں کا قبول کرنیوالا ۔ (خدا)
دق الباب ۔ دروازہ کھٹکھٹانا ۔
دعا نویس ۔ تعویذ لکھنے والا ۔
اذکار ۔ جمع ذکر ۔ درود وظیفہ و دعا ۔
مشایعت ۔ ہمراہی ۔
نیاز ۔ نذرانہ ۔ صلہ ۔
لیرۂ انگلیسی ۔ ساورن ۔ پاؤنڈ ۔
Rs 15

صفحہ ۴۱

بریلیاں ۔ مرکول ۔ چمکدار Brilliant

ای واللہ ۔ قسم بخدا ۔
ناہار ۔ چاشت ۔ ناشتہ ۔
تکیہ دادن ۔ ٹیک لگانا ۔
متکا ۔ گاؤ تکیہ ۔ آجکل عربی میں کوچ اور سوفے کے معنے ہیں ۔

صفحہ ۴۲

مُوید ۔ مددگار ۔
مفرح ۔ کشائندہ ۔
جذبات و واردات عشق و عاشقی کو بھی خوب (پینٹ) کیا ہے جس سے ہر صاحب دل بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا ۔ صحت الفاظ معمولی کہانتک کروں کہیں (ہ) زیادہ ہے کہیں (و) زیادہ ہے ۔ کہیں (با) کو (یا) کہیں اسکا عکس ہے چنانچہ اِس صفحہ ۴۳ کی سطر دو میں (بار) کی جگہ بعد لکھدیا ہے

صفحہ ۴۳

کوتک کاری ۔ ڈنڈے بازی ۔

کردہ اند صحیح - کہ کردند
مطابع - صحیح - مطلع
ناملائم - ناسزا - نامناسب
صلواۃ - درود - یہاں مراد لعنت (طعناً)
کل کچل - گنجا -
نشان - مڈل - تمغہ -
عادت قدیم - مراد مزاح و تمسخر -
آں کوتاہ قد نبود بے عار سودہ ناٹا
بیحیا جو نہیں تھا -
تنکیدن - محل سے اچکنے پھاندنے
کے معنے معلوم ہوتے ہیں - مگر مجھے
باوجود تلاش نہ ملا -
ہزلہ گو - بیہودہ بکواس کرنیوالا -
ہذیان سنج - اول فول بکنے والا -
بجائے رسانندہ - بڑے مرتبہ پر
پہنچادیا (برائے عظمت ہے)
مہمان مان کرد - ہمکو مہمان کیا -
عبا - قبا کے اوپر بطور گاؤں کے
کاندھے پر ڈالے رہتے ہیں -
ساعت - گھڑی -
ساعت بغلی - جیبی گھڑی Watch

ساعت زنگدار - Repeater
قاب ساعت - Watch case
ساعت مجلسی } Clock
ساعت کلیسا }
ساعت دیواری Office clock
ٹائم پیس - } Time Piece
ساعت میز - }
رقاص - Balance
لنگر ساعت - Pendulum
عقرب عقربک - Hand
صفحہ ساعت - Dial
پاشنہ گرد - Hole or socket
محور - مدار - میل - Pivot
میلہ - محور - تیر چرخ - Axle
خوب کار کردن - اچھی چلتی ہے -
To Go Well
ساعت زدن - گھڑی لگانا -
Wear a Watch
ساعت بیدارکن - الارم والی گھڑی
دستہ - Tweedwe clock
عجب حالت است - عجیب حالت ہے

نفوذ کلمہ شان پیشرفت دارد- اُن کی خوب چلتی ہے - ان کی بات مانی جاتی ہے-

صاحب تنخواہ کلی- بڑے مالدار-

صفحہ ۴۴

حمایت- پاسداری- طرفداری

قولچوماق- قلچماق- لٹھ باز- شہدا غنڈا-

متہور- باقوت- باعزم-

قولچو ماقانہ- شہدانہ زوردار عبارت دلیرانہ حاجی بابا فلٹ اڈیشن کا فٹ نوٹ گفتار دوازدھم- واز لغت جامع تحت لفظ sturdy و stuff حاجی بابا کے فٹ نوٹ میں قلچماق کی تعبیر انہیں دونوں انگریزی الفاظ سے کی گئی ہے

موافق دلخواہ خود راہ رفتن- جو جی چاہے اُسے کر بیٹھنا-

ز تظلم شود- (متظلم شود) دادخواہ ہو

معمم- عمامے والے- یعنی مولوی-

چارسو- چوپڑ بازار- چوک-

بغتتہً- ناگہاں- اتفاقاً-

ہیولا- شکل وصورت ووضع-

مہیب- بفتح ڈراونا-

کمر باز- کمر پٹکا کھولے ہوئے-

ناف- توندی-

گردو- اخروٹ-

زیر جامہ سفید پاچہ گشاد- سفید جامہ پہنے- پنڈلیاں کھلیں- اونچا پیجامہ پہنا سنت ہے- پابند شریعت ایسا ہی پائجامہ پہنتے ہیں-

از زیر شکم بستہ- پیٹ کو کھولے-

بند- آزار بند- کمر بند-

دستش را زیر پیراہن بشکم بردہ خاش خاش میخراشید- کرتے کے پیچھے سے ہاتھ پیٹ پر لیجا کے کھبڑ کھبڑ کھجلا رہا تھا-

از دماغ سورنا میزد- ناک سے بگل بجاتا تھا-

شمائل و قوارہ- صورت و چہرہ و وضع

شخص اول- بڑے مرتبہ والا- مکین

ہے، کوئی عہدہ بھی ہو۔
کم کم۔ آہستہ آہستہ۔
ہمقطار۔ ہم سلک۔
حباب بردن۔ ڈرنا۔ دبنا۔
مقلِد۔ ایکٹر۔ نقال۔ بہروپیا۔ بھانڈ۔
روضہ خوانی۔ حدیث خوانی۔ واقعات کربلا کا منبر پر بیان کرنا واعظ کا۔
تکیہ دارد۔ تکیہ دار بھی ہے تکیہ کا مترادف دوسرا لفظ مردم بھی ہے وہ مقام جہاں فقرا جمع ہوتے ہیں۔
پنج شش تومان راہزار دینار ہزار دینار۔ پانچ چھ تومان بھنا کر ہزار ہزار دینار کرکے فقرا پر تقسیم کردیتا ہے۔
قبلہ عالم۔ مراد بادشاہ۔
ہزار دینار۔ برابر دس شاہی بیس شاہی برابر ایک قران اور دس قران کا ایک تومان جو برابر چھ روپے کے ہوتا ہے۔
شیخ شیپور (شیخ قرنا) بڑے بڑے بھونکڑے لگاتا ہے۔ اس لئے مزاحاً یہ نام تجویز کیا۔
شاہ عبد العظیم۔ طہران سے چودہ میل کے فاصلے پر ایک امام زادہ کا مقبرہ ہے۔ جو بڑے زبردست عالم تھے۔ اس سے پہلے ایران بھر میں ریل انہیں چودہ میل میں تھی۔ جس کو ناصر الدین شاہ نے بنوایا تھا۔
بست۔ پناہ گاہ۔ بادشاہ اور اراکین کے اصطبل۔ مجتہدین کے گھر۔ مزارات مقدسہ۔ مثلاً مزار امام موسیٰ رضا۔ معصومہ قم۔ مزار شاہ عبد العظیم وغیرہ۔ کسی جرم کا حتیٰ کہ قتل کا بھی مجرم اگر ان مقامات میں پہنچ جائے تو انکی حرمت کی وجہ سے ان مقامات کے اندر اس مجرم کو گرفتار نہیں کرسکتے۔

صفحہ ۵۴

کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ گدھے کیطرح

جو بڑی بڑی کتابیں لادے ہوئے
چارپائے بر وکتابے چند!
یعنی پڑھا لکھا ہے۔
غراغر۔ ہنیق۔ گدھے کی آواز۔
ان انکر الاصوات لصوت الحمیر
عراغر میکند۔ ڈھینچوں ڈھینچوں
کرتا ہے۔
تسخیر احمق۔ بیوقوفوں کو پھانسنا۔
اُن کو رام کرنا۔
تقلید در آوردن۔ نقل اُتارنا۔
(نوٹ) بعدہٗ فریفتہ ہیں صفات
خود کردہ۔ مصحح نے عبارت ذیل آجکل
کی تہذیب کے خلاف سمجھکر حذف کردی
اس صورت میں چاہیئے تھا۔ کہ جملہ بہ
گفتم۔ حاجی خان تو کہ آلہ واسباب
شاپ وشوپ نداری کو بھی اُڑا
دیتے۔ کیونکہ بغیر اس عبارت محذوف
کے شاپ وشوپ کے معنی شاید
اہل زبان بھی نہ سمجھ سکیں۔
وہ عبارت محذوف یہ ہے۔
مثلاً بیضتین او عمدۂ اسباب عیش او

رزق وے گردیدہ۔ ہر خایہ اش بہ بزرگی
تخم شتر مرغے ست کہ گویا بکیسہ گذاشتہ
ہیں دُوران خود آویختہ است۔ بالکمال
مہارت می ایستد۔ و پا یہارا بقدر
چہار وجب از ہمدگر دور گذاشتہ
سرین خود را پس وپیش حرکت میدہد
خایہ صاحب مردہ اش گاہ بشکم گاہ
بہ مقعدش میخورد صدائے شاپ و
شوپ بلندے میدہد۔ اکثر مردم از
خندہ ضعف میکنند۔ اسم این مضحکہ
شاپ وشوب است۔ یا
شلف لف۔
اس عبارت محذوف کے الفاظ کی حل
بیضتین۔ انثیین۔ خصیتین۔ پیلھڑے۔
کپورے۔ بنٹو۔ دو ہونے کیوجہ سے
بصیغۂ تثنیہ لاتے ہیں۔
خایہ۔ خصیہ۔ بیضہ۔ پیلھڑ (کپورا)
آخری لفظ علی الخصوص بجرے کے
خصیتین کے لئے بولتے ہیں۔
تخم۔ خایہ۔ انڈا
شتر مرغ۔ ایک پرندہ جسکی گردن

گھٹنے اور پنجے اُونٹ سے مشابہ ہوتے
ہیں۔ اور سر اور چونچ بطخ سے اور
دھڑ سارس سے ملتا ہے۔ سر سے
لیکر پنجے تک قد آدم سے زیادہ اونچا
ہوتا ہے۔ اسکے انڈے کی آرائش
دُور کر کے تمغے بناتے ہیں۔ مصر
میں اس کا بڑا کارخانہ ہے۔ جہیں
مشین کے ذریعے سے اس کے
انڈوں سے بچے نکالتے ہیں۔ اور
اس کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔
ایک آدمی کو اپنے اُوپر سوار کر کے
لیجا سکتا ہے۔ اُڑ کم سکتا ہے بھاگتا
زیادہ ہے۔ انگریزی Ostrich
کیسہ۔ تھیلی۔
وجب۔ بالشت۔ بتّی۔
صاحب مردہ۔ وہ غلام یا چوپایہ
جس کا مالک مرگیا ہو۔ مگر اب مطلق
دشنام ہے۔ یعنی حرامی بچہ۔
مقعد۔ وضعی معنے سرین۔ آلہ نشست
گہ یعنی کُون۔ پھدی۔ گانڑ مستعمل ہے
خوردن۔ لگنا۔ ٹکرانا۔

شاب وشوب۔ پھٹا پھٹ۔
ضعف۔ بفتح بیہوشی۔ غشی۔ اِن
معنوں میں ترکی ہے۔
ضعف کردن۔ گیج خوردن۔
بیہوش ہو جانا۔
مضحکہ۔ ہر وہ بات جس پر ہنسی
آئے۔ مخول۔ ٹھٹول۔
شلف لف۔ اُسی شاپ شوپ
کا دوسرا نام۔
بابرکت۔ برکت والے (طنزاً)
مداخل۔ آمدنی۔
بودجہ۔ بجٹ۔ Budjet
شیوہ۔ رنگ ڈھنگ۔
بلد نمی باشد۔ واقف نہیں۔
نہ بابا۔ نہیں میاں۔
تمام ازیں نیست۔ اُس کی شہرت
پوری اس مسخرہ پن سے نہیں ہے۔
ہیاہو۔ ہلڑ۔ ہنگامہ۔
کار پیش بردن۔ کام نکالنا۔
شیاد۔ مکار۔ چالاک۔ لفظ کی صورت
عربی کی سی ہے۔ مگر یہ معانی عربی

لغات میں نہیں ملتے۔
بنگی۔ بھنگیڑی۔
الواط۔ جمع لوطی۔ مداری۔ بدمعاش
ریا۔ مکروفریب۔
تزویر۔ مکروفریب کردن۔
تنبان کندن۔ پائجامہ اُتارنا۔

صفحہ ۴۶

شمع کافوری بہر جا بدترش کہ وہ
شمع کافوری اس کی کون میں
ٹھونس کر۔
تیز دادن۔ پھسکی مارنا۔
شمع را بہوا می پراند۔ بتّی کو اُڑا
دیتا ہے۔
ہر عدد کہ بگوئید گوز فندقی میدہد۔
جتنے کہو۔ اُتنے بھونکڑے لگا سکتا
ہے۔
دیبہ۔ نام مقامے در تبریز۔ یا دیہ
بمعنی گاؤں۔
بنخشید۔ معاف کیجئے۔ رہنے

دیجئے۔
علناً۔ علانیہ۔ آشکارا۔ کھلم کھلا۔
دعویٰ راہ انداختن۔ جھگڑا کر بیٹھنا۔
عائد شدن۔ لاحق و وارد شدن۔
کسی کے سر لگایا جانا۔
میرزا۔ منشی۔ کلرک۔
دم۔ پاس۔ نزدیک۔ پر صلاوه
کم کم مردم جمع شد۔ آہستہ آہستہ
یا رفتہ رفتہ لوگ جمع ہوئے۔ اسکے
بعد یہ عبارت چھوٹ گئی۔ بغیر اس کے
آگے کا جملہ مربوط نہیں ہوتا۔
"یک نفر ملا رفت بالائے منبر و باوقار
تمام نشست از میرزا اسمش را پرسیدم
گفت آقا میرزا حسن ملا۔ خواست بخطبہ
خواندن نماید۔
باوقار تمام۔ بڑے ٹھسّے کیساتھ۔
بہ مجضیکہ۔ جیسے ہی کہ۔
الحمد للہ۔ تمیع حمد ثابت ہے اللہ
کیلئے۔ خطبہ کا آغاز اکثر اسی کلمہ
سے ہوتا ہے۔
دولیتا۔ اسم دو صدنہ برائے شمار۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔ اے اللہ محمد اور آلِ محمد پر درود بھیج

رَبُّ العَالَمِیْنَ۔ پروردگار عالم و عالمیاں یہ دوسرا کلمہ خطبہ کا ہے۔ اور قرآن کی ابتدا بھی اسی جملہ سے ہوتی ہے۔

بغتۃً۔ ناگہاں۔

صفحہ ۱۴۷

بسرِ من زدند۔ میرے سر پر دے ماری

شماتت۔ فضیحت۔ کسی کے مکروہ پر خوش ہونا۔

صحنہ۔ صفحہ۔ منڈوا Stage

تیاتور۔ ناٹک۔ Theatre

حرفِ حسابی۔ معقول بات۔

شہیر۔ مشہور۔

قبۃ الاسلام۔ لفظی معنے گنبد اسلام۔ مراد رکن اسلام۔ اصل میں لقب بلخ کا ہے۔ جیسے مدینۃ السلام بغداد کا۔

پروتستان۔ مذہب عیسائی کی تین صنفیں۔ رومن کیتھولک۔ گریک چرچ۔ پروٹسٹینٹ ہیں سے ایک صنف۔ وہ جماعت جو لوتھر کی شریک ہوئی۔ جبکہ اس نے ۱۵۲۹ء میں کچھ اصلاح کی اور برخلاف فیصلہ چارلس پنجم اس نے پروٹسٹ کیا۔ اب اس فرقہ عیسائی کو کہتے ہیں۔ جو رومن چرچ کے مخالف عقیدہ ہے۔

Protestant

پاپ۔ پاپائے روم۔ Father رومن کیتھولک چرچ کا سردار۔

تیرہ روزگاری۔ بدبختی۔

خَسِرَ الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃَ۔ ذَالِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ۔ ایسا شخص دنیا اور آخرت دونوں کیطرف سے ٹوٹے میں ہے۔ اور یہ بہت صریح نقصان ہے۔

(پارہ ۱۷۔ رکوع ۹)

صفحہ ۴۸

مغازہ - عربی لفظ مخزن سے Magazine بنا - اور میگزین سے مغازہ - لہذا اسٹور کے معنے ہونا چاہیئے تھے - مگر دکان (Shop) کے معنے میں مستعمل ہے -

مانند اشتر زانو بستہ باید نشیند - زانو بندھے اونٹ کیطرح دو زانو ہو کر بیٹھے -

شاگرد - شاگرد واعظ یا روضہ خواں

اگر یک نفر از جالسین را باقتضائے طبیعت بشری تقاضائے پیش آید بیٹھنے والوں میں سے اگر کسی کو پیشاب یا پاخانہ لگے -

کار فوتی برسد - کسی کار ضروری کا ہرج ہوتا ہو - کسی کام کا وقت گذرا جاتا ہو -

ارتداد - دین حق سے پھر جانا شریعت میں اس کی سزا قتل ہے -

ممیز - صاحب تمیز - امتیاز کرنیوالا

معارف - تعلیمات و اخبار -

حکومت - مراد عدالت -

کسوت - لباس -

استبعادات - بعید از عقل باتیں

کا اللوح المنزل - آسمان سے اتری ہوئی تختی کی طرح -

خرافات - جمع خرافہ - بے عقلی کی باتیں - جھوٹی باتیں -

ملک بدین بزرگی - مراد بہشت جس کی صفت میں ملکا کبیرا آیا ہے

کاسہ بسر حوض - جام لب حوض کوثر

بدین قیمت - بڑی قیمت والی

رضوان اللہ علیہم و کثر امثالہم - ان پر خدا کی خوشنودی و پسندیدگی ہو - اور انکے ایسے بہت ہوں -

---

صفحہ ۴۹

مطہرہ - پاک -

معاقب - مستحق عقاب -

فروع دین - شیعوں کے نزدیک

چھ ہیں۔ (۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) خمس (۵) زکواۃ (۶) جہاد ان کے انکار سے کافر ہو جاتا ہے اور ان پر عمل نہ کرنے سے فاسق و فاجر۔

فرمائش۔ ارشاد۔ حکم۔

قطعی الصدور۔ جس کا وقوع یقینی اور حتمی ہو۔

بوم علی۔ من گھڑت تمسخر آمیز نام۔

شمر۔ نام قاتل امام حسین علیہ السلام۔

علیہ اللعنۃ۔ وہ رحمتِ خدا سے دور رہے۔

رُوات غیر معلوم۔ وہ راوی روایات جنکا کوئی پتہ نہیں، کہ کون تھے آگے انہیں راویوں کے نام لکھے ہیں۔

عامِداً و عامداً۔ از روئے عمل و بالقصد بے آنکہ شرم کنند میگویند۔ اس کے آگے اتنی عبارت چھوٹ گئی۔

حالانکہ ہزاراں حدیث معتبر است کہ بنی امیہ لعنہم اللہ با آل رسول مختار علیہم السلام جفاہا کردند و چہ ظلمہا نمودند وچہ ستمہا بر آنہا روا داشتند دریں صورت چرا باید بقول ایں رواۃ غیر معلوم آل رسول را خوار و ذلیل کنند۔ و کسے نتواند با آنہا بگوید کہ ایں خرافات چیست کہ بر منبر رسول میگوید۔

در بساط۔ دربارہ۔

حکومت روحانی۔ مراد علما مجتہدین کا اقتدار۔

دو ذرع تنزیب۔ دو ہاتھ تنزیب مراد عمامہ۔

تنزیب۔ مشہور کپڑا جسے ململ کہتے ہیں۔

شال گوشہ۔ تکنا شال کا رومال جسے سر سے اوڑھتے ہیں۔

پیشوائے مقتدیان و اصدق الصادقین۔ پیشواؤں کے پیشوا اور سچوں سے زیادہ سچے مراد جناب رسالت مآب صلعم۔

تکلیف۔ فرض۔ [illegible]

مشخص۔ معین

صفحہ ۵۰

تجلّات - شان و شوکت زینت و آرائش -

چراغ - لمپ - Lamp

فانوس - لالٹین - Lantern

چراغ موشی - (کپی - ڈبیا) Small Roman shape Lamp Without Shade

قندیل - چھت میں لٹکانے کا لیمپ چاہے اس میں بتی جلائیں یا تیل چھینکا -

لالہ - بیٹھک اس کی چونگی میں شمع جو کمانی کی وجہ سے جتنی کم ہوتی جاتی ہے اُبھرتی آتی ہے - اور اوپر کے حصہ میں صرف گلوب بغیر چمنی کے

چھلچراغ - Chandelier

جار - جھاڑ Candle Lamp with many branches

چراغ دزدی - یا - کور - ہر ٹمٹماتا چراغ -

لامپہ - European Pattern

پیہ سوز - ایرانی نمونہ کا بتی والا چراغ جسمیں رینڈی کا تیل جلتا ہے -

چراغ نور - Gas Lamp

چراغ برقی - Electric Lamp

آئینہ بندی - تزئین جسمیں تصویر آئینے اور دیگر آرائش کی چیزیں ہوں

جلال و جبروت - عظمت و شان -

روزنامہ - اخبار (ڈیلی)

باب - اظہار عدد عمارت کے لئے لاتے ہیں -

دو مادہ سعادت - مراد اخبار اور اسکول -

شیبانی - لقب شاعر ہے -

مستزاد - وہ اشعار جن کے ہر مصرع کے ساتھ رکن اوّل اور آخر کے برابر ایک ٹکڑہ زیادہ ہو -

امتیاز دادن - تمیز سکھانا -

بپا پوش - پاؤں میں پہن -

چلچاق - جھاڑ -

پاریز - پیرس دار السلطنت فرانس -

بلوریں شیشہ کا
چراغ دیوار کوب - دیوار گیری -

صفحہ ۵۱

باصمہ خانہ - ٹائپ کا مطبع
چاپ نمودن - چھاپنا -
بچشم - بہت اچھا -
بد شکس آید - اسے برا معلوم ہو -
نشاں دادن - دکھانا - بتانا -
پتہ دینا -
اَلسَّلمانُ مِنَّا اَھلَ البَیتْ سلمان
فارسی صحابی نبی کے بارے میں یہ
حدیث نبوی ہے - یعنی سلمان فارسی
تو ہمارے اہل بیت میں سے ہیں
ان کی درازی عمر کے بارہ میں بہت کچھ
مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے -
خارج - غیر - بیگانہ
دفتر اوّل - جلد اوّل -
مجدّداً سپردم - دوبارہ پھر
میں نے اس سے کہا -

نمرہ ہا زیر و زبر نشود صفحے ادھر کے
ادھر نہ ہو جائیں - ورق الٹ پلٹ
نہ جائیں -
خیر - آسودہ باشید - نہیں آپ
اطمینان رکھیں -
بندہ منزل - غریب خانہ - (فلیٹ)
مشایعت - پہنچانے جانا - مقابل
استقبال -
دوگانہ - دو رکعت نماز فجر -
یگانہ - واحد - یکتا -
تعقیبات - نماز کے بعد جو ادعیہ
اوراد و ظائف پڑھے جاتے ہیں -
بالش - سرہانہ - تکیہ -

صفحہ ۵۲

خارق عادت - خلاف عادت -
قاتلیت - کٹلس - Cutlets
فارسی شامی کباب -
بی بی وجود محترمت - ایک شخص
ہے - جس کا ذکر جلد اول میں آیا ہے

اُس نے قانون بنایا ہے ۔ ابراہیم بیگ
اس سے ملکر بہت خوش ہؤا ہے۔
لفظ بی بی یہاں عجیب مخل مطلب
واقع ہؤا ہے ۔ اوّل تو وجود محترم کی
بیوی کا ذکر جلد اول میں نہیں ۔
دوسرے جب لفظ۔ بی بی ۔ موجود
ہے ۔ تو پھر محبوبہ کیوں پوچھتی ہے
کہ وجود محترم مرد ہے یا عورت ؟
ظاہر ہے کیونکہ بیوی کسی مرد ہی
کی ہوتی ہے ۔ اور اگر ۔ بی بی ۔ سے
مراد حاجیہ خانم لیں، تو واؤ عطف
بھی چاہیئے اور یہ اعتراض بیکار ہو گا
کہ بجائے محترم ۔ محترمہ چاہیئے ۔ بصورت
اضافت بھی یہ اعتراض بیکار ہے
کیونکہ محترم صفت وجود کی ہے ۔
نہ بی بی کی ۔ نہ معلوم یوسف اِس
اعتراض کو کیسے مانتا ہے ۔ اگر لفظ
بیوی کو اُڑا دیں ۔ تو اعتراض بلکہ
اگلا پیرا بیکار ہؤا جاتا ہے ۔
میں اِس کے سنبھالنے سے
عاجز ہوں ۔

امین کی جمع اُمنا ہے ۔ مراد ارکین
و اعیان ۔
ذکور و اناث ۔ مرد و عورت ۔
بہ تفہیمید گی زدہ ۔ انجان بنکر ۔

صفحہ ۵۳

سر طویلہ ۔ داروغۂ اصطبل ۔
تیمار ۔ دیکھ بھال ۔
جو و علف ۔ دانہ گھانس ۔
سرکشی ۔ جائزہ ۔ جانچ پڑتال ۔
ناظر ۔ داروغہ ۔
حساب باید در کار باشد ۔ پھر بھی
حساب تو لینا چاہیئے ۔
لَا یَتَحَرَّكُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ۔ نہ منہ سے
بولے ۔ نہ سر سے کھیلے ۔
حکیم علی الاطلاق ۔ بلا قید حکیم
مراد خدا ۔
مرادید ۔ مجھ سے ملا ۔ ملاقات کی ۔
سر تراشیدن ۔ حجامت بنانا ۔
دلاک ۔ سلمانی ۔ گرا ۔ سر تراش ۔

حجّام - نائی -
موکول - سپرد -
محول - حوالہ -

صفحہ ۵۴

گوشت کوبیدہ - قیمہ -
غشوہ - غشی
اعصاب - پٹھے -
ماکینہ - ماشین موتراشی
تلاش داشتن - فکر کرنا -
لنگ - لنگی - رومال - تولیا جسے
حجام حجامت بنوانے والے کے کپڑوں
پر ڈال دیتے ہیں - تاکہ کپڑوں میں
بال نہ لگیں -

صفحہ ۵۵

دستمال - رومال -
من باب - بغرض
قوطی - ڈبیہ -

صَبِیّہ - چھوٹی لڑکی -
اخبار نمودن - اِطّلاع دینا -
رَمّال - علم رمل جاننے والا - ایک
قسم کا نجومی - اِس علم میں کچھ شکلیں
ڈاٹ (نقطہ) اور بار (خط) سے
بنی ہوئی ہیں - انہیں کے اُلٹ پھیر
سے احکام نکلتے ہیں - اور سوالات
کے جوابات دیتے ہیں -
قبطی - مصر کے اصلی باشندے -
زنان دلالہ - ... میفرستند
دغاباز اور مکار قبطی قوم کے ان بڈھی
کٹنیوں کو بھیجیں گے - جو پرندہ کو
فضا سے اور مچھلی کو دریا سے پھانس
لیتی ہیں - (آسمان میں تھگلی لگاتی
ہیں)
عجوزہ - بڑھیا - ڈھڈو
ذکا - قوۃ حدس کا نام ہے - جو عقل و
فکر کی طرف راجع ہوتی ہے (حدس)
عقل فکر میں تمیز پیدا کرتا ہے - (فکر)
مطالب سے مبادی کی طرف انتقال
اور مبادی سے مطالب کی طرف رجوع

کا نام ہے ۔
مُحقّق دوانی لامع اوّل کے لمعہ سوم میں لکھتے ہیں ۔ کہ ذکا ملکہ سرعت استنتاج مطالب و سہولت استخراج نتائج مقدمات سے ہے ۔ اور یہ کثرت مزاولت مقدمات منتجہ سے حاصل ہوتا ہے ۔
اَجِنّہ ۔ ایرانی جن کی جمع بناتے ہیں ورنہ عربی میں جن کی جمع جنّات اور جنین کی جمع اَجِنّہ ہے ۔
در جوف حُقّہ ۔ ڈبّہ میں ۔ ہندوستان میں جنکو بوتل میں اُتار کے خوب مضبوط ڈاٹ لگا کے اُس بوتل کو دریا میں پھنکوا دیتے ہیں
مفتون ۔ فریفتہ ۔
لاطائل ۔ غیر مفید ۔ بکواس ۔
ہفوات ۔ ہزلیات ۔
طرّار ۔ گرہ کٹ ۔ اوچکے ۔ لٹیرے ۔
محفظہ ۔ زیورات و جواہرات کی مخمل چڑھی ڈبیہ ۔

گل سینہ ۔ سنجاق پن ۔ Broach شدہ ۔ محل سے ۔ لڑی ۔ سلک رشتہ ۔ دانہ ۔ تار ۔ گلو بند کے معنے معلوم ہوتے ہیں ۔ مگر باوجود جستجو مجھے نہ ملا ۔
مصری لیرہ ۔ ایک اسٹرلنگ پونڈ اور ساڑھے چھ پنس کے برابر ہوتا ہے
محقّر ۔ حقیر و ناچیز ۔
مرضیہ ۔ پسندیدہ ۔

صفحہ ۵۷

مسٔلت ۔ خواہش ۔ تمنّا ۔
حَوْل ۔ قوۃ ۔
حکمت ۔ طبابت ۔ عربی میں یہ معنی نہیں ۔
مقرّرِ مستمری ۔ فیس اور تنخواہ ۔ مستمری بمعنی پنشن ۔ لغات میں ہے مگر مقرری نہیں ملا ۔
وظیفہ ۔ خدمت ۔
محولہ ۔ مفوضہ ۔

رقم - تحریر -
ناصیہ - پیشانی
فقرہ - معاملہ - بات - دفعہ -
سائر - کل - متفرق - اُردو میں بھی
سائر کے معنی متفرق کے ہیں، اور
مخصوص مصارف کے لئے ہے -
دریافت خواہم داشت پاؤنگا -
وصول کر لونگا -
پریروز - پرسوں -
دعا نویس - تعویذ لکھنے والا -
ملّا سیانا -
حلقہ - اظہار عدد انگشت کے لئے
لاتے ہیں -
راہ ندہید - آنے نہ دو -

صفحہ ۵۷

آہنم نمیرود ہ محبوبہ بھی تو اُن کے
پاس جاتی ہے - جب علامت
استفہام نہ ہو - تو یہ معنے ہونگے
محبوبہ اُن کے پاس نہیں جاتی - میں

کیا کروں -
راہ دادن - آنے دینا -
باکراہ - کراہت کے ساتھ -
ثانی اثنین - دو میں کا دوسرا -
سماع - رقص و سرود -
تار - ستار -
زدن - گانا بجانا -
بزبان مردم افتادن - لوگوں کے
منہ میں پڑنا - زبان پر آنا -
عاطل - بیکار -
لطیفہ گفتن - پھبتی اُڑانا -
عصبیت - حمایت - طرفداری -
طاقتم طاق شد - تحمل جاتا رہا -
بے اسپ - صحیح بے ادب
خواہر خواندہ - منہ بولی بہن -
نسیاً منسیا - محو مطلق -
رُومان (فرنچ) ناول -

صفحہ ۵۸

مُدنی - مہذب سویلائزڈ -

مدنیت - تہذیب -
بوتہ - گھریا - کٹھالی -
جریدہ - اخبار و رسالہ -
میر نجاند - تکلیف دیتا ہے -
سربار - عربی علاوہ - پورا بار
لادنے کے بعد ایک چھوٹی چیز جو
اور رکھدیتے ہیں -
عرف - رسم و رواج -
معجر - اوڑھنی -
آب دہن سگ دریا نجس نمیشود
چاند پر خاک ڈالنے سے نہیں
پڑتی -
مقنعہ - نقاب - برقعہ - چادر -

صفحہ ۵۹

مجانبت - بیگانگی - کنارہ کشی -
فرنی - پسے ہوئے چاولوں کی کھیر
یو - پی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا
ہے -
روز کہ میسر نمیشود - ہر روز ایسا
موقع نہیں ملتا -
بازدید - Return visit
ناظر - داروغہ خانہ -
بکالسکہ اسپ بستن - گھوڑے
جوتنا -
ترامومے برقی Electric Tramm
آماس - ورم -
کالسکہ چی - کوچبان - گاڑیبان -
کاشکے - کاشکے - کاش کہ -

صفحہ ۶۰

غیبت - پیٹھ پیچھے عیب گوئی
کرنا -
اخوی - بھائی - مثل ابوی -
اموی -
ملاحظات عدیدہ - بہت سی
باتوں کا لحاظ کرکے -
وارونہ - اوندھا -
فراشان خدمتگاران -
ہر جا بدتر - فرج و مقعد -

زغال - کوئلا
غربت - مسافرت -

صفحہ ۶۱

آفندینا - ہمارے معظم جناب -
تنزیل - سود -
تعارف پیشکش - ہدیہ
بقال - سبزی فروش - کنجڑا -
علاف - گھسیارا -
یراق - سازوسامان -
مظلمہ - نتیجہ ظلم - عذاب
مقایسہ - اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -
تعفن - بدبو
فراگرفتہ - گھیر لیا - پھیل گیا -

صفحہ ۶۲

ہم اورا امیدبرندو ہم خود شانرا -
اس لاش کے ٹکڑے بوٹی اڑا رہے ہیں - اور ایک دوسرے کو پھاڑتے

کھاتے ہیں -
فراش بلدیہ - میونسپلٹی کا چپڑاسی جمعدار -
مجلس صحیہ - محکمہ حفظان صحت سینیٹری -
جراح مکتب دیدہ - تعلیم یافتہ سرجن -
مرضائے غربا - مفلس غریب بیمار
امالہ کردن - حقنہ دینا - انیمہ کرنا -
ضابطیہ - کانسٹیبل Police-man
(از فرائد الدریہ)
نفر پولیس - کانسٹیبل - سپاہی -
(شاگرد داروغہ - شاگرد چوبکی -)
پولیس نظمیہ - جندرامہ - گزمہ -
اعم ازیں - عام اس سے -
چوب و فلک - ٹکٹکی Bastinado
فیناق - باصدوق - ہر دو نام مقام -
مال - ہر چوپایہ خصوصاً اونٹ - سواری -
اولاغ - گدھا -

قاطر - خچر -

صفحہ ۶۳

صفا دادن - دھونا - صاف کرنا -
اللہ ولیعہدہ دیر سول - اللہ ولیعہد کی عمر دراز کرے -
شب ماندہ - باسی
مالایشعر - وہ جو شعور نہ کرے، پاگل -
وانگہی - مزید برآں -
یکسرہ - یکدم -
مسئلہ طولانی - یہ قصہ لانبا ہے -
رفاقت - ہمراہی -

صفحہ ۶۴

پالیز - فالیز مخصوص خربوزے اور تربوز کا کھیت -
ہندوانہ - تربوز -
کلبہ - جھونپڑی -

قلیان - حقہ -
قمہ - کرچ -
قدارہ - کٹارہ -
الواطی - غنڈہ پن - بدمعاشی - شہد اپن -
برادر زنی - سالا ہونا -
قولچوماقی - لٹھ بازی - تیس مار خانی -
مزبور از زبر بمعنی نوشتن پس مزبور بمعنی نوشتہ شدہ و مذکور ہے - اسی سے مزبر بمعنی قلم ہے -
سلطان - کاپیتان - کپتان (اردو) Captain
بشرب خمر معتاد بود - شراب پینے کا عادی تھا -
طوعاً و کرہاً از روئے اطاعت و ناگواری - یعنی چار و ناچار -
نیل مرام - حصول مقصد -
ماہ صفر بود - بیس صفر تک اہلِ تشیع غم امام حسین ع میں لباس سیاہ پہنتے ہیں - جو علامت سوگ ہے -
داروغہ - کوتوال -

کدخدا - مکھیا - میر شہر جو ضابطہ
کا پابند ہوتا ہے - (فلٹ)

حضرت عباس - فرزند امیر المومنین
اور امام حسین کے مختلف البطن بھائی
جو اطفال صغار کی پیاس دیکھ کر نہر علقمہ
پر روز عاشورہ پانی لینے گئے - اور وہیں
شہید ہوئے -

تعزیہ گرفتند - تین روز تک پرسا
لیتے رہے -

صفحہ ۶۵

اینہم خرج مطبخ نواب والا امیر زادہ -
اس سے بھی رقم ہاتھ آئے گی - جس سے
شہزادہ داراب میرزا کے باورچیخانہ
کا خرچ چلے گا -

غل و گندہ زنجیر اور بیڑی - کاٹھ -

دائی - (ترکی) ماموں

فراشباسی - خدمتگاروں کا جمعدار

وجہ معتدبہ - رقم کثیر -

زندان بان - داروغہ جیلخانہ جیلر -

میر غضب - جلاد -

ساعد الملک - میر منشی -

عارض شدن - حال بیان کرنا -
مدعی ہونا -

سردار - کمانیر -

دست بستہ - ہتھکڑی ڈال کر -
مشکیں کسکر -

چاپار - چپراسی - قاصد -

دو شقہ - دوپارہ -

سگ کیست - کیا ہستی رکھتا ہے -

دم - پر - پاس -

دم در بند میگذارد - دروازہ کے پاس
ہتھکڑی ڈالدیتا ہے -

صفحہ ۶۶

پشت بام بہ پشت بام - کوٹھوں
کوٹھوں پھاندتا ہوا -

قاپوچی - (ترکی)، دربان -

ناراحتی - بے آرامی -

سردابہ - تہ خانہ -

محصل - مزاول -
غلاظ - سخت زبان -
شدید - سخت -
نمرود - وہ بادشاہ جس نے ابراہیمؑ
کو آگ میں ڈالا -
شداد - شاہ حضرموت جس نے
بہشت ارم بنوائی - دونوں ظلم میں
مشہور ہیں -
اقوام - خاندان -
متوارکی - چھپنے والا -
چاتمہ - جھرکا - تین بندوقیں
ایک دوسرے کے سہارے ٹیک کر
کھڑا کر دیتے ہیں -
قراول - پہرہ -
بیراہہ - کوراہ - جس راستہ پر عام طور
سے آمد و رفت نہ ہوتی ہو -
دلال - Broker
معزی الیہ - مشارٌ الیہ -
اردو - کمپ -
امپیریال - روسی سکہ - عام سکہ
روس میں روبل ہے - جو سو کوپک کے
برابر ہے - چاندی کا ایک روبل دو
شلنگ ڈیڑھ پنس کے برابر ہوتا ہے
ایک پاؤنڈ برابر 9.45 روبل ۱۸۹۷ء
میں سونے کا سکہ جاری کیا گیا - پانچ
روبل سے کم کا نوٹ اب تک نہیں
سونے کے سکے تین روبل سے اوپر
کے ہیں - جسمیں امپیریال شامل ہے
ایک امپیریال دس روبل کے برابر
ہوتا ہے - ایک روبل سے نیچے کے
سکے تانبے کے بھی ہیں -
پدر سوختہ - جسکا باپ جہنم میں جلے -
مادر بخطا - حرامزادہ - جس کی ماں
خطا کار یعنی زانیہ ہو -

صفحہ ۶۷

زن فلاں - جسکی جورو خرچی کماتی ہو
خواہر فلاں - بہن چود -
بہ آتش افگندن - جلانا -
حفر کردن - کھودنا -
عرف - رسم و رواج - عدالت مجسٹریٹی

گودی۔ گہرائی۔ عمق۔
مساحت کردن۔ ناپنا۔
مقصر۔ مجرم۔
چگونگی۔ کیفیت۔
خرگاہ ولایت عہد۔ گورنمنٹ ہاؤس،
خرگاہ۔ بڑا خیمہ۔
چادر۔ خیمہ۔
بالاتر از سیاہی رنگے دگر
نباشد۔ بدقسمتی سے بڑھ کے کوئی
چیز نہیں ہے۔
مطلق العنانش کنید۔ اس کو
چھوڑ دو۔
سرداری Single breasted
frock coat with pleats
آبدسرت Cloak with belt
بجائے جبہ استعمال ہوتا Sleeves
ہے۔ اور منشی لوگ پہنتے ہیں۔
ارخالق۔ چھینٹ کا کوٹ جس کو قبا
کے نیچے پہنتے ہیں۔
کلیجہ یا کلچہ آدھی آستین کا کوٹ گھٹنوں
تک کا۔

کمرچین Double breasted
frock coat with pleats
from the waist وہ کوٹ
جس کی کمر پر چنٹ ہوتی ہے۔
بالاپوش یا لبادہ۔ اوور کوٹ۔
بارانی۔ Water proof
قبا۔ چپکن۔
ادعیہ۔ جمع دعا۔

صفحہ ۶۸

کہ ہا۔ کن لوگوں۔ کہ کدام کی جمع ہے
مکاری۔ اونٹ، گھوڑا، خچر، گدھا کرایہ
پر چلانیوالا۔
مظفر الدین۔ پسر ناصر الدین شاہ جو
بعد ناصر الدین شاہ بادشاہ ہوئے تھے
ان کے بعد محمد علی شاہ انکے بعد
احمد علی شاہ اور ان پر حکومت قاجاریہ
ختم ہو گئی۔ اب رضا شاہ پہلوی ایک
بیدار بادشاہ ایران ہیں۔
مرادف۔ برابر برابر۔ ہم پہلو۔

قرن - صدی - Century

صفحہ ۶۹

من احیی نفساً فکانما احیی الناس جمیعا - جس نے ایک شخص کو زندہ کیا - یعنی جس نے ایک بھی جان بچائی گویا اُس نے کل آدمیوں کی جان بچائی -

طغیان - از حد گذشتن -

متہم - تہمت زدہ -

قلع قمع - اُکھاڑنا - توڑنا -

ہرج مرج - فتنہ و آشوب - درہمی و آشفتگی موافقت ہرج میں مرج کی (ر) کو ساکن کر دیتے ہیں -

رؤسارِ روحانی - پادری - پوپ - بشپ -

صفحہ ۷۰

بنظرِ عموم - علی الرؤس - سب کے سامنے

نفت - نفط - مٹی کا تیل -

رؤف - بسیار مہربان -

کشیش - راہب - پادری -

تشکیل دادن - تیار کرنا - بنانا - قائم کرنا -

شخص - ذات -

نوعیت - بنی نوع ہونا -

آتیہ - زمانہ آئندہ -

میکادو - شاہِ جاپان -

فریدلان - ایک شاہ اسپین کا -

صفحہ ۷۱

مطبوعات - کتب -

احاد - جمع احد - عوام -

تحدید - تعریف - حد بندی -

تشکیلاتِ لشکری - تنظیم و درستی لشکر

پولٹیک - سیاسی Politics

تمتع - نفع اُٹھانا -

افریقائی - اہلِ افریقہ -

تسلط - قبضہ و تصرف -

جوّ - خلا میان زمین و آسمان -
علم تقلید - علم فقہ -

صفحہ ۷۲

قاز - ایک خیالی حقیر سکہ جیسے کوڑی
اندک - تھوڑا - قلیل - ذرا بھی -
ایران و اطلاع - دو ایرانی اخباروں کے نام -
مزخرف - پوچ - لچر - واہی -
لاطائل - غیر مفید -
ہفتگی - ہفتہ وار Weekly
اَحِبّا - جمع حبیب - دلی دوست -
اَصدِقا - جمع صدیق - اخل الحبیب جسمیں خلوص اور صداقت بھی ہو -
خِلّ - صدیق مخلص صاحب الودّ -
نقل - ذکر -
تعارف - تکلف -
طراق طراق - کھٹا کھٹ -
نیم خیز - آدھا اُٹھنا -
یخدان - صندوق برف Ice case

تھرماس - (برف دانی) قمقمہ - ترمس -
ترمس - Thermos
متکا - گاؤ تکیہ -
تکیہ کردن - ٹیک لگانا -
دم کردن - جوش دینا - اُبالنا -

صفحہ ۷۳

راسمہ - نشان و علامت (خط رقیقہ (ہنجلہ))
وِلا - بحر - دوستی -
قاتلمت - شامی کباب -
خائب - نا امید -
خاسر - زیان رسیدہ
مفارقۃ الاحباب باللہ اصعب -
ء واللہ فراق یار بہت سخت ہوتا ہے -
معاذاللہ - خدا کی پناہ - اللہ بچائے -
برادر رضاعی - دودھ شریکا بھائی -

صفحہ ۷۴

مصباح - چراغ -

ہمواری - درستی -
لآلی لالا - مروارید روشن و درخشاں
صراف نما - بظاہر پرکھنے والے -
صراف صورت -
اِتَّقُوا عَنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ - مواقع تہمت سے بچو -
طشت از بام افتادن - راز فاش ہو جانا -
راسخ - مضبوط -
متین - استوار -
حصن حصین - قلعہ مستحکم -
کروب - جرمنی میں توپ ڈھالنے کا مشہور کارخانہ - Krupp
شوائب - آمیزشہا - آلودگی ہا -

صفحہ ۷۵

طعمِ حنظل - ذائقہ اندرائن کا - یعنی کڑوا -
عین - حقیقی و اصلی - ذات -
بے غش - کھرا -

مارا است - ہم پر فرض ہے -
فرمائشات - ارشادات -
دلِ شب - وسطِ شب -
زبان خواناں - پڑھے لکھے -
بوں بوں - نوں نوں - گٹ پٹ - یسٹ پٹ -
باقی الدعاء - اب جو باقی رہا، وہ دعا ہے -
من البدو الی الختم - اوّل سے آخر تک -
جوف پاکٹ - لفافہ میں -

صفحہ ۷۶

جواب مکتوب رفیقہ از جانب محبوبہ
دقّت - غور - باریک بینی -
غلو - افراط -
نو بینش - صحیح نورِ بینش نورِ بصیرت -
ارکان قوی البنیان - مضبوط بنیاد والے ستون -
موائد - جمع مائدہ - دسترخوان پُر از

طعام برخلاف خواں کہ اوپر کھانا ہو یا
نہ ہو۔

غیاب۔ غیبت ضد حضوری۔

اعتصام۔ دست در دامن زدن،
تمسک کردن۔

نفس برزدن۔ سانس لینا۔ منہ
سے بات نکالنا۔

خنگ۔ نقرہ گھوڑا۔

سوراخ۔ محل۔

صفحہ ۷۷

بازی۔ کھیل کود۔ لغویات۔

اِن کَانَ قَمِیصُہ قُدَّ مِن دُبُرٍ
فَکَذَبَت وَھُوَ مِنَ الصَّادِقِینَ ۝
اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو
زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں

ھٰذا بہتان عظیم۔ یہ تو بہت بڑی
تہمت ہے۔

محبتا۔ محبوبہ تمہاری دوست
محبوبہ۔

وجنات۔ رخسارے۔ مراد ظاہر حال

صفحہ ۷۸

فراش پست۔ ڈاکیہ۔

درآوردن۔ نکالنا۔

لائے۔ تہ۔ مراد درمیان۔

ظرف آل۔ مراد لفافہ۔

یعنی باد بداں جانب سوق داد
گویا ہوا اسکی طرف اڑالے گئی۔

سوق۔ بفتح راندن۔ لیجانا۔

حضور باریتعالیٰ برسد یہ کیوں
لکھدیا۔ کہ خدا کے پاس پہنچے۔

عمدہ۔ ستون۔

زبدہ۔ خلاصہ۔

فراچہ والغ۔ (کوہ سیاہ)
کوہ ارارات۔

شہیر۔ مشہور۔

مستطاب۔ پاک۔

خرزات۔ جمع خرزہ شیشہ کے
موتی۔ جواہر جیسا کہ خرزات الملک۔

جواہر تاج ہے - لہٰذا افزا کے معنی
بساطی یا جوہری کے ہوتے ہیں -
اور مشک دوز اور موزہ دوز کو بھی
کہتے ہیں -

حاجی - حاجی تبریزی -

بدمستی - آپے سے باہر ہو جانا - غپ
شپ اڑانا -

چیزے نماندہ بودہ ..... شوند
قریب تھا - کہ اٹھ کر لپٹ پڑیں -

صفحہ ۷۹

فرنگی تاب - Europeanized

خداوندگان - آقا - مالک -

خداوند - خدا

مخلوط - ملا دینا -

رئیس جمہوری - President of Republic

عنوان - سرنامہ -

شناختہ - دشوار -

سروتن - سر و پا -

شماتت - بدگوئی -

قلنبہ گوئی - اناپ شناپ - ارنگ
برنگ بکنا -

پائے بمیان آمدن - کسی کا کسی
میں دخل ہونا -

ذیجود - صاحب عطا و بخشش -

دہانج - بروزن فعال درخشاں و
فروزاں -

لولہ - مٹھا - چونگلا -

رشحات - تراوشش -

در سلک - موتیوں کی لڑی والا -

صفحہ ۸۰

خضارت - سرسبزی -

طراوت - طراوت - تازگی

پرند و پرنیاں - دونوں ریشمی کپڑے

قرابہ - شیشہ کا گھڑا - مراد خم -

ازہار - کلیاں

بقرابہ لآلی طوق ساختہ - موتیوں
کی نظم سے اسے رنگین کیا -

و بہ ازہار معانی مزین ساختہ ۔ اور معانی کی کلیوں سے زینت دی ۔
اشہب ۔ سبزہ گھوڑا ۔
قضا سمت ۔ جس میں علامت و نشان قضا کا ہو ۔
حدائق ۔ جمع حدیقہ ۔ چار دیواری والا باغ ۔
شقائق ۔ جمع شقیق لالۂ نعمانی ۔
روائح فوائح ۔ مہکنے والی خوشبوئیں ۔
فصاحت ۔ غرابت ۔ تنافر ۔ تعقید ۔ ضعف تالیف سے کلام کا خالی ہونا ۔
ہموم ۔ جمع ہم ۔ غم ۔
لوث ۔ آلودگی ۔
سموم ۔ باد گرم ۔ لو
میامن ۔ جمع میمنت ۔ خجستگی ۔ مبارکی ۔
برکات ۔ جمع برکت ۔ افزونی و بالیدگی ۔
مکارم ۔ جمع مکرمت ۔ بزرگواری عطا ۔

کامگاری ۔ مقصدوری
کرامت ۔ بزرگی ۔ نوازش ۔
کاخ ۔ قصر و محل ۔
کیاست ۔ دانائی ۔
ژولیدہ مو ۔ بکھرے بال والا ۔
حوصلہ من تنگ شد ۔ میں تو عاجز آگیا ۔
آخر ۲ [illegible] کم کو کام کرم کو تا کجا خوا[illegible]ید ۔ آخر یہ کم کو کام کرم کو کہاں تک بجتا رہے گا ۔ یہ چرخا کہاں تک چلے گا ۔ یہ رینڈھا کہاں تک ناندھیگا ۔ اوپر کی عبارت میں کام کرم ۔ کان ۔ کامگاری ۔ مکارم ۔ کرامت وغیرہ جو الفاظ آئے ہیں ۔ انہیں کو کم و زیادہ کرکے دوہراتا ہے اور انہی پنواڑے کے ساتھ تعبیر کرتا ہے ۔ اس سے زیادہ نہ سمجھ سکا
آخرش چہ چیز است ۔ اس پنواڑے کا آخر انجام کیا ہے؟
نفس ۔ ذات ۔ جان
چہ چیز را فہمید ۔ سمجھنے کی چیز ہی کون

ہے۔ جسے کوئی سمجھے۔
متوقعید۔ امیدوار ہو۔
قدوم۔ تشریف آوری۔
یساول۔ چپراسی۔ گارڈ۔
کنار شوید۔ ہٹو بچو۔
فاضل آمد۔ بڑے فاضل آرہے ہیں۔
معطّل ساختن۔ وقت ضائع کرنا
بیکار بنانا۔
جفنگ۔ واہیات۔ جھک مارنا۔
بکواس۔
پوچ۔ لغو۔ لچر۔ بے معنی۔
مستمع۔ سننے والا۔
تمام کردن۔ ضائع کرنا۔
ماشین۔ کل۔
اختراع۔ ایجاد۔
دروغ بافی۔ اشعار میں جھوٹی
تعریفیں کرنا۔
سادہ گوئی ...... نفہمیدند۔ اسکی
سیدھی سادی باتوں کو بھی وہ ادیب
نہ سمجھے
صدا کو آشنائی آشنا جانے !

مارسل۔ مارسیلز۔ دریائے ڈوور
پر فرانس کا ایک شہر۔
امتعہ۔ فرنیچر۔ اثاث البیت، سامان۔
آرزو کردم ...... حاضر بود۔
مجھے خیال آیا کہ اگر اس صحبت میں
ابراہیم ہوتا، تو کیا اچھا ہوتا۔
اخبار کردن۔ اطلاع دینا۔
سر۔ بر۔
طعام صرف شد۔ کھانا کھایا گیا۔

صفحہ ۸۱

صوابدید۔ مشورہ و صلاح۔
بہا۔ قیمت۔
علی السّویہ۔ برابر سے۔
دستگاہ۔ محکمہ۔ مجلس۔ کارخانہ
جریمہ۔ جرمانہ۔ (فائن)
تاوان۔ عوض زیان (پنیلٹی)
راست آمدن۔ ملجانا۔
فصل۔ باب (چیپٹر)
جنابت۔ گناہ۔ جرم۔

کشوری - ملکی - سویلین -
لشکری - فوجی -
تعدی - ظلم -
قولچوماقی - بدمعاشی - جبر - زور -
دباؤ - ڈنڈے بازی -
فعلہ وحمال - مزدور و قلی -
رسم - بلا - نشان -
لباس - مراد قواعد فوجی - وردی -
چپ وراست - الفاظ قواعد -
چپ Left
راست - Right

صفحہ ۸۲

چہ حد داشت - کیا طاقت تھی -
کیا مجال تھی -
نظام - ملٹری - فوج Military
چہ کارہ است - کیا ہستی
رکھتا ہے -
فوج - Regiment
پیادہ نظام قشون پیادہ - Infantry

قشون سوارہ - سوارہ نظام Cavalry
لشکر - قشون - سپاہ - Army
توپخانہ - Battery Artillery
تیپ - لشکر - دستہ - Brigade
سرباز - Soldier
دستہ - Company
سپہ سالار - سردار کل -
Commander
in Chief - سردار اکرم
فرماندہ - امیر نظام - Commander
رئیس لشکر - صاحب منصب ارشد
سرتیپ - Brigadier
سرہنگ - کرنیل - Colonel
یاور - Major
سلطان - Captain
وکیل - Seargent
وکیل باشی - Seargent Major
امیر پنج - پانچ ہزار جرنیل کا افسر -
General
اجودان - معین - Adjutant
اجودان باشی - Adjutant General

تعیین سرجوقہ - Acting Corporal
سرجوقہ - Corporal
ہنوط؟ :- ایک رجمنٹ میں آٹھ سو
سرباز ایک سرتیپ ایک سرہنگ
دو یاور آٹھ سلطان اٹھارہ نائب،
دس وکیل اور بتیس سرجوقہ یادہ باشی
ہوتے ہیں - ایک رجمنٹ کے آٹھ
دستے ہوتے ہیں - ہر ایک میں تین
طبال تین شیپورچی اور ایک دستہ
موزیکا نچیوں کا ہوتا ہے - جن کا
شمار ان آٹھ سو سے الگ ہے -
مواجب از خزانہ دولت میگرد
تنخواہ تو سرکاری خزانہ سے پاتا ہے -
یا لیتا ہے -
بنا نہادن - تشکیل دادن - قائم کرنا
کرباس - کپڑا سوتی
بلور - شیشہ آلات -
چینی - چینی کے برتن -
یخ - برف -
زری - پارچہ زرتار -
کبریت - دیاسلائی -

ماہوت - بانات -
و - و - و سبحان اللہ -
وزیر خارجہ - فارن سیکرٹری -
وزیر مختار - Minister
Plenipotentiary
تدارک کردن - سامان کرنا -
عملجات غارت - ارباب یغما -
لٹیرے، ڈاکو -
خواجہ طاش - ایک آقا کے دو غلام
ایک استاد کے دو شاگرد آپس میں
خواجہ تاش کہلاتے ہیں -
وجدان - ضمیر تحت شعور - کانشنس -
نحو - طرز - قسم -
عرق جبیں - کوشش و سعی -
ابا عن جد - باپ دادا سے
ہم مسلک - ہم طریق -
مکلف و موظف - ان کا فرض
اور خدمت کیلئے ہے -
مثقال - ڈیڑھ درہم - قریب ۴½ ماشہ
(فرائد الدریہ)
علاوہ کردن - اضافہ کردن -

بڑھانا - جوڑنا -

صفحہ ۸۳

اقدامِ جدی - کوشش کیساتھ پیشقدمی کرنا -

اُستاد معلم - پروفیسر -

حرفے نیست - کوئی کلام نہیں ہے

ادارہ معارف - سررشتہ تعلیمات

این فقرہ - یہ بات - اس سے مراد الف بے کا مشکل ہونا ہے -

مکتب عالی - کالج -

مکتب رشدیہ - ہائی اسکول -

مکتب ابتدائی - پرائمری اسکول

بحر اخضر - ہر سمندر - آسمان سے بھی کنایہ ہوتا ہے -

بحر احمر - Red Sea

سر دراز داشتن - طول کھینچنا -

صفحہ ۸۴

درہ بگی - (جاپانی) اعیان و ارکین سلطنت

کسبہ - جمع کاسب = تاجر (حدیث)

الکاسب حبیب اللہ معاش پیدا کرنیوالا - دوست خدا ہے -

تخلاف - خلاف ورزی -

موچو کسوو - نام بادشاہ جاپان یا - وزیر -

میکادو - (جاپانی) شاہ

زیرِ پا نہادن - کچل ڈالنا - روندنا - مسل ڈالنا -

شئون - جمع شان Dignity

پارلیمنٹ تشکیل دادن - مجلس شورائے ملی قائم کرو -

پارلمان - مجلس شورائے ملی -
PARLIAMENT.

خطیر - بزرگ - خطرہ والا

مباشر - مرتکب -

امضا - دستخط -

صفحہ ۸۵

نطق - لیکچر -

مشار بالبنان - انگشت نما -
صاحبان الف بائے آسان -
مراد یورپین -

بسطت - فراخی سے
ہمت کو رکھ بلند، کہ مردان روزگار -
ہمت بلند سے ہوئے دنیا میں با وقار -
ہیئت - کمیشن - ڈیلیگیٹ -
مجلس -
مجلس - پارلیمنٹ -
ارائۃ نمودن - دکھلانا -
نقطۂ سربستہ - امرِ لاحل مخفی بات
بدعت - ایجاد فی الدین سے
"ہزاروں بال سے باریک باتیں اس محل پر ہیں"
امتیازات - تشخص -
مستمری - پنشن -
استصوابی - خرچ متفرق -
تعارف ہدیہ - نذرانہ پیشکش -
دریافت داشتن - حاصل کرنا - لینا -
دراز نویس - بڑھ کے لکھنے والے -

مستوفیاں - محاسبین - آڈیٹرس -

صفحہ ۸۶

ملیار - ہزار میلیون - ایک میلیون برابر دس لاکھ -
چہل کرور - ایرانی برابر دو کرور ہندوستانی -
ابلاغ - آمدنی -
رسومات - مالگذاری -
مامور عالم خواستہ باشند - اگر دنیا کو محکوم بنانا چاہتے ہیں
شخص شخیص - ذات معین سے اس سردار (صدر اعظم) کے ظاہر اور جاری ہو - یعنی صرف تنہا صدر اعظم ان تمام امور کو انجام دے -
طرق - جمع طریق سڑکیں -
معیشت - زندگی -
فحاشی - دشنام دہی -
ہتاکی - آبرو ریزی
شخص اول - بڑے مرتبے والا -

عشرے از اعشار - سوال حصہ -

صفحہ ۸۷

عدلیہ - عدالتیں Court of Justice

قائم مقام - شاید ڈی - سی -

امیر کبیر - مرزا تقی خاں -

مراقب - پاسدار - محافظ -

اقامہ بینہ و بیل قائم کرنا -

اذاعہ - شائع کردن -

متفرنگ - جو فرنگی بنے -

وازدن - رد کرنا - پلٹ دینا - ہٹا دینا -

صفحہ ۸۸

مالک بن اشتر - اصحاب جناب امیر علیہ السلام میں سے تھے -

عُلیا ر - بلند مؤنث علیٰ -

ملک منان - بڑا احسان کرنے والا

بادشاہ مراد خدا -

رزین - متین - مضبوط -

دریافت گردد - حاصل شود -

کتاب - منشی

اقصا - اطراف - دور دراز -

بصنائع - انکی صنعتوں سے -

انکے کام سے -

اسباب کارخانہ جات - اثاث البیت -

صفحہ ۸۹

رقت - نرمی -

جلوگیری - روک تھام -

اگر تقویتے ..... پسندار - اگر انکے وسیلے سے کوئی قوت حاصل ہو - تو اس کو اپنی طرف عائد نہ کر -

مواسات - غمخواری -

راتبہ - روزینہ - وظیفہ مقررہ -

انقراض - منقطع شدن

بکار داشتن - کام میں لگائے رکھنا

ساکن - جو کام نہیں کرتا ہے -

رنج ایں را...... بر اوندھی کسی کے ستانے کو کسی دوسرے کے سر نہ لگا -

زحمت..... ننگری - جو چھوٹا ہے بڑا مرتبہ نہیں رکھتا - اس کی بڑی زحمت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو

یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ..... اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ - وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں - اللہ اور رسول اور ان صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہوں - اگر کسی معاملہ میں تم میں تنازع ہو - اور فیصلہ نہ ہوتا ہو - تو اللہ (قرآن) اور رسول (حدیث) کی طرف رجوع کرو -

حکومت شرع - اجرار احکام شرعیہ

مفتش خفی - خفیہ پولیس - جاسوس -

خلاف - خلاف حق - مخالفت -

دست خوش - ملا دلا

دست آویز - وسیلہ -

چون وچناں - کسطرح - اسطرح

کیسے ایسے - کیوں اور یوں -

صفحہ ۹۰

عارضین مستغیث - عرض و معروض کرنیوالا -

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ - نماز برشتی اور کار ناپسندیدہ سے روکتی ہے -

کبریائی - بڑائی - عظمت - اپنے آپکو بڑا سمجھنا -

صفحہ ۹۱

اگر انسان انسان باشد - اگر انسان کا انسان کے ساتھ معاملہ آپڑے -

ترجمہ اشعار مولوی روم!

ہاں علی سے سیکھ اخلاص و عمل
شیر حق کو جان لے تو بے دغل،
عبدود نے اُن سے کھائی جب شکست
آئے اُسکے پاس شمشیرے بدست،

تا جدا کردیں بدن سے اُسکا سر
تھوکا اُس نے غیظ سے تب آپ پر
جب کہ تھوکا اُس نے برروئے علی
افتخارِ ہر نبی و ہر ولی ؑ
ہو کے مستِ ذوق رکھدی ذوالفقار
قتل سے باز آئے بہرِ کردگار
جبکہ دیکھا آپ سے بیجا عفو،
خوب ہی حیراں ہوا وہ جنگ جو
پوچھا پہلے تم نے کھینچی تیغ تیز
اب ہے کیوں اس کام سے تمکو گریز
تب کہا ہوں تیغزن بہرِ خدا،
بندۂ حق ہوں نہ پابند ہوا
شیرِ حق ہوں مَیں نہیں شیرِ ہوس
یہ عمل دیں پر مرے شاہد ہے بس

سلطان الاولیا - حضرت علیؑ -
پیروان - تابعین -
تہ - چوتڑ -
اِتیان - بجا آوردن -

صفحہ ۹۲

شیونات - جمع اُجمع شان -

سہلہ - آسان -
سَمِحہ - نرم و آسان ہے
ذاتِ اسلام میں نہیں کوئی عیب!
آورخ - افسوس -
مزوّران - مکاران -
قضاوت - کار و فعل قاضی -
مترصد - تاک لگانیوالے -
اجنبی - بیگانہ -
جابر - دباؤ ڈالنے والا - یا -
جایر - بمعنی ظالم -

صفحہ ۹۳

بقالب زدن - رانچے میں ڈھالنا -
مسکو - ماسکو - حال میں دارالسلطنت روس پہلے سینٹ پیٹرس برگ تھا -
مزہ - گزک و نقل - Dessert
بسلامتے کسے بادہ نوشیدن
کسی کا جام صحت پینا -
To Toast

عربدہ - جھگڑا - ٹنٹا -
نانجیب - رذیل غیر شریف -
تجرع - مراد میخواری - جرعہ کشیدن
حروف مقطعات کا مجموعہ مقعد ہے -
صیانت - حفاظت
داداشان - (ترکی) برادران

صفحہ ۹۴

دماغ - ناک
حک - چھیلنا -

صفحہ ۹۵

بہم بست کردن - مرتبط و منضبط کردن -
انگلستر - انگلینڈ -
پول کاغذ - نوٹ -
نہ معنی پول نوٹ - اس سوال سے یہ غرض نہیں - کہ پول اور نوٹ کے معنی لفظی و وضعی بتائے جائیں -

شمع گچی - چربی کی بتی - شمع مومی اور شمع کافوری اس کے علاوہ ہیں
Steazine Candle
مقننی - قانون سازی - قانون دانی -
بکل خلق علیم - ہر طرح کی خلقت کا دانا ہے -
بلدیہ - میونسپلٹی -
مجلس - پارلیمنٹ -
ادارہ شہر - ڈسٹرکٹ بورڈ -
بگلر بیگی - امیر الامرا - ڈپٹی کمشنر - فلٹ صاحب - پولیس سپرنٹنڈنٹ جو شہر کا انچارج ہوتا ہے، معنے بتاتے ہیں -

---

صفحہ ۹۶

صرفہ بردن - فائدہ اٹھانا -
دیوان - وزارت -
انوّلی - مراد نظم -
دیوان - Council

صفحہ ۹۷

زغال - کوئلا -
راہ انداختن - کام جاری کرنا -
چرخ آبکشی - پانی کھینچنے کی شین
ترکمان - ترکوں کی ایک قوم، جو لوٹ مار کا کام کرتے ہیں -
تاتار - وحشی قوم ہے -
تاسیس - بنیاد ڈالنا -
دارالفنون - یونیورسٹی -
محیر العقول - عقلوں کو حیران کرنیوالا -
نائل بمرام - مقصد کو پانے والا -

صفحہ ۹۸

معادلہ - مساوات -
حکومت فروختن - رشوت لیکے عہدے دینا -
چانہ زدن - بک بک کرنا -
نورس - نووارد
حکمی - بہم قطعی یقینی -

محبت آمیز - از روئے محبت "یا کلام" کا لفظ رہ گیا -
ضدّیت - مخالفت
مشروطیت - جمہوریت
مشعشع - منور - درخشاں -

صفحہ ۹۹

عنود - اکل کھرا - کج ارادہ (منجملہ)
بقلم رفتن - مشہور ہونا
خودسری - ذاتی -
نکش - شکست
عاید - لاحق -
چاپیدن - لوٹنا -
غیر موجّہ - نامعقول -
بنظر دادن - دکھانا -
گزنگبین - شبنم جو درخت گز (جھاؤ) وغیرہ پر میٹھے کے مثل ترنجبین جم جاتی ہے -
دستگاہِ قانون - محکمہ قانون سازی
دستگاہ اجرار - محکمہ نفاذ قانون -

سوا کردن - الگ کرنا - اضافہ کرنا -
تانتا - ''ام دیہے -
تجدید معاملہ مکن - آگے کو دوسرا
موقع نہ دینا - لے ہی کے آنا -
موعد - زمانہ وعدہ
مکث - تاخیر - دیر لگ -
تجدید معاملہ - پھر سے معاملہ کیا -
سند - تمسک -
رویّہ - روش - رفتار - رنگ ڈھنگ

صفحہ ۱۰۰

پیانو - تار - سنطور - سب ساز و بجے
نام ہیں -
راس الحسین - ایک روایت ہے - کہ
سر امام حسینؓ مصر میں جا کر دفن ہوا -
مصر میں مقبرہ بنا ہے - اور لوگ
اس کی زیارت کو جاتے
ہیں -
ارادہ - عرادہ - گاڑی -

صفحہ ۱۰۱

طواف کردن - گرد گھومنا -
غشوہ - غشی -
زور کی خود داری نمودم - جبراً اپنے
آپ کو سنبھالا -

صفحہ ۱۰۲

افاقہ - تسکین ہونا -
تمر - مہر ڈاکخانہ -
مامور موظف پوست خانہ - ڈاکیہ -
حسن بود - مہر جو دیکھی اس میں نام
حسن - تھا -
عزیمت - ارادہ سفر -
تعلیقہ - تحریر - خط -
نگرانی - تشویش -
تصدیع - درد سر - تکلیف -
امتیاز - ٹھیکہ -
کمپانیہ - کمپنی - شراکت -
کشف آثار عتیقہ - انکشاف

نشانیہائے قدیم۔
ارزش۔ قیمت۔
صلوٰۃ۔ نماز۔ درود۔ رحمت۔
جب کوئی مرجاتا ہے۔ تو مینار پر چڑھ کے صلواۃ پکارتے ہیں۔ دوبارہ نماز جنازہ کے لئے۔
صدر اعظم۔ پرائم منسٹر۔
در پیش۔ در مقابل۔

صفحہ ۱۰۳

نظارت کردن۔ دیکھ بھال کرنا۔
کار تمام میشود۔ بس کام بن گیا۔ کام پورا ہوگیا۔ مرجانے کے معنے بھی ہیں۔
صدر حمت۔ یعنی کہیں بہتر ہے۔
رژ۔ ظاہر عبارت سے تو کوئی مقام معلوم ہوتا ہے۔
صرف دخانیہ۔ دھوآں اڑانے کا حق رب کو تھا۔ یعنی کوئی حقہ میں تمباکو صرف کرتا ہے۔ کوئی بطور دوا۔

عیوق۔ قدر رابع سے ایک بہت بلند ستارہ ہے۔
جائے حرف۔ محل اعتراض۔
اور امید ادند...... میگذاشتند۔ تمباکو کا ٹھیکہ بھی دیتے۔ مگر عتیقہ جوئی کا نہ دیتے۔
طغرا۔ وہ دستخط شاہی جو فرامین پر بخط چلیپا ہوا کرتے ہیں۔ اور اظہار تعدد خطوط کیلئے بھی لاتے ہیں۔
بہماں نخواست۔ ابراہیم بیگ ابتک ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا تھا۔
کیسۂ تربت۔ تربت امام حسینؑ کی خاک پاک والی سجدہ گاہ کی تھیلی۔
کیسہ میخک۔ لونگوں کی پوٹلی۔
کیسۂ ترمہ نرم۔ نرم اور ملائم شال کی تھیلی۔

صفحہ ۱۰۴

حشر میں حسرت مری گر پوچھیں دیکر اختیار
دوست میرے واسطے فردوس میں تیرے واسطے

صفحہ ۱۰۵

تدارک دیدن - سامان کرنا -
من بنوعے حالی نمائم - میں خاص طریقہ سے بتاؤنگا -
قونسل - قونصل سفیر Counsel
Fr: Conseil مشتق از Consulo
to Consult
قونسلخانہ سفارتخانہ -
عَلِیّہ - بلند مؤنث علی -
تبعہ - جمع تابع مراد رعیت -
دکاکین - جمع دکان -
آیۂ نور - اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہ مصباح -
اللہ آسمان و زمین کا نور ہے - مثال اسکے نور کی ایسی ہے - جیسے فانوس میں چراغ ہو - (پارہ ۱۸ - رکوع ۱۱)
خوانندہ - گویا -
آلات موزیک - باجے -
اطاق بندی - بانس کی کھپچیوں سے پھاٹک بناکے اسے درخت کے ہرے پتوں سے ڈھک دیتے ہیں - بیاہ شادی یا اور قسم کے جشن میں یورپین تہذیب کے موافق ایسا پھاٹک بناتے ہیں - اور اسپر ہندوستان میں نوبت بھی بجاتے ہیں - (اطاق نصرت)
لوحہ - تختی -
جام - شیشہ مع چوکھٹا -
خطاط - خوشنویس -
جشن جلوس سال پنجاہم -
Golden Jubilee
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ ..... اے اللہ برکت دے ہمارے بادشاہ کے جشن جوبلی میں بحق محمد و آل محمد - اور نصرت کر شہنشاہ ناصرالدین قاچار کی -
طٰہٰ و یٰسین - ہر دو لقب جناب رسالتمآب صلعم - اور قرآن کے دو سورے -

---

صفحہ ۱۰۶

جابجا نمودن - درست کرنا - جدا کرنا -

سیاہ کشیدن - سیاہ پوش کرنا -
توپ - تھان -

صفحہ ۱۰۷

جعل - گڑھنا -
بستر برچیدن - بچھونا اٹھا دینا -
بصرف شام - شام کا کھانا کھانے کے لئے - یا -
بطرف شام - قریب شام -
منوط - متعلق -

صفحہ ۱۰۸

سہ دیگر - تیسرا -
ازیں در - ازیں رد -
بخت یا اللہ - واہ ری خوش نصیبی -
سیغار - cigar سیگار برگی -
جیغار - جگارہ - (چرٹ)
دریلہ دامن زیر پاپیش گیر کردہ -
سیڑھیوں پر دامن پاؤں کے نیچے

آگیا - دب گیا - پھنس گیا -
معلق افتادن - قلابازی کھا کے گر پڑنا -
جعبہ - قوطی - ڈبہ - ڈبیا - جعبہ بمعنی الماری بھی ہے -

صفحہ ۱۰۹

ناشتا - خالی پیٹ - نہار منہ -
بنائے سرفراگذاشت - کھانے لگا
دست دادن - ہاتھ ملانا - مصافحہ کرنا
باہر سر - ہر ایک سے فرداً فرداً - یا
باکسی ہمسر - بتمام سب سے -

صفحہ ۱۱۰

سلام عام - دربار عام -
مجازات - سزا -
برنج صدری - عمدہ چاول جو کسی صدر اعظم کی طرف منسوب ہیں
بانس متی -

صفحہ ۱۱۱

ای واللہ - جی ہاں!

بادنجاں - بینگن -

جوجہ - چوزہ - مرغی کا بچہ - چنگنا -

مسمّٰی - ایک تو گوشت مرغ - آلو بخارا - بادام اور پیاز سے پکاتے ہیں - دوسرا بینگن کے قتلوں سے کوبیدہ - قیمہ -

ماہی کفال - ایک قسم کی مچھلی ممکن ہے - کہ روہو ہو -

آتش دورغ - کڑھی -

تمنّا - سلام و عرض سلام - آرزوئے خوبی یا سعادت برائے دیگراں کردن - Good wishes -

صفحہ ۱۱۲

رقیمجات - لپٹ - ڈاک - خطوط - مکاتبات Communications

انشر جار - آزردگی -

ہیئت - ممبر - وفد - ڈیلیگیٹ -

طپانچہ شش لول - چھوٹا پستول ریوالور - پستول - طپانچہ - تپنچہ -

شش لول رولور - Revolver -

یہ لفظ تپانچہ کی تفسیر ہے -

کار ساختن - ختم کر دینا - جان سے مار دینا -

احدے از آحاد - کوئی فرد بشر -

ہنر بزرگ - بڑا کمال دکھایا -

وفیر - کثیر -

طیش - غم و غصہ -

صفحہ ۱۱۳

بطریق - ازراہ

شاہباز - بڑا باز -

بہ پروپاچہ اعیان بہ پیچید - ارکین کے سر تھوپیں -

شفاہا - روبرو

شافی - کامل و وافی

انزوا - گوشہ گیری -

صفحہ ۱۱۴

فعال مایرید - جو جی چاہے کر بیٹھنے والا -
استدامت - دوام و ہمیشگی -
باذل - سخی -
رطب اللسان - تر زبان -
شلوق - آشوب و اغتشاش -
Disturbance
آسمان جل - ننگے بوچے -
فرزانہ - دانشمند -
لات ولوت - نفاختے - قلاش مفلس -
دربار بازی - چپقلش، دربار کی -
نرہ خر - اوّل نمبر کے گدھے -
ترکہ خر - گدھا ہنکانیکا ڈنڈا -
خارجہ - بیرونی - مراد سلطنت غیر کے لوگ -

صفحہ ۱۱۵

ایوان ششم - کسی کتاب کا نام معلوم ہوتا ہے -
انارشیت - انارکسٹ Anarchist ہرج ومرج طلب - مخالف حکومت فوضوی -
امپراطور یچہ - ولیعہد -
آستریا - اطریش -
رئیس جمہوری - پریسیڈنٹ -
ہامش - حاشیہ -

صفحہ ۱۱۶

حقہ - کربلائی قریب پانچ سیر کے اور ترکی آدھ پاؤ ایک سیر کا ہوتا ہے -
کفارہ - بدلہ -
پائے کوبیدن - رقصیدن -
مراودہ - آمدورفت -

صفحہ ۱۱۷

ستانزا - نام مقام

اسکندریہ - نام بندر در مصر

خشونت - کھرا پن

گور پدر اسکندر (محذوف)

سگ بشاسد - فیلقوس پدر اسکندر کی قبر پر کتے موتیں -

حبل المتین - موید الاسلام فارسی زبان میں کلکتہ سے اس اخبار کو نکالتے تھے -

تعطیل شدن - بند ہو جانا -

صفحہ ۱۱۸

جدّی - ضد ہزلی - بمعنی خوب -

جلو - سامنے -

دژخیم - بد -

عرشۂ منبر - منبر کی سب سے اوپر کی سیڑھی -

شارلاتان - چاچول باز - عیار - Fr: Charlatan مکار -

روده بر شدن - آنتیں الٹ جانا پیٹ میں بل پڑ جانا -

صفحہ ۱۱۹

گوش تلخ - جس کو کسی کی بات ناگوار ہوتی ہو -

طفرہ رفتن - ٹالنا -

زور است - مجبور کرتے ہو -

یا علی مدد - کسی اہم کام کے شروع کرتے وقت ان کلمات کو کہتے ہیں -

نشستنگاہ - بیٹھکا -

اغوا - ورغلانا -

عبد عبید - غلام کا غلام -

آشنائی دادن - پہچوانا

بہ او برخوردہ - اس سے ملاقات ہو گئی -

جمعیت جزئیہ - مراد خانوادہ - و اہل البیت و بمعنی خاندان و دودمان

وقبیلہ۔

صفحہ ۱۲۰

زورق در گل نشستہ۔ ڈونگی کیچڑ میں پھنس گئی ہے۔

مطیب۔ پاک وصاف۔ معطر۔

بزانو در آمدہ۔ جھک کر۔

قہقری۔ پچھلے پاؤں۔

گردباد۔ بگولا۔

صفحہ ۱۲۱

خمرہ۔ مٹکور۔ مٹکا۔

یک برصد۔ مراد سوگنا۔

حاجب۔ ناظر دربار

رسوم۔ نذرانہ

جوال۔ توبڑا۔ تھیلا۔ پھاندی۔

چناں خر نمیشود۔ ایسا تو گدھا بھی نہیں ہوتا۔

اجامر۔ اراذل۔ بدمعاش۔ کمینے۔ گنڈے

ہو ہو۔ گن گن۔ من من

عسرگاؤ۔ احمق۔

رمز۔ حرکت ناسزا۔

صفحہ ۱۲۲

لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم۔ نبی کے گھر میں نہ داخل ہو۔ جب تک کہ تم کو اجازت نہ دی جائے

حد۔ علم فقہ میں جرم شرعی کی سزا کو کہتے ہیں۔

سہ حق۔ ہمشہری۔ رفیق۔ ہمسایہ ہونا۔

ارتداد۔ دین حق سے پھر جانا۔

عرادہ۔ گاڑی

یافہ۔ نام مقام در شام۔

مجیدی سفید۔ چاندی کا ترکی سکہ قیمتی ڈھائی روپے۔

جامہ دان۔ سوٹ کیس۔ پورٹ منٹو۔

منات۔ روسی سکہ برابر ایک روبل۔

رخوت۔ جمع رخت۔ کپڑے۔

الخائق - الخالق - چھینٹ کا کوٹ
جس کو قبا کے نیچے پہنتے ہیں -
توپ - تھان - واظہار تعداد جامہ
کیلئے لاتے ہیں -
سرداری - فراک کوٹ پلیٹوں
والا - نپولین نمونہ کا -
عبا - قبا - (چپکن کے اوپر لبادہ
گاؤن کے پہنتے ہیں -)
اضافہ پول - بچت - باقی -
سپردہ بود - کہہ دیا تھا - فرمائش
کردی تھی -
سفارش کردن - کسی کے ذریعے
سے کہلوانا -
سقط گفتن - برا بھلا کہنا -

صفحہ ۱۲۳

دخیل - پناہ گیر -
خسارہ - نقصان -
تزلزل - زوال - یا -
تنزیل - پستی -

ساعت - گھڑی -
قمہ - کرچ -
حظ کنند - مزہ چکھیں -
ملاحت - مزیداری ہے -
سمر کردن - مشہور کرنا -
گردہ - پشت -
اِنَا رَبُّکُم الاَعلٰی - میں تمہارا بڑھیا
خدا ہوں - قول فرعون بہ بنی
اسرائیل -
حیز - محل -
شاقہ - دشوار - مکلّف -
اقتدار - قدرت -
استخدام - خدمت لینا -
خطور - دلمیں آنا -
کتم - پردہ -

صفحہ ۱۲۵

چُماق - لٹھ - ڈنڈا -
بر طبق - مطابق -
مشتہیات نفس - خواہشات

نفسانی -
تحمیلات تکلیفات - علاوہ بار
اور مشقت کے دونوں کے معنی لگان
ٹیکس - خراج - باج کے بھی ہیں -
فلک زدہ - مصیبت زدہ - آسمان
کا ستایا ہوا -

صفحہ ۱۲۵

مثل نقشِ پنجۂ شتر گربہ - چیل
بلوٹون کی طرح -
نا مربوط - بے ربط کے معنے ہیں -
مگر ربط کا تعلق مضامین سے ہوتا
ہے - اور یہاں صفت بدخطی
کی ہے - لہذا خراب معنے ہونگے
یا - ناموزوں ہے -

مکتوب مشہدی حسن

تعلیقہ - خط -
عاجلانہ - فوراً - جلدی کا -
اسف - افسوس -

جرائد - اخبار -
معصومۂ قم - ایک امام زادی کا
مزار قم میں ہے - اگرچہ ان کا شمار
معصومین میں نہیں - مگر خوش
عقیدگی سے اُن کو بھی معصومہ
کہتے ہیں -

صفحہ ۱۲۶

بد ترشد - ناکارہ قرار پایا -
از عہدہ بر آید - اُسکا سر انجام کرے
امین الضرب - سپرنٹنڈنٹ
ٹکسال -
تادیہ - ادا کرنا -
غبن فاحش - نقصان کثیر -
تداول - رواج - جاری ہونا -
صفحہ گذاشتن - با مضامین سائیدن
دستخط کرنا - Signature
جزع و فزع - رونا پیٹنا چیخنا
چلانا - معنی وضعی اضطراب و
خوف -

شکنجہ دادن - عذاب کردن، سزا دینا۔
بانک - بنک۔
قبض - بل۔
قوطی - ڈبہ (کیس۔ کور)
شمع گچی - چربی کی بتی۔
ادل - پیسہ اکٹھا کرنا۔
آنفری - امیر السلطان سے اشرفیاں
واپس کرانا۔

صفحہ ۱۲۷

کمپانیہ - اشتراک - کمپنی۔
دہ دو - دس میں دو یعنی بیس
فیصدی۔
یغما گری - لوٹ۔
اشتراک - شرکت
نصف لی و نصف لک واللہ
خیر الرازقین وھذا قوم
جاھلون - آدھا میرا اور آدھا تمہارا
اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے اور
یہ قوم نادان ہے۔

شست - مچھلی پکڑنے کی ڈور۔
جبلی - فطری۔
قلع قمع - اُکھاڑنا - کاٹنا۔
افتضاح - رسوائی - بدنامی۔
تبعیت - پیروی - رعایا بنا۔
علناً - آشکارا - کھلم کھلا۔
بکسے بستن - اُسکا وابستہ ہونا۔
ما بملک - جو قبضے میں ہے۔
یعنی مال۔
مکتب ملی - پبلک اسکول۔

صفحہ ۱۲۸

کمپانیہ - شرکت - شرکا - رفیق۔
کمیسیون تشکیل کردن - کمیشن قائم
کرنا - کمیشن بٹھانا۔

صفحہ ۱۲۹

غیاب - پس پشت۔
سلطان - شاہ و غلبہ

عمارت - آبادی - عدل سے سلامتی سلطان کی آبادی شہروں کی ہوتی ہے -

عدل ساعتہ .... ایک منٹ کا انصاف ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے، (ستر بمعنی مطلق کثیر آتا ہے)، مجھے سعین اچھا معلوم ہوتا ہے -

الملک .... سلطنت کفر سے تو باقی رہتی ہے - مگر ظلم سے نہیں -

طبق - تھال -

صفحہ ۱۳۰

اضمحلال - نیست ہو جانا بٹ جانا -

زیر پائے فلاں چگونہ .....

کہ بر رو در افتد - کونسی تدبیر کریں کہ فلاں کو پچھاڑدیں -

بازیافتہ - خدا رسیدہ - ولی - دانا و عاقل -

یاہو بیدار علی - فقرا و درویش اپنے آپ کو فقیر میں منسوب حضرت علی سے کرتے ہیں - اسلئے علی کا نام ہر طرح سے ورد زبان رہتا ہے - جب کوئی فقیر کسی فقیر سے ناخوش ہو - تو اسکو برا کہنے میں "غضر علی - جوز علی" وغیرہ کہتا ہے - یاحق (علی کے ہوشیار)

چرت - نعاس - پینک - اونگھ -

صفحہ ۱۳۱

نوباوہ - ثمر نورس - مراد نوجوان -

فابریک - (فرنچ) Fabrique اگرچہ معنے ریشہ عمارت - ترکیب، بنایا ہوا کپڑا ہیں - مگر ایرانی بمعنی مطلق کارخانہ لاتے ہیں (کلاتھ مل)

فابریک آدمسازی - مراد اسکول کالج - یونیورسٹی -

سرو میان سرہا آوردن - لوگوں میں آنے جانے کے قابل ہونا - لوگوں سے ملنا -

رود روا ستی - شرم وحیا و حجاب -

دل بدریا افگندیم - حافظ کے اِس

شعر سے ماخوذ ہے ؎

درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا
دل افگندیم وبسم اللہ مجریہا و مرسیہا

یعنی عشق اختیار کر چکی ہوں۔

اعتکاف ۔ توقف در گوشۂ عبادت چلّے میں بیٹھنا۔

صفحہ ۱۳۲

صورت مکتوب نمبر ۵ از حسن کرمانی

کفران ۔ ناسپاسی۔

عقب ماندہ ۔ پیچھے پڑ گئے معطّل ہو گئے۔

آن ۔ ساعت۔

تیول ۔ جاگیر ملک

مواجب ۔ تنخواہ۔

مستمری ۔ پنشن۔

استصوابی ۔ وظیفہ ۔ مدد معاش۔

مدارس ابتدائی ۔ پرائمری اسکول۔

مدارس رشدی ۔ ہائی اسکول۔

مدارس اعدادی ۔ الف بے اور ہنر سے سکھانے کے اسکول۔

تقاعدی ۔ ہاف پے Half Pay

صفحہ ۱۳۳

سترگ ۔ بزرگ۔

تیرب ۔ وستہ۔

بے صرفہ ۔ غیر مفید

تجاوزکارانہ ۔ دور از کار

جسورانہ ۔ دلیرانہ

ڈپلومات ۔ سیاست دان ۔ زیرک کارپرداز۔ Diplomatis

ترا کجا می برند ۔ تجھے سمجھتے ہی کیا ہیں

صفحہ ۱۳۴

مجسم ۔ ہمہ تن

نیکو بدستم برد ۔ اچھی طرح جانتا تھا

بہمہ جا راہ دارد ۔ سب جگہ آتا جاتا ہے

موشگافی ۔ دقیقہ رسی

گوش موش دیوار است ۔ سب باتوں کی خبر رکھتا ہے ۔
قانون ۔ نام ساز کہتے ہیں کہ اسکا موجد افلاطون ہے ۔
شیرنی خوردن ۔ منگنی کرنا اس رسم کے ادا کرنے میں مٹھائی بانٹتے ہیں گویا یہ اعلان منسوب ہو جانے کا ہوتا ہے ۔
عجلہ ۔ عجالہ ۔ بہت جلد ۔ فوری ۔ یا ۔ بجائے عجلہ ۔
حجلہ عروس پسسر بہو کا جلوہ

صفحہ ۱۳۵

صورت مکتوب نمبر ۱۱ از شہدی حسن

قارط پوسٹل ۔ پوسٹ کارڈ ڈاکخانہ کا ۔ (ورقہ) Fr: Carte Poste
خلع ۔ معزول کردن از عمل
قلمداد کردن ۔ لکھنا ۔
رند ۔ بدمعاش
یغما گر ۔ لٹیرے ۔

قلاش ۔ چالباز ۔ فریبیئے
طفرہ ۔ ٹالنا ۔
باشرف بشود ۔ عزت کے ساتھ ہو
خدا دانا ست ۔ واللہ اعلم
دستہا ۔ مددگاران
ہولانڈ ۔ ہالینڈ
بلشریک ۔ بلجیم

صفحہ ۱۳۶

مایہ گذاری ۔ روپیہ تقسیم کرنا
بازلیش ور آورند ۔ اس کا پانسہ پلٹ دیا ۔
قزاق ۔ سلطنت روس کی قوم مسلمان جو فوج کا کام دیتے ہیں
COSSACKS
اشقیا ۔ جمع شقی بدبخت مراد مجرمین سلطنت
قرانتین ۔ قرنطینہ Fr: Quarantaine
عسکر پیادہ کردن ۔ فوج اتارنا
بردن لحاف ملا نصیر الدین ۔ ملا

نصیر الدین کے لحاف کا قصہ نہیں معلوم
جمہوریت - Republic
انیق - خوب
ویانہ Vienna دار الحکومت
اطریش (آسٹریا)
آب گرم - گرم پانی کے چشمے

صفحہ ۱۳۷

تذکرہ - پاسپورٹ (پسا پورت) پروانہ راہداری

صورت مکتوب مشہدی حسن نمبر ۱۶

قماش - کپڑا
آل عبا - پنجتن پاک - حدیث کسا کی بنا پر یہ لقب رسول خدا - علی - فاطمہ اور حسنین کا ہے - یہاں آل بمعنی اہل کے ہے۔
گمرکات - آمدنی چنگی
تامینات - ضمانت

صد پنج - پانچ فیصدی
ناموس شکنانہ - عزت برباد کن
امتیازات بزرگ ایران ویران کن
بڑے بڑے ٹھیکے جو ایران کو تباہ کرنے والے ہیں۔
عمل صرافیہ - لین دین - ایکسچینج
روزنامہ رسمی - گورنمنٹ گزٹ
عمل رژی - تمباکو رژ کے ٹھیکہ کا معاملہ
متضرر - ضرر رسیدہ
زالو - جونک
پردازد - ادا کرے
بند - پشتہ بندہ
قرضہ رژی - جو قرضہ شہر رژ پر لیا گیا۔

صفحہ ۱۳۸

رقیب - مراد انگریز
رسماً - آفیشیلی
نشان - تمغہ - مڈل

تدارک نمودن ۔ مہیا کرنا
صنیع الملک ۔ ڈائرکٹر صنعت و حرفت
یکا یک ۔ ایک پر ایک برابر کا
مدخول ہنگفت ۔ آمدنی کثیر
امیر نظام ۔ کمانڈر ان چیف
از برکت تمہید ۔ بدولت انتظام یا کلچر
تاہل ۔ شادی کرنا ۔
عروسی مطنطنی ۔ شادی باشان

صفحہ ۱۳۹

طاقہ ۔ توپ ۔ تھان
حیات ۔ زندگی ۔ جان ۔ ایجاب قبول یا تہنیت بمعنی مبارکی ۔

صفحہ ۱۴۰

چک ۔ حوالہ ۔ ہنڈی Cheque

ابتیاع ۔ خریدنا
ہر ہفت ۔ فارس میں زینت کی سات چیزیں ہیں
(۱) سرخاب یا گلگونہ (۲) سفیداب (۳) وسمہ (۴) حنا (۵) طلق یا دزرک (۶) سرمہ (۷) غالیہ
معنی آن مزین ۔ ہندوستان میں بارہ ابرن اور سولہ سنگھار ہوتے ہیں
شاعر باشی ۔ افسر الشعرا
ہاہاہاہا ۔ حکایۃ الصوت خندہ
ہاے وی ۔ واہ ری ۔ اوری اری ۔
ششدرانگ ۔ مکلاً

صفحہ ۱۴۱

دیانت ۔ ایمانداری تدین
عرض ۔ بکسر آبرو
محروس ۔ محفوظ
ماکیان ۔ مرغی

فرّ ۔ شان و شوکت

محبوس ۔ مقید

دقیانوس ۔ بادشاہ روم جس کے زمانہ میں اصحاب کہف تھے ۔

ماوزر ۔ بندوق اعلیٰ درجے کی mauser

کروب ۔ جرمن میں توپ سازی کا کارخانہ Krupp

دبوس ۔ گرز وعمود

سالوس ۔ مکاری

زبون ۔ خوار و ذلیل

جہود ۔ یہودی

مجوس ۔ آتش پرست

ناموس ۔ عزت

صفحہ ۱۴۲

منوال ۔ طریق

مغروس ۔ روئیدہ

سبحہ ۔ تسبیح

صیحہ ناقوس ۔ سنکھ کی آواز

معکوس ۔ اولٹی ۔ برعکس

غرس ۔ درخت بونا ۔ درخت لگانا ۔

طنین ۔ بھنبھناہٹ ۔ گونج

گربہ موش ۔ دزد و قاضی دو کہانیوں کی کتابیں فارسی زبان میں چھپی ہوئی ہیں ۔ مراد افسانہ و قصہ

مدیر ۔ ایڈیٹر

صفحہ ۱۴۳

سوئس Sweess

صورت دادن ۔ پورا کرنا

مکتوب مشہدی حسن نمبر ۱۵

تصدیع ۔ دردسر دادن

لوا ۔ جھنڈا

عیدالاضحیٰ ۔ عید قربان ۔ اضحی اضحیہ کی جمع ہے ۔ بمعنی گوسفند

ادیبوں کا خیال ہے کہ عید الضحیٰ صحیح نہیں

بقر۔ بیل

موش و بقر و گربہ۔ مراد ارکین

ہمہمہ۔ چل پوں۔ چیخ پکار

رنود۔ جمع رند

صفحہ ۱۷۴

اہل کوفہ۔ کوفیوں نے خطوط لکھ لکھ کر امام حسین کو بلایا بیعت کی اور پھر ترک نصرت کی اس لئے یہ مثل ہے۔ اکو فی لایوفی۔

چراغ کسے افروختن۔ اس کو خوشحال بنانا

لاالیٰ ھؤلاء ولا الیٰ ھؤلاء مذبذبین بین ذالك خسر الدنیا والاخرہ۔ نہ ادھر ہیں نہ اُدھر ہیں ڈانوا ڈول بیچ ادھر میں (بہ بلا کدھر یا) گھاٹے والا ہے اس گھر (دنیا) میں اور اُس گھر (آخرت) میں

سراب۔ نمائش آب۔ دھوکا یہاں مراد ویران

آذوقہ۔ غذا

مسدود۔ بند

شیخ و شاب۔ پیر و جوان

الجوع الجوع۔ ہائے بھوک ہائے بھوک۔

ثانی اثنین۔ دو میں کا دوسرا ثانی اثنین اذھما فی الغار سے ماخوذ ہے۔ شب ہجرت میں غار حرا والے واقعہ سے اس آیۃ کا تعلق ہے۔

قارون۔ حضرت موسیٰ کا خالہ زاد بھائی کہتے ہیں اس کے خزانہ کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر چلتی تھیں۔

صفحہ ۱۷۵

ایقاظ ۔ بیدار کرنا
قصوی ۔ دور تر
دنبال کردن ۔ طول دینا
آنقدر نمیکشد ۔ زیادہ وقت نہ گذرے گا ۔
کفی باللہ نصیراً اللہ کا مددگار ہونا کافی ہے ۔
طراز ۔ ترکستان میں ایک شہر حسن خیز
آز ۔ حرص ۔
اطناب ۔ طول دینا
ایجاز ۔ اختصار ۔ اطناب و ایجاز معانی کے دس مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے
نوٹ ۔ الفاظ حقیقت و مجاز کیا خوب صرف ہوئے ہیں ۔
اہل نیاز ۔ عشاق
طرار ۔ دزد ۔ چالاک
تمائل ۔ تشابہ
متمائل ۔ جھکا ہوا ۔
نازہ ۔ قسمے از سرو
سیر ۔ لہسن

صفحہ ۱۴۶

ژاژ خا ۔ بیہودہ بکواس کرنے والا
غصہ ۔ اندوہ
ایاز ۔ طفلے معشوق محمود
قمار ۔ جوا
صعوہ ۔ ممولا ۔ (موسیچہ)
گراز ۔ سور
بے انباز ۔ لاشریک
سلم ۔ زینہ ۔ سیڑھی
بہ بہ ۔ سبحان اللہ
نجیب ۔ شریف و ہوشیار
کاکائے سیاہ ۔ غلام حبشی
پشت گردنی زدن ۔ دھکے دینا ۔
خلا ۔ پیخانہ
رستم دستان ۔ رستم بن زال
سام نریمان ۔ سام بن نریمان

صفحہ ۱۴۷

پدر نامرد - حرام زادہ
مشتعر - شعور
مخوف - خوفناک
جبر - شکستہ را بستن
کسر - شکستن
تار - سیاہ و تاریک

صفحہ ۱۴۸

ناخدا - جہاز راں - اصل میں ناو خدا تھا۔
خصم قوی - مراد روس اور انگریز
حصار - قلعہ
دستبرد - غلبہ
مصئون - محفوظ
تظلم - دادخواہی
شوریدن - تحریص و ترغیب و برانگیختن

صفحہ ۱۴۹

ستر - پوشیدن
حبشی - حبش کا رہنے والا
زنجی - زنگبار کا باشندہ
بخرج دادن - بتانا
صُمٌّ بُکْمٌ وَّ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ - بہرے اور گونگے ہیں اور وہ کچھ نہیں سمجھتے
کاغذ - یورپ سے موٹے کاغذ کا مخمل نما رنگین بیل بوٹے والے سنہرے آتے ہیں اون سے دیواروں کو منڈھتے ہیں۔

صفحہ ۱۵۰

مستورہ - نمونہ Sample
(از جامع)
انارشست انارزیت - باغی مخالف حکومت فلدٹ صاحب اس کے معنی فونوی لکھتے ہیں
ANARCHIST

تیر خالی کردن - فیر کرنا
ہورا - مرحبا - شاباش - زہے
Hurrah

صفحہ ۱۵۱

اکسپوزیسیون - نمائش
Exposition
Exhibition
جفنگ - فضول بکواس
لاطائل - غیر مفید
نقار - کینہ

عنوانِ کتاب سخنانِ خال

بے مزگی - بے لطفی
ماکنہ - مشین - کل

صفحہ ۱۵۲

استحضار - یاد کرلینا - واقفیت حاصل کرنا -

دختران - مسیں - کنواریاں
زنان - لیڈیز - بیبیاں
قوم وو ژبیت ژولی - کیسی خوبصورت تم ہو۔ Commevouetes Jole = How pretty you are. (فرنچ)
این را کو راقلت یاد گرفتہ "اکو" "مکس کو" تھوڑا بہت یاد کرلیا ہے یا یہ جملے بطور تفنن و تفریح یاد کر لئے ہیں (قیاساً) حل نہ کرسکا۔
سیل وو پلی - جو آپ کی مرضی
Sil vauz plais = If you please (فرنچ)
داخلہ - در ملک خود
روے - رنگ ڈھنگ - یا
رویہ - رفتار و سلوک۔
اثم - گناہ - جرم
برہنہ کردن - لوٹنا
مولع - فریفتہ
خولیا - مالیخولیا
تبذیر - اسراف

قیاد - مکار

قلعہ شیشہ - کسی قلعہ کا نام

مگر تحقیق نہ ہوا ۔

پرنس سون اکسلانس His

Excellency the Prince

خرت پرت - سٹرپٹر

مغازہ - دوکان

قیمت بلند - قیمت زائد

افتادہ وپس ماندہ - آخر ۔ بچا

کھچا ۔ پڑا پڑایا

آویزہ - چھینکا ۔ ہانڈی

مغازہ بلور فروشی - دوکان شیشہ

آلات ۔

سامان روئے میز میز پر رکھنے

کا سامان

اسباب مشروبات - پینے میں

کام آنے والے برتن

تنگ - بضم تا ونون و گاف

ساکن - صراحی ۔

Goblet

صفحہ ۱۵۳

اعتنا - توجہ کرنا

مادموازل - نام مس

قشنگ - حسین

شیوہ باز - نازو ادا والی

آب جو - مخفف آب جوش

آب بطری - غانہ وز - سوڈا واٹر

سیغاریت - سگریٹ

جمع بستن - جوڑنا

اوتل - ہوٹل

اروپا نتال - ہوٹل کا نام

ترکہ - مرد ترک

شلوق - گڑبڑ - آشوب

شخم جنبش رانی - شیار و شد یار

گردان - قلمبہ رانی - ہل جوتنا

To Plough

خفتہ - لیٹا ہوا

صاحب مردہ - تیرا

پلو یا مرے

صفحہ ۱۵۴

دست بدست کسے دادن - بیعت کرنا

ترک زبان - جس نے زبان ترکی سیکھی ہو -

از کسے قہر کردن - اوس سے خفا ہو جانا -

بجہات تاریخی - اسباب تاریخی کی بنا پر

ترکی صحبت داشتن - ترکی بولنا

غزتہ - روزنامہ - روزنامہ رسمی News-Paper, Government Gazette

ماخوذ از اطالین - Gazzetta

لانہ - گھونسلہ

لانہ عنکبوت - مکڑی کا جالا

نوٹ - شعر ثانی کے مصرع ثانی سے عنکبوت کا عین تقطیع سے خارج ہے جو خلاف اصول ہے - چونکہ ایرانی اور ہندوستانی عین و الف میں کوئی امتیاز نہیں کرتے اس لئے عین میں دونوں سے دھوکا ہو جایا کرتا ہے - اور الف وصل کی طرح گر جایا کرتا ہے ایسی غلطی اوروں سے بھی ہوئی ہے -

عقل کل - عقل اول - جبریل - ذات نبوی - یہاں آخری معنے مراد ہیں

لا و ظن - انکار و شبہ

آسیا - ایشیا

عدن - ساحل عرب جہاں موتی پیدا ہوتا ہے

پوریشن - پسر پشن جو ایک پہلوان ایرانی تھا -

اتن - اثینیہ - دارالسلطنت یونان (ایتھنس)

الا - کلمہ تنبیہ - آگاہ باش ذرا سن لو

صفحہ ۱۵۵

سیماب ساق ۔ گوری پنڈلیوں والے ۔
چشمان سیاہ ۔ کالی تپلی والی آنکھ ۔
لبن ۔ دودھ ۔ بہشت میں علاوہ چشمہائے کوثر و تسنیم و سلسبیل کے چار نہریں اور مانتے ہیں (۱) نہر شیر (۲) نہر عسل مصفی (۳) نہر آب غیر آسن (نہ بگڑنے والا پانی) (۴) نہر خمر
کیان ۔ کیانیاں
بر کیان ۔ فقرا و زہاد
ماکیاں ۔ مرغی
قرن ۔ صدی و رفیق
ماکیان ۔ ہم کون ہیں ؟
جہول ۔ نادان ۔ اس شعر میں صنعت سوال و جواب ہے
مانا ۔ مشابہ
اہرمن ۔ دیو

فتن ۔ جمع فتنہ
فطن ۔ جمع فطنت زیرکی
این ۔ مشار الیہ ملک ایران
ہمایوں ۔ معشوقۂ ہمامی ۔ و نام دختر فغفور چین جس پر نریمان عاشق ہوا تھا ۔
ایران دخت بھی کسی عورت کا نام ہونا چاہیے ۔ مگر مجھ کو لغات میں نہ ملا ۔ ملک ایران کو دختر کہا ہے ۔
ارجاسپ ۔ افراسیاب کا پوتا جو گشتاسپ کے ساتھ جنگ کر کے مظفر و منصور ہوا ۔ گشتاسپ کے بیٹوں اور اس کے باپ لہراسپ کو قتل کر دیا اور اسفندیار کی بہنوں کو روئین دژ میں قید کر دیا اسفندیار نے ترکستان پر چڑھائی کر کے اسے قتل کیا اور بہنوں کو چھڑا لایا ۔
اسکناس ۔ روسی زبان میں نوٹ کو کہتے ہیں

اشکبوس - تورانی پہلوان باشندہ
شہر کشش حمایۃ افراسیاب میں ایران
پر چڑھائی کی اور رستم کے
ہاتھ سے مارا گیا - نوٹ کو اشکبوس
سے استعارۃً کیا ہے - ممکن ہے کہ
کہ روسی کسی افسر کا بھی نام ہو
طوس - صوبہ خراسان
طرثن - رود خانہ صوبہ خراسان
دلواسپد - نام پہلوان جو اپنے
آقا کیکاوس سے عاصی ہو گیا
ژیان - خشمناک
پَرَن - ثریا
قوی پے - مضبوط جڑ والا
خورشید اور شیر کے ذکر میں ایہام
تناسب ہے - کیونکہ ایران کا
بارکہ شیر و خورشید ہے -

صفحہ ۱۵۶
ایضاً قصیدۂ وطنیہ

دور بدور - چاروں طرف
جو - اناج کے تھوڑا -
تبار - خاندان
اسپہبد - سپہ سالار
ہشت و چار - 8x4 = 32
بتیس سو برس کا زمانہ -
شمس عالم تقدیس - مراد جناب
رسالت مآب
پوسیدہ - کہنہ وفرسودہ
بار - کاروبار
الستاند و مرمباد - نام دو کوہ
یورپ -
پارلیسیاں - فرنچ
پارستالہ - پرستار
رے - طہران
پارس - ایک بمعنی ایران دوسرا
بمعنی شیراز

صفحہ ۱۵۷

باد - ہوا و ہوس -

آتش - آتش شوق اس شعر میں
اربعہ عناصر کو جمع کیا ہے۔

گفتگوئے ایرانی بافرنگی

باغہائے ملی - قومی باغ
Pulalic Garden

الکٹریک - برقی Eleetsic

مینو - بہشت

خاورستان - مشرق

ماہ مہ افرنجی - مئی کا مہینہ یورپ
کی زبان کا۔

صفحہ ۱۵۸

قناپہ - سائبان، خیمہ۔ قبہ
Fr: Canape ; Eng
Canapy

غبطہ - رشک

سرپا - پاؤں پر

مع الممنونیّۃ - احسان مندی کے
ساتھ۔

صفحہ ۱۵۹

رجا نمودن - امیدوار شدن

درثانی - بعد ازاں

ماموریت - تقرر بہ کارے

بے ہمتائی - بے نظیری

صفحہ ۱۶۰

عجلاً - فی الحال

الدنیا سجن المومن وجنۃ
الکافر - دنیا مومن کا قیدخانہ
ہے - اور کافر کے لئے
جنت ہے۔

ستر نمودن - در پردہ داشتن

مکتوم - پوشیدہ

تنبلی - کاہلی

اجانب - اغیار

صفحہ ۱۶۱

حسادت - حسد
خسارت - نقصان
کیفر و مکافات - دونوں کے
معنے بدلہ -
دست رد بر سینہ گذاشتن - کسی
کو منع کرنا -
جرگہ - مجمع - گروہ
شیخی - مذہبی
انبیر - بلند
محتکران - گران بیچنے کے خیال
سے غلہ بند کرنے والے
تو دہنی - منہ پر ہاتھ مارنا -

صفحہ ۱۶۲

لجہ - سمندر کا گہرا حصہ
ملتہب - بھڑکنے والی - سجن
بمعنی زنداں کے ساتھ - فعل - افروختہ
نامناسب ہے - بجائے اس کے
سجین ہو تو افروختن بن سکتا ہے اور
وہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے -

یا "دنیا را سجن برائے خود ساختہ"
بنا لیا جائے
استہزا - مذاق اڑانا -
خوردہ گرفتن - اعتراض کرنا -
کنگاش - مشورہ

صفحہ ۱۶۳

واہی - سست
خورشید ..... شیر گشتہ - کنایہ ہے
ایران کے مارکہ سے -
کمکم - گول ٹوپی پہنا - چونکہ عربی میں
مصدر بمعنی حاصل مصدر بھی آتا
ہے - یا یوں کہو کہ تجریداً بمعنی
گول ٹوپی - ہے - ورنہ کمتہ
کے معنے القلنسوۃ المدورۃ - ہے
Round Cap ہے
کمکم دار - گول ٹوپی والیاں
شاباش - نچھاور
فلزات - آگ میں پگھلنے والے
معدنیات -

بے غل وغش ۔ جنہیں کھوٹاپن نہ ہو۔
تمام عیار ۔ خالص

صفحہ ۱۶۴

کیک ۔ پسو
اِنَّ المُبذِرِینَ اِخوانَ الشیاطین ۔ مسرف لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔
فائز ۔ خوبی کو پہنچنے والا
ناملائم ۔ نامناسب
حنیف ۔ مائل ۔ بحق ۔ راست
دردین ۔ ملت ابراہیمی ۔

صفحہ ۱۶۵

نزع رواں ۔ جانکندنی
شبان ۔ گڈریا ۔
مرز ۔ زمین
دارائی ۔ مال و منال و ثروت

کابنہ ۔ کابینہ ۔ کمرہ
ٹشنگ ۔ چینچل

صفحہ ۱۶۶

اجلاف ۔ جمع جلف غیر مہذب وحشی ۔
ورشو ۔ ورسلیز
آدیو ۔ خدا حافظ ۔ فرنچ میں A کے معنے to اور Dieu کے معنے خدا ۔

صفحہ ۱۶۷

نکبت ۔ بالفتح ۔ خواری و خستگی و دردمندی ۔
ابنام ۔ جمع ابن ۔ پسران کیونکہ وطن کو مادر کے ساتھ تعبیر کیا ہے ۔ اس لئے اہل وطن کو ابنام کہا
ناشی ۔ نشوونما یابندہ ۔
خلف ۔ بفتحین سپوت و بسکون لام

کپوت اسیوجہ سے ناخلف بمعنی خلف آتا ہے
الصّبر مفتاح الفرج - صبر کشائش کی کنجی ہے۔
تفاؤل - شگون لینا - فال دیکھنا

صفحہ ۱۶۸

مسئول - تمنا و التماس
زبان بر کسے دراز شدن - اس کو بڑھ بڑھ کے کہنا۔
بلند کردن سر - اٹھانا
پاشو - کھڑا ہو
قدرت نطق سہل است - بولنا تو بڑی بات ہے۔

صفحہ ۱۶۹

مقالہ - ایڈیٹوریل نوٹ
حال بحال - متغیر
حسن آئینہ - خوبی آئینہ
بشاشت - شادمانی۔

طفرہ زدن - ٹالنا
ہم بندی - جوڑ لگانا۔

صفحہ ۱۷۰

خط مشہدی حسن کرمانی

مشہد مقدس - خراساں - چونکہ یہاں مزار امام موسٰے رضا ہے - اس لئے اس کی زمین کو ارض مقدس کہا ہے۔
عسرت - تنگ حالی
گیر کردن - پھنس جانا - اٹک جانا۔
پستخانہ - ڈاکخانہ - یا لیٹر بکس - لیٹر بکس کو فارسی میں جعبہ مراسلات صندوق البرید - کہتے ہیں۔
پے بردن - پتہ لگانا۔
کہ وجہ - کرن اور کیول
قرار داد ہم شدہ - طے بھی ہو گیا ہے۔

اسباب چلینی - مہیانی اسباب و سامان
در صدد - درپے
شب نامہ - رات کا اخبار
دربند - قلعہ - پھاٹک - کٹرہ

صفحہ ۱۷۱

بیّنہ - بحیثیت غلبہ پر خصم (حجّہ) کہتے ہیں - اور بعض کا خیال ہے کہ حجۃ اعم ہے - چاہے اس کے مقدمات - ثابت ہوں یا نہ ہوں مگر بیّنہ وہی دلیل ہے جو مظفر و منصور ہو - اور دلیل جس سے توصل الی المطلوب ممکن ہو - (امارہ) دلیل کا متقارب ہے جس سے دعوی بحیثیت افادہ بیان ثابت ہو - وہ بیّنہ ہے - حجہ قاطعہ مفید علم کا نام برہان اور جو مفید ظن ہو وہ دلیل ہے -

نقاط - مقامات
پیش کردن - ترقی دینا

تفرعن - فرعونیت
تشبعیت - درندگی
توسری - ڈھول - چپت (فلٹ)
صغریٰ و کبریٰ - شکل کے قضیہ اول کو صغریٰ اور قضیہ ثانی کو کبریٰ کہتے ہیں -
مقدمہ چیدن - باتیں گڑھنا
کبادہ - لیزم - نوعے از کمان
ہمّ - غم و اندوہ - قصد و ارادہ (منتخب)
علی رغم - برخلاف (رغم) بینی بخاک مالیدن
پارک - مرغزار Park تفرجگاہ عمومی - باغ - گردشگاہ
گلخانہ - Flower store
ماشین بخار - Steam Engine
(از لغت جامع انگلیسی و فارسی مطبوعہ طہران)

صفحہ ۱۷۲

شاہ سون - شاہ سوند - دوستدار شاہ

دوستی حضرت خرس ۔ بندر کی دوستی
گانڈو ہاتھی اپنی ہی فوج کو
مارے ۔
ولہیم ۔ ولیم اس جنگ عظیم سے
پہلے قیصر جرمنی کا نام ۔
امپراطور ۔ شہنشاہ
آلمان ۔ جرمنی ۔
بابی ۔ مرزا احمد باب کے پیرو
یہ جماعت مرزا احمد کو مبشر اور
بہاء اللہ کو مہدی مانتی ہے
بگیر بگیر ۔ دھڑ پکڑ
از پا در آوردن ۔ عاجز اور لاچار
کرنا ۔
کبریائی ۔ عظمت ۔ بڑائی
دمار از روزگار کسے در آوردن ۔
اسے ہلاک کر دینا ۔

صفحہ ۱۷۳

اذا فسد العالِم فسد العالَم
جب عالم میں بگاڑ پیدا ہو ۔ تو عالم
(دنیا) بگڑ جاتا ہے ۔
مدیر ۔ صاحب ادارہ ۔ ایڈیٹر
پرت وپلہ کردن ۔ بہا دینا ۔
الوپ کر دینا
بڑے عالموں سے عذر خواہی خدا انکے ابسے زیادہ کرے ۔
ان بعض الظن اثم ۔ بعض گمان
حد گناہ تک پہنچ جاتے ہیں ۔
ضلالت ۔ گمراہی
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔
ہمارے پیرؤں کے علم انبیاء
بنی اسرائیل کے ایسے ہیں
نیران ۔ جمع نار ۔ آتش ۔ جہنم
اللہم احفظنا من شرور انفسنا ۔ اے
اللہ ہم کو ہماری شرارت نفس
سے محفوظ رکھ ۔
اساطین ۔ جمع اسطوانہ بمعنی ستون

صفحہ ۱۷۴

استعیذ باللہ خدا سے پناہ مانگتا ہوں

بُؤس - بہرسہ حرکت مگر مشہور بالضم اصل و بنیاد اس کی جمع آساس ہے - اور اساس کی جمع اُسُس

ذُرّیۃ - اولاد -

شعب - گھاٹیاں جمع شعبہ - مجمع

توقیف - موقوفی - معزولی

انظارِ بے قرب - قربت شاہ نہ ہونے کی حالت میں

مجازات - بدلہ - عوض - سزا

کسوت - لباس -

کمثل الحمار یحمل اسفارا - چار پائے براو کتابے چند

عتبات - جمع عتبہ - آستانہ مراد مزارات مقدس ائمہ

صفحہ ۱۷۵

طلا آلات - سونے کا سامان

لم یحکم ... والظالمون - جو خلاف قرآن حکم دیتا ہو وہ کافر فاسق اور ظالم ہے

اللہ کے بندوں میں سے علما خدا سے ڈرتے ہیں -

خشیت - خوف

حارس - نگہبان

من طلب العلم ..... الامراء - جس نے علم چار امور ذیل کے لئے سیکھا وہ جہنم میں گیا (۱) تاکہ علما حقیقی پر فخر کرے (۲) یا اس علم کے وسیلہ سے احمقوں سے اکڑے (۳) یا بڑے آدمیوں کو اس علم کی وجہ سے اپنی طرف پھیرے (۴) یا امرا کو پھانسے -

صحیح - لیاخذ بہ -

العلم بلا عمل وبال علم بلا عمل وبال جان ہے -

العالم بلا عمل کشجر بلا ثمر عالم بلا عمل ایسا ہے - جیسا کہ درخت بغیر ثمر -

ویل للعلماء سوء ..... وائے ہو علمار بد پر کیسی بھڑکیگی اُن پر آگ جہنم کی -

ابی عبد اللہ - کنیت حضرت امام حسین علیہ السلام

بدر ستیکہ بعض از علما ..... تعلیم
نمائیدہ ۔ بعض علما خود تو علم حاصل
کرتے ہیں مگر دوسروں کو نہیں
بتاتے یا سکھاتے ۔
فرنغ ۔ ہاتھ ۔ گز ترجمہ کرتے ہیں
کرباس ۔ سوتی کپڑا ۔
غول ۔ بھوت
رفتار ۔ عمل وسلوک
بادشاہی ۔ حکومت
افسار ۔ لگام
سلمان ۔ فارسی صحابی رسول

صفحہ ۱۷۶

غرہ شدن ۔ پھولنا .
سوا شدن ۔ الگ ہو جانا ۔
لوث ۔ آلودگی
سانسور ۔ ممیز مطبوعات ۔ نقاد
Censor
نکرہ ۔ ناشناسا ۔ غیر معروف
بخوردہ ۔ کھلاتے ہیں ۔ مراد سناتے ہیں

صمد ۔ بے نیاز و بلند
درعوض ۔ درعوض صلوٰۃ وغلغلہ
پاپوش جفت کردن ۔ جوتا
سیدھا کرنا ۔
مکلا ۔ ٹوپی پہننے والا ۔ معنے تو یہی
ہیں ۔ مگر نہ معلوم ہوا کہ کس لفظ سے
بنایا ہے ۔ ممکن ہے کہ کلاہ سے بصورت
عربی یہ لفظ گڑھ لیا ہو جیسے
اردو میں اردو کے لفظ سے
عربی کے مبالغہ کے وزن پر
صیغے بناتے ہیں ۔ جیسے لس سے
لسّاڑ ۔ پھکڑ سے پھکاڑ
مکلائے عالم ۔ ٹوپی پہنے ہوئے
عالم ۔ ماخذ نہ معلوم نہ ہو سکا ۔
سرپوش ۔ ڈھکنا ۔ عمامہ کو سرپوش
سے تعبیر کیا ہے ۔

صفحہ ۱۷۷

ھدینا اللہ ..... اللہ ہماری
ہدایت راہ درست کی طرف کرے

اخراج بلند۔ شہر بدر کرنا
خفیہ و تبدیل۔ جاسوس
بھیس بدلنا۔

صفحہ ۱۷۸

توپ۔ دستہ
رسیدگی۔ غور و فکر کام کو انجام دینا۔ تحقیق کرنا۔ جانچنا۔
کافیان۔ کارکن۔
خشام۔ خاتمہ

صفحہ ۱۷۹

ٹکلی۔ زن پسر مردہ
طلعتہ۔ نام مقام
سماور۔ ایک ظرف پیتل کا ہوتا ہے۔ جس میں چائے دم کرتے ہیں۔ روسی زبان کا لفظ ہو

صفحہ ۱۸۰

مناسب ہمرائی۔ اشعار حزن
و غم برمحل پڑھنا
قونسلط۔ مشورہ۔
چہل۔ مراد یکصد و چہل۔ کیونکہ ۹۸½ سے نیچے تو مرتبہ برودت کا ہے نہ حرارت کا ہاں اس سے اوپر کے درجہ حرارت میں شمار ہوتے ہیں۔ مگر تھرمامیٹر میں شاید ۱۳۰ سے اوپر درجات نہیں ہوتے۔
درصد لبست و پنج۔ پچیس فی صدی۔
ایران و میران۔ دوسرا لفظ تابع مہمل ہے
حمائے مرکبہ۔ کمپلیکیٹیڈ
مخوف۔ ڈینجرس
تخت۔ سریر
مواظبت = مواکظہ۔ مواصبت دائم برکارے ایستادن۔ کسی کام پر قائم رہنا۔
علاوہ۔ اضافہ
مجسمہ۔ بت۔

سہل است - کم ہے -

صفحہ ۱۸۱

ہفت ہمسایہ - سات گھروں تک -
خفہ کردن - دم گھونٹنا
مجلس - ایکٹ
قاتل حمزہ - ابوسفیان
پردہ - نغمہ - سین - ڈراپ
فسیحہ - ہیچ بکار
اوغول - فرزند - پسر (ترکی)
جوان بالا - جوان سرو قد
اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون - ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں

صفحہ ۱۸۲

نمش - حیلہ -
(از فرہنگ انجمن آرا)

قفا خوردن - گدّے کھانا -
دامادی - دولھا بنانا
آبخور - بہرہ و نصیب
پے آئے من - میرے پیچھے آ
عرق - رگہا جمع عرق بکسر

صفحہ ۱۸۴

نیاگان - اجداد
نیم - نے ہستم
قبس - شرارہ - چنگاری
عسس - شبگرد - روند
Patrealing by night
شحنہ Prefect of Police
(نوراللغات)
ہل من اتیتم - سن لو میں ہی سزاوار ہوں -
آب رفتہ در جو آید رد
گئی ہوئی بات پھر لوٹا لایا

صفحہ ۱۸۵

سوم پردہ - تیسرا ایکٹ یا سین
نوٹ :- یہ آخری نظم اِس ناول
کے پلاٹ کا خلاصہ ہے ۔

خاتمہ

جِدّ - سعی و کوشش -
اقدام - پیش قدمی -
دَنیّہ - کمینہ
بہیمیت - حیوانیت
باستانی - پرانا
عقب انداختن - پیچھے ڈالنا -
چھوڑ دینا -

صفحہ ۱۸۷

مجوبیّت - شرمندگی -
خذلان - بے بہرگی
مواسات غمخواری
شقاق - دشمنی و مخالف

یاجوج وماجوج - دو خیالی اشخاص
جنکے سامنے ایک وہمی سدّ کھینچی
ہوئی ہے ۔ قرب قیامت میں اُسے
توڑ کے نکل پڑینگے - اور دنیا کو تباہ
کر دینگے - دراصل تاتاریوں کے
جدِّ اعلیٰ کے نام ہیں - ایک شاہِ
چین نے تاتاریوں کی لُوٹ مار سے
بچنے کے لئے دیوارِ چین بنوا دی تھی
جس کی وجہ سے تاتاریوں کی حملہ آوری
میں رکاوٹ پیدا ہو گئی -
سدِّ سکندر - اصل میں بحرِ خزر
کے کنارے باب الابواب میں سکندر
کی بنوائی ایک سدّ (بندھ) ہے -
شعرا اِس سدّ کو یاجوج وماجوج کے
منع دخول کے لئے مانتے ہیں -
"ہاروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" -
ممتنع - محال
اِستبداد - سلطنت شخصی -
مشروطیت - سلطنت
جمہوری -

صفحہ ۱۸۸

خداوندگار - آقا و مالک -
دَہا - زیرکی و جودت فکر -
چکیدہ - تجربہ کار - سناری - ضد
چسپیدہ - جمعنی - بستدی - اناڑی -
ریختہ - سانچے میں ڈھلا ہوا -
بدعتہائے مضار - ضرر رساں نو ایجادیں
تریاق - دوا دافع سم (زہر)
تعاون و تناصر - ایک دوسرے کی مدد کرنا -
باکفایت - کارکن - لائق -
گرد آوردن - جمع کرنا -
انبازی - شرکت کرنا -
انقراض - منقطع شدن -

صفحہ ۱۸۹

موتسو ہوتو - نام بادشاہ موجودہ جاپان - اور میکادو ہر بادشاہ جاپان کو کہتے ہیں -

اَندرز - نصیحت
توصیہ - وصیت کرنا -
فائقہ - منتخب - بڑھیا -
نمائندہ - ڈیلیگیٹ
تکاہل - تکاسل - سستی و کاہلی -
ہیئتِ اجتماعیہ - ارکانِ مجلس -

صفحہ ۱۹۰

موہبت - بخشش -
محوّل - سپرد -
صحہ گذاشتن - پاس کرنا -
To Sanction
امضاء کردن - دستخط کرنا -
To Sign
سدّ متین - پشتہ و بند استوار -
معارف - تعلیم Education
اولین و آخرین - اسلاف و اخلاف -
پلۂ سُلّم - زینہ کی سیڑھی -
متصدی - کارکن - مرتکب -

خطابہ - ایڈریس - لکچر
نطق - لکچر
غرب الغربسا - ناروسٹ -
مغرب اقصیٰ - چونکہ جاپان دنیائے عتیق کے مشرق میں ہے۔ اسلئے اس کی جگہ شرق الشرق ہونا چاہیئے -

---

صفحہ ۱۹۱

خضرا - سرسبزی -
رسماً - آفیشیلی حکومت کی طرف سے -
ہیئت - مجلس -
رئیس - پریذیڈنٹ -
کارخانجات آدم سازی - کنایۃً انا سکول - کالج - یونیورسٹی -
امیر البحر - ایڈمرل
اُستاد - پروفیسر
خمیرہ - سرشت
فلاحت - باغبانی

مغاک - گڑھا -
باروط - (ترکی) بارود
فشنگ - کارتوس
عملجات - مزدور - کاریگر -

قسمت شدن - میسر ہونا - روزی ہونا -
ابتیاع - خریدنا -
شعربافی - ریشمی اور اونی کپڑے بننا -
آنقدر نمانده - زیادہ دیر نہوگی بہت جلد -
پیش رفت - ترقی -
تشریف - خلعت -
مباہی - فخر کرنیوالا -
لقد کرمنا..... ہم نے مکرّم اور معظم کیا انسان کو -
فتبارک اللہ - اللہ تقدس وتعالےٰ بہترین خالق ہے -
اقدام - پیش قدمی -
رقاب - جمع رقبہ - گردن -

مظفریت تامہ - فتحمندی کامل

رجعت - پیچھے ہٹا دینا -

عودت - واپسی -

نظامنامہ - نظم و نسق -

آئین Constitution -

ضابطہ -

شخص شخیص - بذاتِ خود - بنفسہ

برازندہ - سجیلا - سزاوار

مینو - بہشت -

تبعہ - جمع تابع - پیروان،
مراد رعایا -

خودداری - تکاہل و تساہل -
تقاعد -

صفحہ ۱۹۴

قافیہ - کچھ حرفوں اور حرکتوں کے
مجموعے کا نام ہے - جو بیت کے
ہر مصرع یا مصرع ثانی کے اخیر
یا حکم اخیر میں الفاظ مختلفہ میں مکرر
آتے ہیں - قافیہ کا دار و مدار حرف
روی پر یا حرف روی و حرکت
توجیہ پر ہے - جبکہ روی ساکن
ہو -

سجع - لغت میں آواز قمری اور
کبوتر کو کہتے ہیں - ایک جملہ کے
آخر کے کلمہ کا دوسرے مقابل کے
جملہ کے آخر کے کلمہ سے حرف آخر
میں موافق ہونا فن بدیع کی اصطلاح
ہے - مسکا کے کہتے ہیں - کہ سجع نثر
میں اسطرح ہے - جیسے قافیہ
نظم میں -

جرگ - گروہ -

خائن - دغل و ناراست -

کان لم یکن - گویا کہ ہے ہی
نہیں -

وضع شود - محل نفاذ پر رکھا
جائے -

مبل - (فرنچ) اثاث البیت -
فرنیچر مثل صندلی (کرسی) نیمکت
(کوچ)، وغیرہ Meuble

ازار - مقابل -
نامشروع - ناجائز -
صاحب شدن - مالک ہونا -
ویلک لا تزنی ولا تتصدّق فی
وائے ہو تجھ پر نہ تو مجھے وزن دیتی ہے
اور نہ مجھے صدقہ ہی کرتی ہے -
یعنی تیرے نزدیک نہ میرا کچھ وقار
ہے - اور نہ تو میرا پیچھا ہی چھوڑتی
ہے - ایک حسینہ کی بابت - (نہ زنا کر نہ صدقہ دے)

صفحہ ١٩٥

سائل بکف - منگتا
بسمارک - Bismarck نام
جرمن مدبر -
غرّا - روشن -
سربازی - سپاہگری - جانبازی،
برامکہ - جمع برمکی - فضل و یحیٰ -
ربیع وغیرہ اِس خاندان کے وزرا
علم و فضل و سخاوت میں بہت
مشہور ہو گذرے ہیں - جو مامون و
ہارون وغیرہ کے وزیر تھے - ایران و
عرب و ہندوستان میں جو شہرت
ان کو حاصل ہے - بسمارک کو نہیں
ملک کو فائدہ پہنچانے میں بسمارک
ضرور اچھا تھا -
از پا در آوردن - پچھاڑنا - عاجز
کرنا -
انا سیّد الاوّلین - میں اوّلین اور
آخرین کا سردار اور عرب و عجم کا
سردار ہوں -
نور دیدگان - حسنینؑ -
غزوہ - جنگ -
رئیس القوم خادمہم - قوم کا سردار
قوم کا خادم ہوا کرتا ہے -
سر و سین - جن پر ریاست کیجائے

صفحہ ١٩٦

خمس - سال بھر خرچ کرنے کے
بعد جو بچ رہے - اُس کا پانچواں
حصہ حق سادات ہے - زکوٰۃ کی

طرح اہلِ تشیع میں یہ فروعِ دین میں سے ہے۔ اور اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

فجور۔ میل از حق و دین۔

جنابت۔ گناہ۔

فسق۔ ترکِ حق۔ کاربد۔ نافرمانی۔

مہندس۔ انجینئر۔

تریاکی۔ افیونی

گلخن۔ بھٹی (گل) آتش (خن) مخفف خانہ۔

لئامت۔ بخل۔

پاک کردن۔ پونچھنا۔

صفحہ ۱۹۷

اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ
انصاف کرو۔ کیونکہ انصاف تقویٰ سے بہت قریب ہے۔

معاد۔ جائے بازگشت و عالم آخرت۔

صفحہ ۱۹۸

وزر۔ بار۔ گناہ

وبال۔ ناگواری و دشواری

مبرات۔ جمع مبرۃ۔ عطایا۔

ہیئت اجتماعیہ۔ عموم بریہ Public

جوجہ۔ چوزہ۔ چنگنا۔ مرغی کا بچہ۔

صفحہ ۱۹۹

تراضی۔ راضی رکھنا۔

نمرہ۔ شمار۔

برخود ہموار کردن۔ اٹھانا۔

تمجید۔ بزرگی۔ نسبت دادن۔

مرام۔ مقصد۔

مثمر۔ منتج۔

صفحہ ۲۰۰

تعارف۔ تحفہ۔ ہدیہ۔ رشوۃ۔

پرورش۔ کسی اخبار کا نام معلوم ہوتا ہے۔
آبِ شور۔ سمندر
تشر۔ تہدید۔ دھمکی۔

بدوں دیدن زور۔ بغیر کسی مجبوری کے۔
اخلاف ہماں جنابانند۔ اولاد و اعقاب وہ بزرگ ہیں۔
حاکمیت۔ بالادستی۔ استیلا۔
سبقت۔ برتری۔ ریاست۔ تفوق بزرگی۔ Superiority
اردوئے معظم۔ بڑی فوج
تسلیم کردن۔ حوالہ کر دینا۔
جمعے در غلبہ او۔ ایک گروہ اسپر تسلط حاصل کرنے کے لئے۔
وساطت۔ سفارش۔

صفحہ ۲۰۱

مارا است۔ ہم پر لازم ہے۔
بیست عصر۔ دو ہزار سال۔

جنس دوپا۔ نوع انسان۔
جام جم۔ نام کتاب تاریخ۔
برانداختن۔ بیخکنی کردن۔

صفحہ ۲۰۲

شق۔ صنف۔ قسم۔
بندہ۔ من۔
تہلکہ۔ نیست شدن۔
شوریدن۔ شورش کرنا۔

صفحہ ۲۰۳

مُبرم۔ اٹل۔
بستہ۔ متعلق و منحصر۔
آبدار۔ داروغہ آبدار خانہ۔

صفحہ ۲۰۴

استنطاق۔ تحقیق
مغضوب۔ جسپر غضب کیا گیا ہو۔

ہماں آں بہتر - یعنی بجائے اس سے بہتر کے
پھر ویسا ہی ملیگا -
آنہا - وزرا -
ہمیں ہا - یعنی کتاب و پیش خدمت -
کتاب - جمع کاتب - منشی -
کلرک -
صلابت - سختی -
وضیع - پست و کمینہ -
غریب - مسافر -
بومی - وطنی -
متملقین - خوشامدی
حمالۃ الحطب - لکڑیاں اُٹھانے
والی - قرآن میں اِس لفظ کیساتھ
زوجہ ابی لہب کو یاد کیا گیا ہے
یعنی وزر و وبال اپنے سر لینے
والے -

صفحہ ۲۰۵

مختل - خلل پذیر -
بخرج دادن - کام میں لانا -
زمین ماندن - معطل رہنا -
مجری - نفاذ -
کانستی تیوشن - Constitution
قانون سیاسی - نظامنامہ - دستور -
آئین - ضابطہ - نظم و نسق - صرفہ

صفحہ ۲۰۶

استہزار - تمسخر کرنا -
بالغ - زیادہ بڑھکے -
بشہود آمدن - ظاہر ہونا -
روئے ہم رفتہ - مزید برآں -
ہشوار - حسن و خوبی و جمال ہیئت
وضع -

صفحہ ۲۰۷

پُول گُنک - اِس لفظ کا پتہ کچھ
نہ لگا - ممل چاہتا ہے - کہ معنے ماہر اور
اکسپرٹ کے ہوں - براؤن نے اپنی
کتاب پریس اینڈ پوائٹری میں منیر عشق آبادی

کا شعر لکھا ہے۔ اسمیں یہ لفظ آیا ہے اس کا ترجمہ کرنیل کیا ہے۔ روسی ہے۔

گمرک۔ چنگی۔

رسومات۔ ریونیو انکم۔ لگان۔

علم حقوق۔ قانون دیوانی۔

محکمہ عدلیہ۔ جٹس کورٹ۔

حکم۔ فتوی۔ سنٹنس

قضاوت۔ ججمنٹ۔

مطلع۔ مخدوم۔

صفحہ ۲۰۸

مستہجن۔ محقر و ذلیل۔

کاغذ۔ یورپین بیخانہ پھرنے کے بعد بجائے آب کاغذ سے مقعد صاف کرتے ہیں۔

دستکش را بدست چپ تمام

دستانہ بائیں ہاتھ میں تو پورا۔

تعلیمی۔ چھڑی۔

نصفہ۔ بے انگلیوں کا دستانہ۔

ماموریت۔ سرکاری ملازمت۔

راست آمدن۔ بل جانا۔

مادام۔ میڈم۔ بیگم۔

بہ شان کسے برخوردن۔ کسی کی عزت میں بٹا لگنا۔ کسی کی انسلٹ ہونا۔

سبیل ہائے المانی۔ جرمنی وضع کی مونچھیں۔

شارلاتانی۔ تدلیس۔ عیاری۔

حقہ بازی۔ مکاری۔ چاچول بازی۔

تردستی۔ چالاکی۔ ہتھ پھیری۔

صفحہ ۲۰۹

بزک۔ زینت۔ آرائش۔ سنگار

جاشو۔ ملاح۔ مانجھی۔ کھیون ہارا۔

تیر اندازی۔ فیر کرنا۔

طعم حنظل۔ اندرائن کا مزہ۔ یعنی کڑوا۔

آئین۔ آئینہ۔ دستور۔ طریق روش۔

پاتریوط - محب وطن - Fr: Patriota
محضر سلاطین - محل - حضور شاہان
پیش سلاطین -

صفحہ ۲۱۰

السکندر - الگزینڈر -
گلولہ - گولہ - گولی -
عزا - سوگواری -
وظیفہ راجعہ - کار مفوضہ -
شاہ شہید - ناصرالدین شاہ قاچار
مضجع - خوابگاہ - مرقد -
یوزباشی - ہزار سپاہیوں کا افسر -
طناب انداختن - پھانسی دینا -
تعزیت - سوگواری -
صلابت - سختی - ہیبت -
الناس ...... ہر شخص اپنے اعمال کی سزا پائیگا - اگر عمل خیر ہے - تو جزا ملے گی - اور اگر عمل بد ہے تو سزا پائیگا -

صفحہ ۲۱۱

نصیحت سودمند

بونژور - صبح اور دن کا سلام -
Bon Jour (Fr)
Good Morning
بون سویر - Good Evening
یعنی شام کا سلام -
ماموریت - منصب و عہدہ -
شیخوخیت - کبرسنی و بزرگی -
شانہ زدن - دھکا مارنا -
لاابالی - لاپروا -
بیقدر - چھچھورا - بیوقار -
دگمہ - بوتام - بٹن -
پوتین - بوٹ - چکمہ Bottine

صفحہ ۲۱۲

تربیت - تہذیب -
خمیازہ - انگڑائی -

دہن درہ - جمائی -
از سینہ بلغم بیرون آوردن کھنکھارنا
کھانسنا -
آخ نمودن - آخ چھین آخ تھوکرنا
ہائے ہوی کرنا -
تو Thou
مغبون - زیان زدہ - گھاٹے ہیں -

حکایت

موقع اول - فرسٹ کلاس -
ژنرال - جرنیل

صفحہ ۲۱۳

واقون - گاڑی - ڈبہ -
Wagon
پروا (الطالیہ) احسنت آفرین -
Bravo
راہگذر - ماشی - رہرو -
نشستہ - قاعد
اولاغ - گدہا -

اولیہا - مبادیات -

صفحہ ۲۱۴

ہم روزہ مسلمان میخورند - صوم
جو مسلمانوں میں فرض ہے - اُسے
بھی چٹ کرجاتے ہیں -
ہم پرہیز ارمنی رامیخورند - ارمنی
جو عیسائی ہیں - اور انکے ہاتھ کی
ترچیز سے پرہیز کرنا ازروئے
شریعت فرض ہے - اسکی بھی پروا
نہیں کرتے ہیں - اوران کے
ہاتھ کی ترچیزیں کھالیتے ہیں -
پہلوان پنبہ - گڈا - بوا -
ملت ناجیہ - شیعہ
حجج اسلامیہ - اہل تشیع مجتہد
جامع الشریعۃ کو لقب حجۃ الاسلام
سے یاد کرتے ہیں -
حجاج ثقفی - یزید کے زمانہ
میں کعبہ کا گورنر تھا -

صفحہ ۲۱۵

شنیعہ - بد۔
اُطلبوا العِلمَ مِن المھدِ اِلی اللحد
طالب علم رہو گہوارہ (طفلی) سے لیکر (لحد) مرنے تک۔
العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان - علم دو ہی ہیں۔ ایک تو علم بدن (طب) اور دوسرے علم دین (فقہ - حدیث - قرآن)
اطلبوا العلم ولو کان بالصین - طلبگار علم بنو، چاہے وہ چین ہی جا کے کیوں نہ ملے۔
طلب العلم فریضۃ علی کل المسلمین والمسلمات - علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
جاہد - کوشاں۔
ترشح - تراوش
سہیم - شریک۔
اغتشاش - آشوب و فتنہ۔

احراز - جمع کرنا۔
مکاتب صناعی - مدرسہ صنعت و حرفت Technical School

صفحہ ۲۱۶

پا از گلیم بیرون بُردن - حدو اندازہ سے بڑھ جانا۔
کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ - ہر ایک تم میں کا گڈریا ہے۔ اور اس کی گوسپندوں کی نسبت اُس سے مواخذہ کیا جائیگا
لولا السلطان لاکل الناس بعضھم بعضاً - اگر بادشاہ نہ ہوتا۔ تو بعض آدمی بعض کو کھا جاتے۔
لاملکَ اِلّا بالرجال - سلطنت بغیر (دانا) آدمیوں کے نہیں ہوتی اور آدمی بغیر مال کے نہیں بن سکتے اور مال بغیر آبادی کے نہیں ملتا۔ اور آبادی بغیر عدل اور سیاست کے نہیں ہوتی۔

برتیغ - تلوار کا پھل Blade
تسوید - سیاہ کرنا - لکھنا -
رمز - اشارہ از لب اور اشارہ ہاتھ سے اور ایما سر سے اور غمز بھوون سے -
اگر لازم سے ملزوم تک پہنچنے میں بہت واسطے نہوں، تو فن بیان میں اسے رمز کہتے ہیں - اور اگر واسطے بہت ہوں - تو تلویح کہتے ہیں - اور اگر کنایہ میں موصوف مذکور نہیں ہوتا ہے - تو تعریض کہتے ہیں -
کنایہ - لغۃً ترک تصریح کو کہتے ہیں - اور فن بیان میں - ذکر لازم و مراد ملزوم مع جواز ارادہ معنی لازم،
صراحۃ - خالص - روشن - آشکارا واضح ہونا -
رباعی - فارسی ترانہ - چار مصاریع کی ہوتی ہے - اہل عروض نے بحر ہزج سے ۲۴ - اوزان اس کیلئے مخصوص کردیئے ہیں - چاروں مصرعوں میں پہلے قافیہ ہوا کرتا تھا پھر توسیع میدان شاعری کے لئے تیسرے مصرعہ سے قافیہ اُڑا دیا ایسی رباعی کو خصی کہتے ہیں شاعر رودکی نے ایک اخروٹ کھیلنے والے لڑکے سے یہ مصراع سے
"غلطاں غلطاں ہمیرود جانب گوئے"
سُنکر رباعی کو اختراع کیا -

صفحہ ۲۱۷

پطرپورغ - پٹرس برگ - سابق دارالسلطنت روس -
بنواسکی - پٹرس برگ کی ایک سڑک کا نام -
خیاباں - سڑک جسکے دونوں جانب درخت ہوں -
بالاپوش - اوورکوٹ -
سالدات - سپاہی - سولجر -
مشینل - روسی زبان میں اورکوٹ کا نام ہے -
منسوج - کپڑا بافتہ -

ماہوت - بانات -
دستِ تا بناگوش - فوجی سلام -
سلطان - کپتان -
مرخصی - جاوُ -
وکیل - سارجنٹ
وکیلی قناز - علم ہے -
ماقتمول - ایک کنجڑے کا نام -
سردوشی - جھبا - بِلّا -
رسمی - ملکی
نظامی - فوجی
امیر تومان - دس ہزار فوج کا افسر -

صفحہ ۲۱۸

قرشی - منسوب بہ قریش، کہ نام یکے از اجداد رسول کریم است -
من کفر.... فلنفسہ جس نے کفر اختیار کیا، تو وہ کفر اُسی کے لئے ضرر رساں ہے - اور جس نے عمل نیک کیا - وہ اُسی کے نفع کے لئے ہے -

اِنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
زمین میں جو کچھ بھی ہے - سب کو تمہارا مطیع بنایا اللہ نے -
ابا اللہ.... باسبابھا - اللہ اجرار امور بلا اسباب نہیں کیا کرتا ہے -
اِبا رہ - اِنکار -
مگر - بالضرور -
حضرت ختمی مآب - جناب رسولِ خدا جن پر رسالت ختم ہے -
اُدْخِلُوا الْبُیُوتَ..... الخ ہ
گھر میں داخل ہو تم اُسکے باب سے رزق کے خواہاں بنو اسباب سے
خضارت - سرسبزی -
نضارت - تازگی -

صفحہ ۲۱۹

تراجم - جمع ترجمہ - تذکرہ -
Biography
پشت کار - معین کار - انجام کار عقب کار -

خرّاط - خرادی

متداولہ - رائج -

صفحہ ۲۲۰

مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ
وَمَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ - جس
نے کوئی چیز طلب کی - اور کوشش
کی پا گیا - اور جس نے دروازہ کھٹکھٹایا
اور اصرار کیا داخل ہو گیا -

لجّ - تقاضا کرنا - ابرام - الحاح
اصرار -

ولوج - داخل ہونا -

شنیع - بد -

خُلق - خو و عادت و مروت و دین
تخلقوا باخلاق اللہ -

میشومہ - منحوس -

افضل الاعمال کلمۃ الحق عند
جائر - بہترین عمل وہ کلمہ حق ہے
جو کسی ظالم کے سامنے کہا جائے

یا ایھا الذین .... اے وہ لوگو! جو
ایمان لائے ہو دوسروں کو صبر دلاؤ -
اور خود صبر میں غلبہ حاصل کرو -
اور انتظار جہاد میں ثغور پر گھوڑے
باندھو اور خدا سے ڈرو - شاید خدا
تمکو فلاح دے -

اصبار - تعلیم صبر کرنا -

مصابرۃ - صبر میں کسی پر غلبہ
حاصل کرنا -

مرابطہ - انتظار جہاد میں حدود
کفار پر گھوڑے بندھے رکھنا -

اتقاء - بتشدید تا - پرہیز کرنا -
بچنا - ڈرنا -

فلاح - رستگاری - فیروزی -
ماندن در خیر و نیکی -

بے ریب - بلا شک -

واہمہ - خوف سے

سر و اموال و جاں دے دینا اے دل
رہ معشوق میں ہے پہلی منزل

بے سواد - ان پڑھ

دود چراغ خوردن - راتوں کو
مطالعہ کتب کرنا -

نہ بزید زدہ ۔ و نہ از عمر کتک خوردہ
علم نحو میں یہ مثال لایا کرتے ہیں،
ضرب زید عمروا اس لئے اِس
جملہ کے معنی یہ ہوئے ۔ کہ میں نے
صرف و نحو بھی نہیں پڑھی ۔
کتک ۔ ڈنڈا ۔
استنباط ۔ اخذ کرنا ۔
الکلام صفۃ المتکلم ۔ بات سے
صفات متکلم کے معلوم ہوتے ہیں،
عور ۔ برہنہ ۔
تولّا ۔ دوستی
تبرّا ۔ بیزاری ۔

صفحہ ۲۲۲

انظر الی ما قال...... جو بات ہے
اُسے دیکھو، یہ نہ دیکھو ۔ کہ کس نے
کہی ہے ۔ (از اقوال جناب امیر)
نجد کی او نجد کے رہنے والے کی باتیں کرو
نجد ۔ عرب میں ایک شہر وطن لیلیٰ ۔

پلنگ صحرا ۔ کنایہ از روس ۔
نہنگ دریا ۔ کنایہ از انگلیس ۔
لب ۔ بضم مغز و خلاصہ ۔

صفحہ ۲۲۳

مجدداً ۔ از سر نو ۔
سدّ ۔ بند کرنا ۔ روکنا ۔
سواستا پول ۔ نام مقام
یورش ۔ حملہ ۔
صعب المرور ۔ دشوار گذار ۔
متوقف ۔ منحصر ۔
سبیر ۔ سیبیریا ۔
سکنیٰ ۔ سکونت ۔
ثروت ۔ مال ۔
وجوہ کلیہ ۔ بڑی رقم ۔
بدواً ۔ ابتدا سے ۔ یا ۔ ابداً ۔
کبھی نہیں ۔
از عہدۂ کارے برنگ برآمدن ۔
کسی کام کو خوبی سے انجام دینا ۔
بخود آمدن ۔ ہوش میں آنا ۔

درصدد - درپے -
تشبث - دست در چیزے زدن -

صفحہ ۲۲۴

سبک مغز - احمق -
اعتنار - توجہ -
گریک - یونان -
کرید - کریٹ (جزیرہ)
بحر سفید - بحر ابیض
بالطبق - موافق - مطابق
خریطہ - نقشہ -
موضوع کردن - نکالنا -
ادارہ - حکومت
مالیخولی - مالیخولیا -
شخص نخست وزیر اول رجال دولت - صدر اعظم -

صفحہ ۲۲۵

مواعید دروغین - جھوٹے وعدے

متعسر - دشوار -
عسیر - دشوار -
مجلس شوری - پریوی کونسل -

صفحہ ۲۲۶

حرف اینجاست - بات تو یہ ہے
شجیع بہادر - تیس مار خاں -
کسر - شکست -
مزمن - دیرینہ - کرانک -

صفحہ ۲۲۷

غسل توبہ در حمام کاشان کرد -
میرزا تقی خان کو کاشان کے حمام میں
مار ڈالا گیا -
اعضا - ممبر -
مداوا - علاج -
باللہ التوفیق - اسی سے توفیق

دکار) ملتی ہے ۔ اور اسی پر بھروسہ ہے ۔

صفحہ ۲۲۸

پندنامہ یکے از ادبار

تمکین کردن ۔ تمکنت میں بیٹھنا

معارف ۔ بھلائی کی باتیں ۔

ہلا ۔ آگاہ ہو ۔

سہم ۔ حصہ

آز ۔ حرص ۔

آذین ۔ زینت ۔

روستائی ۔ دیہاتی

دہ یک ۔ عشر ۱/۱۰

صفحہ ۲۲۹

اُفتادہ ۔ عاجز ۔

وسائیس ۔ بدال جمع دسیسہ بمعنی مکر و فریب ۔

ادارہ کردن ۔ چلانا ۔

صفحہ ۲۳۰

محبّ شمالین ۔ مراد روس ۔

ریوورنگ ۔ مکر و فریب ۔ یا ۔

درزیر ننگ ۔ ننگ و عار کی باتوں میں قوم و حکومت سب برباد و تباہ ہو گئی ۔

جُلال ۔ (بضم بزرگ راز منتخب د منجد)

رضا شد ۔ راضی شد ۔

زبون ۔ عاجز و حقیر ۔

صفحہ ۲۳۱

دنگ گشتن ۔ حیران ہونا ۔

پلنگ - مراد روس -
لعب - بفتح لام وکسر عین ونیز بسکون آن بازی کردن - فی زماننا ایرانی بفتح لام نظم کرتے ہیں نسیم شمال رشتی بھی اِس لفظ کو قافیہ طرب میں لائے ہیں - مگر لغات عربیہ فتح عین کے موید نہیں - اور قرآن میں بکسر عین آیا ہے ۱۲
فیگارو - کسی اخبار کا نام ہے -
مدیون - جس پر قرضہ ہو -
مغبون - زیان رسیدہ -
ثریٰ - زمین نم ناک - زمین کے نیچے کا حصّہ -
ثریا - پروین - النجم - سات سہیلیوں کا جھمکا -

صفحہ ۲۳۲

سنبل - خوشہ - بالی -

کیان - شاہان کیانی -
کمر - پڑکا -
نہ ہراسد - نہ ڈرے گا -

صفحہ ۲۳۳

راہِ صاف - راہِ راست -
بربری - اوّل بمعنی وحشی دثانی بمعنی - ثمر چینی -
پس گوشہ - تاریک گوشے -
طرد - خارج البلد کرنا -

صفحہ ۲۳۴

درعلیہ - درلعنت یا درضرر
سیئات - بدیہا دگناہ ہا

مجملے از مفصل

نبذے - قدرے -

انبار دار - بنیا - یا - دار وغہ - مودی خانہ - بھنڈاری -
قادر منان - خدا -
اشتلم - سختی -
نشأۃ نمودہ - پیدا شدہ -

صفحہ ۲۳۵

منبع - سرچشمہ -
در صدد - درپے -
مقتضی - جس کی ضرورت ہے -
تعالی - علو مرتبت -
تشئید مبانی - بنیاد کا مضبوط کرنا -
نام ما - ہمارا نام -
موید الاسلام - لقب مدیر اخبار حبل المتین

صفحہ ۲۳۶

مدقوق - بیمار دق -
دنیات - ناکسی وزبونیہا -
ناموس شکن - عزت برباد کن -
دوچار شدن - ملاقی شدن - ملنا
اسناد - نسبت دینا -
مورد - محل
علیک بالانصاف - تم پر عدل کرنا فرض ہے - چاہے اس میں جان بھی جاتی رہے -
خواہ برعلیہ ولہ باشد - خواہ اسکے لئے مفید ہو یا مضر -
یاسائے - تعزیر - سزا - زد -
مدعی عمومی Public Prosecutor بر کرور - مصنف نے خود ہی مدعی عمومی کے معنے بتائے ہیں - مگر مجھے یہ لفظ نہ ملا - شاید فرنچ کا ہے -
حدت - تیزی -
شہود - گواہی -
بے چیز - مفلس -

صفحہ ۲۳۷

مسبوق بچیزے شدن - اس چیز کو سمجھنا -

ناظرین - جیوری - ایسر -

محاکمۂ وجدان

محاکمہ - فیصلہ کرنا - حکم دینا -

وجدان - وہ قوت ہے - جو قضایا کی تصدیق حواسِ خمسہ باطنی سے کر لی ہے -

صفحہ ۲۳۸

سرِ تیراب کشیدن - سر مٹنا -

دست آویز - وسیلہ -

هٰذا بُهتَانٌ عَظِیم - یہ بہت بڑا الزام ہے -

معارف دوست - علم دوست -

کالشمس فی وسط السماء جیسے آفتاب نصف النہار پر ہو -

متقلّب - کھونٹے - دغا باز -

صفحہ ۲۳۹

کلاہ کلاہبازی - جو ہاتھ لگے لے بھاگنا -

سعادت آتی - خیر آئندہ -

ارباب - آقا - مالک -

اسباب چلینی - سامان پیدا کرنا -

تازی - گرے ہاؤنڈ - عربی کتا -

(مثل اُردو) چور سے کہے چوری کر اور شاہ سے کہے تیرا گھر لُٹتا ہے -

صفحہ ۲۴۰

ماذون و مرخص فرمودن - عہدہ

سے علیحدہ ہوجانے کی اجازت دینا۔
ضرابخانہ۔ ٹکسال۔
خطوب۔ جمع خطب امرِ عظیم مکروہ۔
کمپانی۔ رفیق۔ شریک۔ Company
کہنہ اصفہانی۔ پرانا کائیاں گھاگ۔
مناصفہ۔ آدھا آدھا کرنا۔
جولاہ۔ جولاہہ۔ حائک۔ نساج۔
حلّاج۔ دُھنا۔
کفش دوز۔ موچی۔
جفت کفش۔ ایک جوڑا جُوتا۔
دوہزاری۔ ایک سکّہ ہے۔
صد دینار۔ دو پیسے کے برابر۔ ٹکا۔

صفحہ ۲۴۱

دہ وبیست قریہ۔ دس بیس گاؤں یا دویست بمعنی دوسو۔
اجانب۔ بیگانگاں۔ اغیار خارجہ۔
راہ صعب المرور ہموار نمود۔ کونسے دشوار گذار راستے کو ٹھیک اور درست کیا۔
تکدّی۔ گداگری۔
سفالت۔ کمینگی۔
پناباد۔ لااعلم۔ شاید نام مقام۔
اتابک۔ (پدر بزرگ) اتالیق
مرافعہ۔ مقدمہ کرنا۔
مدافعہ۔ جوابدہی کرنا۔
کالمیت بین یدی الغسّال۔ جیسے مردہ غسّال کے سامنے یا اسکے دونوں ہاتھوں میں ہو۔
اتیازات۔ ٹھیکے۔

بستگان - متعلقین - ماتحت -
صیانت - حفاظت

صفحہ ۲۴۲

رئیس - پریسیڈنٹ - چیئرمین -
منیجر -
شرکت - کمپنی -
سخنیت - نطاقی کردن - رقیابے
Speechify گویا ہونا - طلیق ہونا
اجوبہ - جوابہا -
ابوسفیان - پدر معاویہ -
ایرانیان چنگیزیاں را قلب در خود نمودند
ایرانی خود چنگیزی ہو کے رہ گئے -

صفحہ ۲۴۳

طرف - مقابل -
روسفیدی - خوبی و سرخروئی -

عیاش - عیش و عشرت کرنیوالا -
جبان - بزدل - تھُڑدلا -
مولائی - غلامی -
نطاق - بڑے بولنے والے -
Speaker
آئین - مذہب -
بشور آوردن - ہیجان میں لانا -
منوط - متعلق - وابستہ -
سبک - بہت جلد -
منابر - منبر - Member
یہی لفظ انگریزی ممبر ہے - جس کا
املا منبر کرکے جمع منابر لاتے ہیں
اور ہوسکتا ہے - کہ منبر سے مقصود
و مراد وعظ بطرز قدیم لیں -
لعنۃ اللہ علی قوم الظالمین - گروہ
ظالمین پر خدا کی لعنت ہو -
آئیت - نشانی -
معائب دستگاہ - جو عیوب کا
کارخانہ ہیں -

صفحہ ۲۴۴

لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ انسان جیسی کوشش کرتا ہے۔ ویسا ہی پاتا ہے۔

والسلام ۔ ختم شد۔

در بر۔ موجود و مہیا۔

ارشاد۔ ہدایت۔

گلخن۔ بھٹی۔

لائے خور۔ شراب کی تلچھٹ پینے والا۔

خراب ۔ مست طافح۔

کرگس۔ گدھ

صفحہ ۲۴۵

مدینۂ علم را در علی۔ حدیث ذیل کی بنا پر۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔

ربوبیّت ۔ پروردگاری۔

مقربان درگاہِ ربوبیت ۔ انبیاءُ ائمہ و اولیا۔

این بزرگوار ۔ مراد جناب رسالت مآب۔

آل طاہرین ۔ ائمہ معصومین بنا بر آیہ تطہیر۔ انما یرید اللہ ان یذھب عنکم الرجس ویطھرکم تطہیرا۔

بر۔ پاس۔

درعلیہ ولہ ۔ در ما لہ و ما علیہ اے کما حقہٗ ۔ یا۔ در نفع وضرر۔

ایقان ۔ بے گمان شدن ۔ یقین کر لینا۔

دیون۔ جمع دین۔ قرض۔

ہائلہ ۔ ہولناک ۔ دہشت انگیز۔

خ۔ سے مراد خالی۔

العھدۃ علی الراوی۔ اِس بیان کا ذمہ دار راوی ہے۔

وارث تاج ۔ مظفر الدین شاہ

وانمود کردن۔ ظاہر کرنا۔

حدس - قیاس و اندازہ - تخمین -
رسیدگی - معائنہ - جانچ نگرانی
خبرگیری - (از فلٹ)
سال پیش - سال سابق -

صفحہ ۲۴۶

قبضدت - امساک - بخل -
دارائی - مالداری - ثروت
سرقہ - چوری -
ہنگفت - کثیر -
مدخِر - ذخیرہ کرنے والا - مراد
جوا کھلانیوالا - پھڑ والا
کاسہ و کیسہ - جوئے کی نال -
ایں کوزہ داران - مراد ارا کین
خائنین سلطنت -
بردن - جیتنا -
باختن - ہارنا -

صفحہ ۲۴۷

تشئیع - ہمراہی جنازہ -
پائے کوفتن - رقص کردن
کرہ - کرۂ زمین -
دود کش فابریک - چمنی والا
کارخانہ -

صفحہ ۲۴۸

متبوع - مخدوم -
افسار - لگام -

صفحہ ۲۴۹

دولت مستبدہ - سلطنت شخصی
ضد مشروطہ -
دارائی - مال و منال -
جمع جتھا -

پاپیتی - یائے فاعلی بطور فارسی و - لفظ فرانسہ Pou-petta ماخوذ از لاطینی Pupa بمعنی	گڑیا - کٹھ پتلی - بے افسار - بے ناتھا بیل -

تمام شُد

کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ

شیخ مبارک علی تاجر کتب

اندرون لوہاری دروازہ لاہور